عمران سیریز
فراسکو ہیڈ کوارٹر
ظہیر احمد
www.UrduNovelsPoint.com
اردو ناولز پوائنٹ ڈاٹ کام

28
عمران سیریز نمبر

فراسکو ہیڈ کوارٹر

مکمل ناول

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان
قیمت ------ 70/- روپے

پیش لفظ

محترم قارئین
السلام علیکم

میرا نیا ناول "فراسکو ہیڈ کوارٹر" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول آپ کو خلائی دنیا کے نئے جہانوں کی سیر کرائے گا۔ زیرو لینڈ کا ایک عارضی ہیڈ کوارٹر جسے فراسکو ہیڈ کوارٹر کا نام دیا گیا ہے وہاں سنگ ہی اور تھریسیا کا مکمل کنٹرول ہے۔ اس ہیڈ کوارٹر میں تنویر زیرو ایجنٹ کے روپ میں اپنا کردار بخوبی ادا کر رہا ہے۔ عمران نے فراسکو ہیڈ کوارٹر میں پہنچنے کے لئے سابقہ ناول "غدار ایجنٹ" میں جو چال چلی تھی وہ اس میں کہاں تک کامیاب رہا اور کیا وہ اپنی ٹیم کے ساتھ فراسکو ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو سکا یا نہیں۔ اس کا جواب آپ کو ناول پڑھ کر خود ہی مل جائے گا۔

قارئین کے لئے خلائی ایڈونچر کے طور پر میں نے اس ناول کو جدید اور انتہائی منفرد انداز میں تحریر کیا ہے جسے یقیناً آپ سب بے حد سراہیں گے۔ میں اپنے اس نئے اور منفرد انداز کے ناول کو لکھنے میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں اس کا جواب مجھے آپ کی آراء سے ہی مل سکتا ہے۔ آپ کی آراء میرے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں

جن کا مجھے شدت سے انتظار رہتا ہے۔

اس کے علاوہ میں قارئین سے ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے دنوں کچھ نامساعد حالات کی وجہ سے میں قارئین کے خطوط کے جواب نہیں دے سکا جس کے لئے میں آپ سب سے معذرت خواہ ہوں۔آپ کے تمام خطوط میرے پاس محفوظ ہیں۔اگلے ماہ سے انشاء اللہ آپ کے خطوط اور ان کے جواب باقاعدگی سے شائع ہوں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

ظہیر احمد

نوٹ۔

آپ کے خطوط ' ان کے جواب اورسلیمان کا دلچسپ سوال آئندہ ماہ کے نئے ناول میں شائع کیا جائے گا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب عادت اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"عمران صاحب۔اس بار آپ نے مجھ سے بہت زیادتی کی ہے"... سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے شکایت کرتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے پیارے۔کیا میں تمہارا موبائل چرا کر بھاگ گیا تھا"... عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"موبائل چرا کر بھاگتے تو مجھے اتنا دکھ نہ ہوتا۔مگر"... بلیک زیرو کہتے کہتے رک گیا۔

"مگر۔مگر کیا۔کس بات کا دکھ ہے تمہیں۔کیا کیا ہے میں نے"... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تنویر کے معاملے میں آپ نے مجھ سے بھی راز داری برتی تھی۔وہ سب کچھ آپ کی ایماء پر کر رہا تھا اور آپ نے مجھے اس کے بارے

میں کچھ بتایا ہی نہیں۔ آپ نے خود ہی اس کا ویکلی ڈاٹا کلوز کر رکھا تھا تاکہ اس کی روزمرہ کی مصروفیات سے میں بھی بے خبر رہوں۔ کیوں۔ کیا میں اس کی وجہ جان سکتا ہوں"... بلیک زیرو نے کہا۔

"حالات کا تقاضا تھا پیارے۔ تنویر کی مصروفیات کے لئے جو چپ میں نے اس کی ریسٹ واچ میں ایڈجسٹ کر رکھی تھی وہ مادام شی تارا اور بلیک جیک کی نظروں میں آسکتی تھی اس لئے میں نے اس کی ریسٹ واچ میں سے شروع سے ہی اس چپ کو نکال لیا تھا اور تنویر نے میری ہدایات پر ہی ریسٹ واچ جولیا کے پاس چھوڑی تھی۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ کسی بھی وجہ سے بلیک جیک اور مادام شی تارا کو تنویر پر شک ہو اس لئے تو میں نے اس سارے معاملے میں تنویر سے دماغی طور پر رابطہ رکھا ہوا تھا۔ یعنی ٹیلی پیتھی کے ذریعے ہی میں اس پر نظر بھی رکھ رہا تھا اور اس کو ہدایات بھی دے رہا تھا"... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جب آپ مشرقی پہاڑیوں کے قریب پہنچے تھے تب تنویر نے آپ سے ٹرانسمیٹر پر بات کیوں کی تھی۔ وہ یہ بات ٹیلی پیتھی کے ذریعے بھی آپ کو بتا سکتا تھا"... بلیک زیرو نے نقطہ اعتراض نکالتے ہوئے کہا۔

"اس وقت ممبران میرے ساتھ تھے اور میں ذہنی طور پر الجھا ہوا تھا۔ میں نے ہی تنویر کو ہدایات دی تھیں کہ اگر میرا اس سے رابطہ نہ ہو اور کوئی اہم بات ہو تو وہ مجھے ایک سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال کر

سکتا ہے"... عمران نے کہا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ اپنی ٹیم کے ساتھ آپ زیرو لینڈ کب روانہ ہو رہے ہیں"... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"تنویر نے تو فراسکو ہیڈ کوارٹر میں پہنچتے ہی اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ وہ مجھے فراسکو ہیڈ کوارٹر کی تصاویر کے ساتھ بے حد اہم معلومات بھی بھیج رہا ہے لیکن خاور کی طرف سے ابھی تک نہ کوئی مجھے رپورٹ ملی ہے اور نہ زیرو لینڈ کی کوئی تصویر۔ جب تک وہ مجھے کوئی رپورٹ نہیں دے گا میں آگے کیسے بڑھ سکتا ہوں اور پھر زیرو لینڈ خلاء میں ہے۔ جب تک مجھے وہاں کے ماحول، وہاں کے حالات اور وہاں کی پوزیشن مکمل طور پر معلوم نہیں ہو گی میں وہاں کیسے جا سکتا ہوں"... عمران نے کہا۔

"آپ نے وہاں جانے کے لئے تیاری تو شروع کر دی ہو گی"... بلیک زیرو نے کہا۔

"تیاری تو میں بہت پہلے سے کر رہا ہوں۔ جب مجھے معلوم ہوا تھا کہ زیرو لینڈ خلاء میں ایک مصنوعی سیارے میں کہیں موجود ہے تو میں نے اسی دن سے اس پر کام کرنا شروع کر دیا تھا۔ اب ہمارے پاس زیرو لینڈ والوں کی بلیک اسپیس شپ موجود ہے۔ اس بلیک اسپیس شپ میں مجھے چند بنیادی تبدیلیاں کرنی ہیں پھر جیسے ہی خاور کی طرف سے مجھے کوئی رپورٹ ملے گی میں ٹیم کو لے کر روانہ ہو جاؤں گا اور اس بار ہم زیرو لینڈ میں داخل ہو کر ان کے خلاف کام

کریں گے"... عمران نے کہا۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ بلیک اسپیس شپ آپ کو زیرو لینڈ ہی لے جائے گی"... بلیک زیرو نے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ۔ وہ زیرو لینڈ کی اسپیس شپ ہے ۔ بلیک جیک اسے زیرو لینڈ سے لایا تھا۔ میں نے بلیک اسپیس شپ کا کمپیوٹرائزڈ ڈاٹا چیک کر لیا ہے ۔ اس میں زیرو لینڈ کا فاصلہ، وہاں تک پہنچنے کی ٹائمنگ، وہاں کا سیڈنگ پوائنٹ اور وہاں تک پہنچنے کی رفتار تک اس کمپیوٹر میں فیڈ ہے۔ اس کمپیوٹر کو تو میں نے اپنے کنٹرول میں کر لیا ہے اور اس بلیک اسپیس شپ کا پیچیدہ نظام بھی میری سمجھ میں آ گیا ہے ۔ بس اس پر تھوڑا سا کام ہونا باقی ہے ۔ اس کے بعد زیرو لینڈ والے یہ کبھی نہیں جان سکیں گے کہ میں نے ان کی بلیک اسپیس شپ کے ساتھ کیا کیا ہے"... عمران نے کہا۔

"اچھا چھوڑیں اور یہ بتائیں تنویر نے فراسکو ہیڈ کوارٹر سے جو تصاویر اور انفارمیشن بھیجی ہیں وہ کیا ہیں اور وہ آپ کے لئے کس حد تک معاون ثابت ہو سکتی ہیں"... بلیک زیرو نے کہا۔

"تنویر کو فراسکو ہیڈ کوارٹر میں فری ہینڈ دے دیا گیا ہے ۔ بلیک جیک کی اوور ہالنگ کے لئے اسے زیرو لینڈ پہنچا دیا گیا ہے ۔ اس کے بعد فراسکو ہیڈ کوارٹر کا سیکنڈ انچارج سنگ ہی کو بنا دیا گیا ہے ۔ سنگ ہی نے اپنے خدشات دور کرنے کے لئے مشینوں کے ذریعے

تنویر کی چیکنگ کی تھی ۔ ان مشینوں نے تنویر کو اوکے کر دیا ہے اور تنویر کو عام ایجنٹ کی طرح فراسکو ہیڈ کوارٹر میں ہر جگہ آنے جانے کی اجازت مل گئی ہے ۔ اب تنویر سپیشل ٹرانسمٹ مشین سے فراسکو ہیڈ کوارٹر میں موجود مشینوں، وہاں کے ماحول اور وہاں کے راستوں کے بارے میں مجھے انفارمیشن دے رہا ہے اور وہاں کی تصویریں بھیج رہا ہے"... عمران نے کہا۔

"اور اسپیس فورس ۔ اس کے بارے میں کچھ نہیں بتایا اس نے"... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"نہیں ۔ مجھے اس کا بھی انتظار ہے ۔ اسپیس فورس کہاں ہے، ان کی تعداد کتنی ہے اور ان کا فنکشنل سسٹم کیا ہے اس کے بارے میں مجھے تنویر نے ابھی کچھ نہیں بتایا۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے بارے میں مجھے خاور انفارم کرے"... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے اچانک تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو عمران اور بلیک زیرو چونک پڑے ۔ بلیک زیرو کے سامنے موجود مشین کی سکرین روشن ہو گئی تھی اور اس پر ایک کوڈ نمبر ظاہر ہو رہا تھا۔

"رانا ہاؤس سے جوزف کی کال ہے ۔ میری بات کراؤ اس سے ۔ شاید فراسکو ہیڈ کوارٹر یا پھر زیرو لینڈ سے کوئی نئی انفارمیشن آئی ہے ۔ میں نے جوزف سے کہا تھا کہ جیسے ہی آپریشنل مشین میں کوئی پیغام یا کاشن آئے تو مجھے فوراً انفارم کرے"... عمران نے کہا تو بلیک زیرو

نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مشین سے ایک مائیک نکالا اور اسے عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے مشین کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو"... دوسری طرف سے جوزف کی تیز آواز سنائی دی۔ بلیک زیرو نے جو بٹن پریس کیا تھا اس سے جوزف کے ساتھ رابطہ ہو گیا تھا اور جوزف کی آواز مشین سے سنائی دے رہی تھی۔

"یس جوزف۔ عمران بول رہا ہوں"... عمران نے کہا۔

"اوہ باس۔ میں نے آپ کو فلیٹ میں کال کی تھی مگر آپ وہاں نہیں تھے اس لئے میں نے یہاں کال کی ہے"... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ کوئی خاص بات"... عمران نے پوچھا۔

"یس باس۔ آپریشنل مشین پر ایک میسج موصول ہوا ہے"... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ کیا کوڈ ہے اس میسج کا"... عمران نے کہا۔ میسج کا سن کر اس کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی تھی۔

"زیرو ٹو ہنڈرڈز"... جوزف نے کوڈ بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں"... عمران نے کہا۔

"اوکے باس"... جوزف نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ منقطع ہو گیا۔

"لو۔ آخر کار زیرو لینڈ سے خاور کا میسج آ ہی گیا۔ دیکھو اس نے کیا انفارمیشن دی ہیں"... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"زیرو ٹو ہنڈرڈ خاور کا کوڈ ہے"... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ہاں۔ تنویر کا کوڈ زیرو ون ہنڈرڈ ہے"... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ خاور کے میسج کے بارے میں مجھے بھی بتایئے گا"... بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اور ہاں۔ میں جس کام کے لئے یہاں آیا تھا وہ تو رہ ہی گیا"... عمران نے کہا اور اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک لفافہ نکالا اور بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا۔ لفافہ خاصا پھولا ہوا تھا۔

"کیا ہے"... بلیک زیرو نے عمران سے لفافہ لیتے ہوئے کہا۔

"اس میں فراسکو ہیڈ کوارٹر کی تفصیل کے کاغذات اور تصاویر ہیں انہیں خود بھی دیکھ لو اور ان کے پرنٹ نکلوا کر سیکرٹ سروس کے ممبران کو بھی دے دو۔ میں چاہتا ہوں کہ زیرو لینڈ یا فراسکو ہیڈ کوارٹر جانے سے پہلے وہ وہاں کے ماحول اور وہاں کے حالات سے پوری طرح باخبر رہیں تاکہ وہاں انہیں کسی بھی مرحلے میں پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے"... عمران نے کہا۔

"کیا آپ سب کو ساتھ لے جائیں گے"... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ابھی میں نے اس کا فیصلہ نہیں کیا۔ پہلے یہ تو طے ہو جائے کہ ہمیں ڈائریکٹ زیرو لینڈ جانا ہے یا فراسکو ہیڈ کوارٹر یا کسی اور اسپیس سٹیشن پر۔ ہمارا مشن وہاں اسپیس فورس کی تباہی ہے۔ جب تک

مجھے تمام تفصیلات نہیں مل جاتیں اس وقت تک میں ٹیم ورک کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا"... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"ایک بات اور عمران صاحب"... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ کیا"... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"آپ کی اطلاع کے مطابق روشی بھی زیرو لینڈ میں موجود ہے۔ کیا اس کے بارے میں آپ کو مزید تفصیلات معلوم نہیں ہوئیں کہ وہ اصل میں کہاں ہے اور کس حال میں ہے"... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"نہیں۔ تنویر کی طرف سے جو رپورٹس اور تصاویر ملی ہیں ان میں روشی کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ شاید اسے فراسکو ہیڈ کوارٹر کی بجائے زیرو لینڈ میں ہی رکھا گیا ہے یا ہو سکتا ہے خاور اس کے بارے میں کوئی بات بتا دے"... عمران نے کہا۔

"روشی کو وہاں صرف یہ جاننے کے لئے لے جایا گیا ہے کہ اس کے ذہن سے یہ معلوم کیا جا سکے کہ سیکرٹ سروس کا پراسرار چیف ایکسٹو کون ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ کیا زیرو لینڈ والے اس سے یہ سب جان سکیں گے"... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ مادام کیٹ کے معاملے میں جب روشی یہاں آئی تھی تو میں نے اسے فلیٹ میں بلا کر اس کا مائینڈ واش کر دیا تھا اور اس کے لاشعور کو بھی صاف کر دیا تھا۔ زیرو لینڈ والے لاکھ کوشش کر لیں

مگر وہ اس کے لاشعور کو چیک نہیں کر سکتے اس کے لئے انہیں بھی بلیک جیک کی طرح لامحالہ زیرو کی ضرورت پڑے گی جو صرف مجھے معلوم ہے"... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔

زمین سے تقریباً ہزاروں کلومیٹر کی دوری پر خلاء میں ایک بہت بڑی اسپیس شپ انتہائی تیز رفتاری سے چکتی ہوئی زمین کے گولے کے گرد چکر لگا رہی تھی۔ اس اسپیس شپ کی لمبائی چوڑائی یا کیشیا کے ایک ایسے شہر جتنی تھی جس میں بیس پچیس ہزار کی انسانی آبادی آسانی سے سما سکتی تھی۔ اس خلائی اسپیس شپ کا رنگ سیاہی مائل تھا اور اسے اس انداز میں بنایا گیا تھا جیسے خلاء میں کسی سیارے کا بہت بڑا حصہ الگ ہو کر شہاب ثاقب بن گیا ہو اور خلاء میں گھوم رہا ہو۔

یہ زیرو لینڈ کا مصنوعی سیارہ فراسکو شپ تھا جسے فراسکو ہیڈ کوارٹر کا نام دیا گیا تھا۔ اس منصوعی سیارے کو چونکہ دنیا کے خلائی مشنز پر آنے والے دوسرے سیاروں اور خلاء میں دوسرے مصنوعی سیاروں سے چھپانا مقصود تھا اس لئے اس اسپیس شپ پر کسی قسم کا کوئی

نشان یا نام موجود نہیں تھا۔ اندر سے اس اسپیس شپ کو انتہائی جدید اور دنیا کے کسی بڑے شہر کے طرز پر تیار کیا گیا تھا۔ اس شپ میں بہترین انجینئرز، سائنس دان اور بے شمار افراد موجود تھے جن کے جسموں پر نیلے رنگ کے مخصوص خلائی لباس موجود ہوتے تھے۔ شپ میں چونکہ آکسیجن کا خصوصی طور پر انتظام کیا گیا تھا اس لئے اس اسپیس شپ میں موجود افراد وہاں آزادی سے گھومتے پھرتے تھے۔

وہاں ہر طرف کمپیوٹرائزڈ اور مشینی نظام موجود تھا۔ کنٹرول روم میں بڑی بڑی کمپیوٹرائزڈ مشینیں کام کرتی تھیں جن کی سکرینیں ہر وقت آن رہتی تھیں اور ان مشینوں پر انجینئرز اور سائنس دان دن رات کام کرتے تھے۔ فراسکو ہیڈ کوارٹر کے اس اسپیس شپ میں دوسرے افراد سمیت سنگ ہی، تھریسیا، مادام شی تارا، بلیک جیک، نانوتہ، فنچ اور بوغا جیسے بڑے بڑے ایجنٹس موجود تھے جنہیں اس اسپیس شپ میں الگ الگ اور مخصوص شعبے دیئے گئے تھے اور وہ ان شعبوں میں کام کرتے تھے۔ اس ہیڈ کوارٹر کا انچارج بلیک جیک کو بنایا گیا تھا جس کی غیر موجودگی میں اس ہیڈ کوارٹر کا تمام انتظام زیرو لینڈ کے بڑے سنبھالتے تھے۔

زیرو لینڈ کے ایجنٹس دنیا کے کسی بھی ملک میں جانے کے لئے فراسکو ہیڈ کوارٹر سے ہی نے گزار لے جاتے تھے اور ان کی واپسی بھی اسی ہیڈ کوارٹر میں ہوتی تھی۔ فراسکو ہیڈ کوارٹر کو بنانے کا بنیادی مقصد دنیا کے تمام بڑے ملکوں پر نظر رکھنا تھا۔ زیرو لینڈ کے ایجنٹوں

نے دنیا کے ہر حصے میں ایسے خفیہ پوائنٹس بنا رکھے تھے جہاں ان کے عارضی سب ہیڈ کوارٹر موجود تھے۔ ان عارضی سب ہیڈ کوارٹرز میں زیرو لینڈ کی جدید مشینیں اور کمپیوٹرز کام کرتے تھے جو فراسکو ہیڈ کوارٹر میں ہر طرح کی معلومات فراہم کرنے میں اہم رول ادا کرتے تھے۔ ان عارضی ہیڈ کوارٹرز سے زیرو لینڈ والوں کو خاص طور پر سپر پاورز ممالک پر نظر رکھنے میں آسانی رہتی تھی۔

سپر پاور ممالک سے کسی بھی خلائی مشن کے لئے جب کوئی راکٹ چھوڑا جاتا تو اس پر گہری نگاہ رکھی جاتی تھی اور اس خلائی راکٹ کو خلاء میں ہی ناکارہ کر کے اس کے پرزے زیرو لینڈ والے اپنی ریسرچ میں لے آتے تھے۔ خلاء میں صرف وہی سٹیلائٹ کام کر رہے تھے جن کی زیرو لینڈ والوں کی نظر میں کوئی اہمیت نہ تھی۔ فراسکو ہیڈ کوارٹر میں سنگ ہی عارضی طور پر کمانڈر ان چیف کے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ جوزف اور عمران سے فائٹ کے دوران چونکہ اس بار بلیک جیک کو خاص دماغی چوٹیں آئی تھیں اس لئے اسے سپریم کمانڈر نے خصوصی طور پر زیرو لینڈ منتقل کر دیا تھا جہاں اس پر نئے سرے سے کام کیا جا رہا تھا۔

اپنی کامیابی پر سنگ ہی اور تھریسیا بے حد خوش تھے۔ ان کی خوشی کی ایک وجہ تو ڈاکٹر ارشاد تھے جنہیں انہوں نے زیرو لینڈ پہنچا دیا تھا۔ دوسرے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت ان کے سامنے ہوئی تھی۔ سنگ ہی نے خاص طور پر عمران اور اس کے

ساتھیوں کو چیک کیا تھا لیکن ان میں سے اسے کسی میں زندگی کی کوئی رمق دکھائی نہ دی تھی جس سے اسے یقین ہو گیا تھا کہ بالآخر عمران جیسا بھوت اور اس کے ناقابل شکست ساتھی اپنے انجام کو پہنچ گئے ہیں۔

ڈاکٹر ارشاد کے زیرو لینڈ پہنچنے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا سن کر سپریم کمانڈر بھی بے حد خوش ہوا تھا اور اس نے سنگ ہی اور تھریسیا کے اس کارنامے کو بے حد سراہا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ بلیک جیک کی غیر موجودگی میں سپریم کمانڈر نے سنگ ہی کو فراسکو ہیڈ کوارٹر کا کمانڈر انچیف بنا دیا تھا جو سنگ ہی کے لئے بہت بڑا اعزاز تھا۔

سنگ ہی نے تھریسیا کو اپنا نائب بنا لیا تھا اور مادام شی تارا ان دونوں کے لئے اسسٹنٹ کے فرائض سرانجام دیتی تھی۔ سنگ ہی نے تنویر کو فراسکو ہیڈ کوارٹر میں لا کر اسے کئی مرحلوں سے گزارا تھا سپر مشینوں سے نہ صرف تنویر کی جسمانی بلکہ اس کی دماغی چیکنگ بھی کی گئی تھی۔ مشینوں نے تنویر کو اوکے کر دیا تھا اس کے باوجود سنگ ہی نے شروع شروع میں تنویر پر گہری نظر رکھی تھی لیکن جب تنویر کی طرف سے اسے کوئی مشکوک حرکت نظر نہ آئی تو وہ اس سے پوری طرح سے مطمئن ہو گیا اور آخر کار اس نے تنویر کو کھلے دل سے فری ہینڈ دے دیا۔ اب تنویر فراسکو ہیڈ کوارٹر میں زیرو لینڈ کے ایجنٹ کی حیثیت کا حامل بن چکا تھا جسے فراسکو ہیڈ کوارٹر میں کہیں

بھی آنے جانے کی کھلی آزادی تھی۔ تنویر بھی خود کو یوں ظاہر کر رہا تھا جیسے وہ اس ماحول میں آکر بے حد خوش ہو۔ سنگ ہی نے اسے سپیشل ایجنٹ فائیو کا خطاب دے دیا تھا۔ اب تنویر کو وہاں اس کے نام کی بجائے ایجنٹ فائیو کہہ کر پکارا جاتا تھا۔

سنگ ہی کنٹرول روم میں کمانڈر انچیف کی مخصوص وردی پہنے اونچی نشست والی کرسی پر بیٹھا تھا جبکہ اس کے ساتھ والی کرسی پر تھریسیا موجود تھی۔ ان دونوں کی نظریں ونڈ سکرین جیسی بڑی سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں سے زمین کا چمکدار گولہ انہیں صاف دکھائی دے رہا تھا۔ سنگ ہی اور تھریسیا کے گرد نیم دائرے میں کاؤنٹر سا بنا ہوا تھا۔ ان دونوں کی کرسیوں اور کاؤنٹر پر بے شمار بٹن لگے ہوئے تھے۔ ان کے دائیں بائیں نیلی وردیوں میں ملبوس بے شمار افراد مختلف کمپیوٹرائزڈ مشینوں کے سامنے بیٹھے تھے جو فراسکو ہیڈ کوارٹر کی اسپیس شپ کو کنٹرول کرتے تھے۔ دائیں طرف تین سٹیپ پر بنا ہوا ایک خوبصورت چبوترا تھا جس کے درمیان میں شیشے کا ایک بڑا خالی ستون نظر آ رہا تھا۔ اس کے بائیں طرف ایک چھوٹی سا راہداری تھی جس کے آخر میں ایک خودکار دروازہ کھلتا تھا اور اس دروازے سے ہی یہ سب کنٹرول روم میں آتے جاتے تھے۔ اچانک سرر کی آواز کے ساتھ دروازہ تکونے انداز میں کھلا اور مادام شی تارا زیرو لینڈ کا مخصوص لباس پہنے اندر داخل ہوئی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی سنگ ہی کی طرف بڑھنے لگی۔ اس کے ہاتھ میں ایک

چھوٹا سا آلہ تھا۔

"کمانڈر"... مادام شی تارا نے کاؤنٹر کے پاس آکر سنگ ہی کے سامنے آتے ہوئے مؤدبانہ انداز میں کہا۔

"یس شی تارا۔ کیسے آئی ہو"... سنگ ہی نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"آئی سی ایچ سیکشن سے ایک عجیب و غریب رپورٹ ملی ہے"... مادام شی تارا نے کہا۔

"کیا رپورٹ ہے"... سنگ ہی نے کہا۔ تھریسیا بھی گہری نظروں سے مادام شی تارا کو دیکھ رہی تھی۔

"آئی سی ایچ کے مین سیکشن کی رپورٹ کے مطابق یہاں سے کوئی فراسکو ہیڈ کوارٹر کی تفصیلات اور تصاویر زمین پر بھیج رہا ہے"... مادام شی تارا نے کہا تو اس کی بات سن کر نہ صرف سنگ ہی بلکہ تھریسیا بھی بری طرح سے چونک اٹھی۔

"کیا۔ کیا کہا تم نے۔ کوئی فراسکو ہیڈ کوارٹر کی تفصیل اور تصاویر زمین پر بھیج رہا ہے"... سنگ ہی نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"یس کمانڈر۔ اب تک کی رپورٹ کے مطابق فراسکو ہیڈ کوارٹر کے مختلف سیکشنوں کی بے شمار تصاویر اور بہت سی اہم معلومات زمین پر جا چکی ہیں۔ یہاں تک کہ کنٹرول روم کی بھی تفصیل اور کئی تصویریں جا چکی ہیں"... مادام شی تارا نے کہا تو سنگ ہی اس کی طرف ایسی نظروں سے دیکھنے لگا جیسے وہ مادام شی تارا کی بات سن کر بت

بن گیا ہو۔

"اوہ۔ مگر یہ کیسے ممکن ہے۔ فراسکو ہیڈ کوارٹر کی تفصیل اور تصاویر زمین پر کیسے جا سکتی ہیں۔ کون بھیج رہا ہے اور وہ زمین کے کس حصے میں جا رہی ہیں"... سنگ ہی نے حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ ابھی معلوم نہیں ہو سکا کہ تفصیل اور تصاویر کون بھیج رہا ہے اور نہ مین سیکشن سے اس کی رپورٹ ملی ہے کہ یہ سب کچھ زمین کے کس حصے میں اور کہاں رسیو کیا جا رہا ہے"... مادام شی تارا نے کہا۔

"کیا یہ کنفرم ہے کہ تفصیل اور تصاویر زمین پر جا رہی ہیں"... تھریسیا نے غور سے مادام شی تارا کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یس ٹی تھری بی۔ آئی سی ایچ سیکشن میں موجود کمپیوٹرائزڈ مشین غلط انفارمیشن نہیں دیتی۔ اسے وہاں لگایا ہی اسی مقصد کے لئے گیا ہے کہ اگر فراسکو ہیڈ کوارٹر میں کسی بھی کیمرے سے تصویر بنائی جائے تو کمپیوٹرائزڈ مشین میں ایک سپارک کی صورت میں ایک ڈاٹ سا بن جاتا ہے۔ اسی طرح اگر وائس سسٹم کے تحت فراسکو ہیڈ کوارٹر میں فراسکو ہیڈ کوارٹر کا نام لیا جائے اور اس کے سیکشنوں کے بارے میں بات کی جائے تو اس کے بھی سپیشل کاشن بن جاتے ہیں۔ کمپیوٹرائزڈ مشین میں گرین اور ریڈ ڈاٹس کی تعداد بے حد زیادہ ہے اور یہ تمام ڈاٹس ورلڈ اٹلس پر بنے ہوئے ہیں جو اس بات

کا ثبوت ہیں کہ تفصیل اور تصاویر زمین پر بھیجی گئی ہیں"... مادام شی تارا نے کہا تو سنگ ہی اور تھریسیا کے چہروں کے تاثرات بدل گئے۔ ان کی آنکھوں میں حیرت کی شدت کے ساتھ ساتھ خوف کے سائے بھی لہرانے لگے تھے۔

"کیا ایسا پہلے بھی کبھی ہوا ہے"... سنگ ہی نے کہا۔

"نہیں۔ فرسٹ ٹائم ایسا ہوا ہے۔ اس سے پہلے آئی سی ایچ مشین نے ایسا کوئی کاشن نہیں دیا"... مادام شی تارا نے کہا تو سنگ ہی اور تھریسیا حیرت سے ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنے لگے۔

"یہ سلسلہ کب سے جاری ہے۔ میرا مطلب ہے کہ کیا آئی ایس ایچ مشین سے اس بات کا پتہ چل سکتا ہے کہ پہلی تصویر اور فراسکو ہیڈ کوارٹر کے بارے میں پہلی تفصیل زمین پر کب بھیجی گئی تھی"... تھریسیا نے مادام شی تارا سے پوچھا۔

"جی ہاں۔ یہ تفصیل میرے پاس موجود ہے"... مادام شی تارا نے کہا اور پھر وہ انہیں تفصیل بتانے لگی کہ فراسکو ہیڈ کوارٹر کے بارے میں پہلی انفارمیشن اور تصویریں کب زمین پر بھیجی گئی تھیں۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ سلسلہ اس دن سے شروع ہوا ہے جس دن ہمیں زمین سے آئے تین روز گزرے تھے"... سنگ ہی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس کمانڈر"... مادام شی تارا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا آئی ایس ایچ مشین سے یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ فراسکو ہیڈ کوارٹر کی تصاویر کے ساتھ جو تفصیل زمین پر بھیجی گئی ہے وہ تفصیل وائس سسٹم کے تحت بھیجی گئی ہے یا تحریری طور پر"... سنگ ہی نے کہا۔

"تحریری طور پر یہ ساری معلومات زمین پر بھیجی گئی ہیں کمانڈر"... مادام شی تارا نے کہا۔

"اوہ۔ کیا اس کی تفصیل ہمیں مل سکتی ہے"... تھریسیا نے کہا۔

"نہیں ٹی تھری بی یہاں سے تصاویر اور ٹیکسٹ میسج کسی ایسی ڈیوائس کے ذریعے بھیجے گئے ہیں جن کے بارے میں آئی ایس ایچ مشین نے کوئی انفارمیشن نہیں دیں اور نہ ہی اس ڈیوائس اور اس کے سسٹم کو ٹریس کیا ہے"... مادام شی تارا نے کہا۔

"ہونہہ۔ مگر یہاں ایسا کون ہے جس نے فراسکو ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات اور یہاں کی تصاویر زمین پر بھیجنا شروع کر دی ہیں"... سنگ ہی نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"ہمارے لئے یہ معلوم کرنا بے حد ضروری ہے۔ اگر سپریم کمانڈر کو اس بات کا پتہ چل گیا تو وہ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گا"... تھریسیا نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس معاملے میں سپریم کمانڈر ہماری کوئی تاویل نہیں سنے گا"... سنگ ہی نے بھی تھریسیا کی طرح قدرے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے۔ ایسا کون کر سکتا ہے شی تارا"... تھریسیا نے مادام شی تارا کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میرا شک تو ایجنٹ فائیو پر جاتا ہے"... مادام شی تارا نے بغیر کسی تامل کے تنویر پر الزام عائد کرتے ہوئے کہا۔

"شک تو ہمیں بھی اس پر ہو رہا ہے لیکن"... سنگ ہی کہتے کہتے رک گیا۔

"لیکن۔ لیکن کیا۔ اس کے سوا یہاں اور کون ہو سکتا ہے جو یہ سب کر سکتا ہے"... تھریسیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"لیکن تھریسیا۔ میں نے اس کی یہاں اوور آل چیکنگ کی تھی۔ اس کے پاس اگر ایک معمولی سی سوئی بھی ہوتی تو مجھے اس کے بارے میں فوراً علم ہو جاتا"... سنگ ہی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ بات بھی ٹھیک ہے۔ دوسرا اس نے اپنے ہاتھوں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا تھا۔ اگر وہ ہلاک ہو گئے ہیں اور ایجنٹ فائیو نے یہ سب کچھ کر دیا ہے تو وہ یہ ساری انفارمیشن کسے بھیج رہا ہو گا"... تھریسیا نے کہا۔

"اپنے چیف ایکسٹو کو"... مادام شی تارا نے کہا تو اس کی بات سن کر سنگ ہی اور تھریسیا ایک بار پھر چونک پڑے۔

"کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ یہ سب ایجنٹ فائیو ہی کر رہا ہے"... سنگ ہی نے مادام شی تارا کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس کے علاوہ یہ کام اور کون کر سکتا ہے اور یہ کام اس دن سے

ہو رہا ہے جس دن سے آپ نے اسے کلیئر کیا ہے"... مادام شی تارا نے کہا تو سنگ ہی اور تھریسیا کی پیشانیوں پر لکیروں کا جال سا پھیل گیا۔

"کہاں ہے وہ"... سنگ ہی نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس نے کرسی کے بازو پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو اس کے سامنے شیشے جیسی چمکدار ایک سکرین سی پھیلتی چلی گئی۔ اس سکرین پر سبز رنگ کی لکیروں کا جال پھیلا ہوا تھا اور سرخ رنگ کے چھوٹے چھوٹے نقطے ان لکیروں پر حرکت کرتے دکھائی دے رہے تھے۔

"ایجنٹ فائیو"... سنگ ہی نے سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اسی لمحے سکرین پر ایک چوکور نشان بنا اور سکرین پر تیزی سے گھومتا ہوا ایک ریڈ ڈاٹ پر سپارک کرنے لگا۔ دوسرے لمحے وہی چوکھٹا اس ریڈ ڈاٹ کو لے کر پوری سکرین پر پھیل گیا۔ اب سکرین پر فراسکو ہیڈ کوارٹر کی اسپیس شپ کی ایک راہداری کا منظر ابھر آیا تھا جہاں تنویر زیرو لینڈ کی مخصوص وردی پہنے بڑے اطمینان بھرے انداز میں گھوم پھر رہا تھا۔ وہ راہداری میں موجود ہر چیز کو بغور دیکھتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔

"ماسٹر کمپیوٹر۔ ایجنٹ فائیو کے جسم کی سکیننگ کرو۔ اگر اس کے پاس ڈیجیٹل یا نان ڈیجیٹل مشینری ہے تو مجھے فوراً اس کی معلومات مہیا کرو"... سنگ ہی نے سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

فراسکو ہیڈ کوارٹر میں چونکہ تمام سسٹم کمپیوٹرائزڈ تھا جسے لوکیٹ کرنے کے لئے ماسٹر کمپیوٹر بنایا گیا تھا۔ یہ ماسٹر کمپیوٹر فراسکو ہیڈ کوارٹر کے کمانڈر انچیف کی آواز کا پابند تھا۔ کمانڈر اسے اپنی آواز میں جو بھی حکم دیتا تھا ماسٹر کمپیوٹر فوراً اس پر عمل درآمد کرتا تھا۔ جیسے ہی سنگ ہی نے ماسٹر کمپیوٹر کو ہدایات دیں سکرین پر تنویر کے گرد زرد رنگ کا ایک فریم سا بن گیا اور پھر اس فریم میں ایک لکیر اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر حرکت کرنے لگی۔ ساتھ ہی تنویر کے جسم کے گرد سرخ رنگ کا خاکہ سا بن گیا۔ اب سکرین پر تنویر کے جسم کی ہڈیوں تک کو دیکھا جا سکتا تھا سنگ ہی، تھریسیا اور مادام شی تارا غور سے ماسٹر کمپیوٹر کی ورکنگ دیکھ رہے تھے۔ ماسٹر کمپیوٹر چند لمحوں تک تنویر کے جسم کی سکیننگ کرتا رہا اور پھر اچانک سکرین کے ایک حصے میں کلیئر کے الفاظ سپارک کرنے لگے۔

"حیرت ہے۔ اگر فراسکو ہیڈ کوارٹر کی انفارمیشن ایجنٹ فائیو زمین پر بھیج رہا ہے تو ماسٹر کمپیوٹر نے اسے کلیئر کیسے کر دیا"... مادام شی تارا نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"اس کا ایک ہی مطلب ہے شی تارا کہ وہ انسان ایجنٹ فائیو نہیں کوئی اور ہے۔ میں نے ایجنٹ فائیو کو فراسکو ہیڈ کوارٹر کی ٹاپ چیکنگ مشینوں سے گزارا تھا۔ اگر اس کے پاس کچھ ہوتا تو ہمیں اس کا فوراً پتہ چل جاتا۔ اب ماسٹر کمپیوٹر بھی اسے کلیئر کر رہا ہے"... سنگ ہی نے کہا۔

"لیکن کمانڈر"... مادام شی تارا نے کچھ کہنا چاہا۔

"شٹ اپ شی تارا۔ تم فراسکو ہیڈ کوارٹر کے ماسٹر کمپیوٹر کو چیلنج نہیں کر سکتیں۔ ماسٹر کمپیوٹر کی ہر رپورٹ فائنل ہوتی ہے"... سنگ ہی نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس۔ یس کمانڈر۔ لیکن"... مادام شی تارا نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"پھر لیکن"... سنگ ہی غرایا تو مادام شی تارا کا رنگ اڑ گیا۔

"سوری کمانڈر۔ آئی ایم رئیلی سوری"... مادام شی تارا نے کہا۔

"اب جاؤ اور آئی سی ایچ سسٹم سے معلوم کرو کہ یہ سب کچھ کیسے ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے اور یہ سب کرنے والا کون ہے"... سنگ ہی نے کہا۔

"اوکے کمانڈر۔ میں ہائی سٹینڈرڈ ایس ایس ٹی مشین آن کرتی ہوں۔ اس مشین سے ساری صورت حال واضح ہو جائے گی"... مادام شی تارا نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک ہے اور ہائی سٹنڈرڈ ایس ایس ٹی مشین سے جو بھی معلوم ہو اس کے بارے میں فوراً مجھے رپورٹ کرنا"... سنگ ہی نے کہا۔

"یس کمانڈر"... مادام شی تارا نے کہا۔

"اور یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے"... سنگ ہی نے مادام شی تارا کے ہاتھ میں موجود آلے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ فلیش کارڈ ہے کمانڈر۔ میں وہ ساری انفارمیشن اس فلیش میں لوڈ کر لائی تھی جو مجھے آئی سی ایچ مشین سے ملی تھیں"... مادام شی تارا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ فلیش کارڈ مجھے دے دو"... سنگ ہی نے کہا تو مادام شی تارا نے فلیش کارڈ سنگ ہی کو دے دیا۔ پھر وہ مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

"کیا خیال ہے سنگ ہی۔ کیا واقعی یہ کام ایجنٹ فائیو کا ہے"... مادام شی تارا کے جانے کے بعد تھریسیا نے سنگ ہی کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مادام شی تارا کو تو میں نے جھڑک دیا ہے اور اسے کلیئر کر دیا ہے کہ ایجنٹ فائیو ایسا نہیں کر سکتا لیکن مجھے شک نہیں یقین ہے کہ یہ کام ایجنٹ فائیو ہی کر رہا ہے"... سنگ ہی نے سکرین پر تنویر کو دیکھتے ہوئے غصے اور پریشانی سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیسے۔ تمام چیکنگ مشینوں اور اب ماسٹر کمپیوٹر نے بھی اسے کلیئر کر دیا ہے۔ اگر ایجنٹ فائیو کے پاس کچھ ہوتا تو وہ ماسٹر کمپیوٹر اور دوسری چیکنگ مشینیں اسے کلیئر کیسے کر سکتی تھیں"... تھریسیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی تو میری سمجھ میں نہیں آ رہا۔ کہیں نہ کہیں گڑبڑ تو ضرور ہے ہو سکتا ہے ایجنٹ فائیو کے پاس ایسے آلات ہوں جنہیں چیکنگ مشینیں اور ماسٹر کمپیوٹر بھی سرچ نہ کر پایا ہو"... سنگ ہی نے کہا۔

"ایسا ہونا ناممکن ہے۔ ہم ایڈوانس ٹیکنالوجی پر کام کر رہے ہیں ایجنٹ فائیو ایک ترقی پذیر ملک کا ایک عام سا ایجنٹ ہے۔ وہ بھلا یہاں ایسے آلات کہاں سے لا سکتا ہے جو ہماری ٹیکنالوجی کو بھی مات دے دیں"... تھریسیا نے کہا۔

"جو بھی ہے اس کے بارے میں ہمیں فوراً معلوم کرنا ہو گا اور یہ کام ہم خاموشی سے کریں گے۔ اگر سپریم کمانڈر کو اس بات کی معمولی سی بھی بھنک لگ گئی تو ہمارے لئے اچھا نہیں ہو گا"... سنگ ہی نے کہا۔

"پھر کیا کرو گے تم اب"... تھریسیا نے پوچھا۔

"مجھے ایک بار پھر ایجنٹ فائیو کو چیک کرنا ہو گا"... سنگ ہی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیسے۔ اب تم اس پر کون سا طریقہ آزماؤ گے"... تھریسیا نے کہا۔

"تم دیکھتی جاؤ"... سنگ ہی نے کہا۔ اس نے کرسی کے بازو پر لگا ہوا ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

"ماسٹر کمپیوٹر۔ ایجنٹ فائیو کو ہاف آف کر دو اور اسے ہارڈ روم میں پہنچا دو"... سنگ ہی نے ماسٹر کمپیوٹر کو ہدایات دیتے ہوئے کہا تو اسی لمحے سکرین پر تنویر جس راہداری میں نظر آ رہا تھا اس راہداری کی چھت سے نیلے رنگ کی روشنی کی دھار سی نکل کر تنویر پر پڑی اور تنویر یکلخت اچھلا اور پھر گر کر یوں ساکت ہو گیا جیسے روشنی نے اس

کے جسم سے جان نکال لی ہو۔

دوسرے لمحے سائیڈ کا ایک دروازہ کھلا اور دو روبوٹ دروازے سے نکل کر باہر آ گئے اور قدم اٹھاتے ہوئے تنویر کی طرف بڑھنے لگے ان دونوں روبوٹس کے پہلوؤں میں سفید رنگ کی بڑی بڑی گنیں لگی ہوئی تھیں۔ تنویر کے قریب آ کر ان میں سے ایک نے تنویر کے بازو پکڑے اور دوسرے روبوٹ نے تنویر کی دونوں ٹانگیں پکڑ کر اسے اٹھایا اور اسے اسی حالت میں لے کر ایک طرف چل پڑے۔ اسی لمحے ہوا میں معلق شیشے جیسی سکرین صاف ہوئی اور اس پر ایک اور منظر ابھر آیا۔ اس منظر میں سکرین پر ایک نیلے رنگ کا بڑا سا دائرہ نظر آ رہا تھا۔ دائرے میں سلور کلر کے بڑے بڑے زیڈ ایل کے حروف لکھے ہوئے تھے۔ اس نیلے دائرے کو دیکھ کر سنگ ہی اور تھریسیا بے اختیار چونک پڑے۔ دوسرے لمحے اس دائرے کے سامنے ایک عجیب و غریب انسان آ گیا۔ اس انسان کو دیکھتے ہی سنگ ہی اور تھریسیا بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔

عمران رانا ہاؤس کے تہہ خانوں سے نکل کر جب باہر آیا تو جوزف نے اسے دیکھ کر بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے مگر پھر عمران کے چہرے پر شدید پریشانی دیکھ کر وہ چونک پڑا۔ عمران دانش منزل سے آکر پچھلے کئی گھنٹوں سے رانا ہاؤس کے تہہ خانوں میں گیا ہوا تھا۔ اس نے جوزف کو سختی سے ہدایات دے رکھی تھیں کہ جب تک وہ تہہ خانے سے خود باہر نہ آئے اسے ڈسٹرب نہ کیا جائے۔ اب جب عمران تہہ خانوں سے باہر آیا تو اس کا چہرہ بدلا ہوا تھا۔

"کیا بات ہے باس۔ تم خاصے پریشان دکھائی دے رہے ہو"... جوزف نے حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ایک کمرے سے جوانا بھی نکل کر باہر آگیا۔ اس نے جوزف کے الفاظ سنے تو وہ بھی غور سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"خیریت ماسٹر۔ آپ کا تو واقعی رنگ بدلا ہوا ہے۔ جب آپ

یہاں آئے تھے تو خاصے ہشاش بشاش تھے مگر اب"... جوانا نے بھی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ کوئی خاص بات نہیں ہے"... عمران نے کہا۔

"کوئی نہ کوئی بات تو ہے باس۔ میں نے آج سے پہلے آپ کو اس قدر سنجیدہ اور پریشان کبھی نہیں دیکھا"... جوزف نے کہا۔

"آج تو دیکھ لیا ہے نا"... عمران نے کہا تو جوانا کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی۔

"ماسٹر۔ کیا مجھے بھی نہیں بتاؤ گے"... جوانا نے کہا۔

"کیا بتاؤں"... عمران نے کہا۔

"یہی کہ آپ پریشان کیوں ہیں"... جوانا نے کہا۔

"بتانے کا فائدہ"... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر جوانا کے ساتھ ساتھ جوزف بھی چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"... جوانا نے حیران ہو کر کہا۔

"میں بھی نہیں سمجھا باس۔ تم کس فائدے کی بات کر رہے ہو اور کس سے"... جوزف نے بھی جوانا کے سے انداز میں کہا۔

"میں تم دونوں کی بات کر رہا ہوں۔ تم دونوں نے جب میری بات پر یقین ہی نہیں کرنا تو تمہیں بتانے کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے"... عمران نے کہا۔

"ایسی بات مت کرو باس۔ تمہاری ہر بات پر میں آنکھیں بند کر کے یقین کر لوں گا"... جوزف نے فوراً کہا۔

"اور جوانا شاید آنکھیں کھول کر یقین کرتا ہو گا۔ کیوں جوانا"... عمران نے جوانا کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کی مسکراہٹ میں وہ بات نہیں تھی جو جوزف اور جوانا مشکل سے مشکل اور سخت سے سخت حالات میں اس کے ہونٹوں پر دیکھتے رہے تھے۔

"مجھے بھی آپ کی ہر بات پر یقین ہوتا ہے ماسٹر۔ آپ بتائیں"... جوانا نے کہا۔

"اگر میں کہوں تم دونوں کے سروں پر سینگ نکل آئے ہیں تو پھر"... عمران نے کہا تو وہ دونوں چونک کر ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنے لگے۔

"یس باس۔ مجھے جوانا کے سر پر سینگ نظر آرہے ہیں"... جوزف نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اور مجھے جوزف کے سر پر"... جوانا نے بھی فوراً کہا تو عمران ان کی معصومیت اور وفاداری پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر تمہیں میری باتوں پر اتنا ہی یقین ہے تو سنو۔ میں تہہ خانے میں ہالو واشا کی بدروح کو حاضر کرنے گیا تھا۔ ہالو واشا کی بدروح میرے سامنے ظاہر ہو گئی تھی۔ اس نے مجھے تمہارے اور جوزف کے بارے میں عجیب و غریب باتیں بتائی ہیں"... عمران نے کہا۔ ہالو واشا کی بدروح کا نام سن کر جوانا نے تو کوئی رد عمل ظاہر نہ کیا لیکن جوزف کا رنگ ضرور زرد ہو گیا تھا اور وہ عمران کی جانب

خوف بھری نظروں سے دیکھنے لگا تھا۔

"ہا۔ ہالو واشا کی بدروح۔ لک۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو باس۔ ہالو واشا کی بھیانک بدروح کیا واقعی تمہارے سامنے آئی تھی"... جوزف نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس کے ساتھ اس کی جڑواں بہن ہالو کاشا بھی تھی"... عمران نے کہا تو جوزف کے جسم میں بے اختیار کپکپی سی طاری ہو گئی۔

"ہالو کاشا۔ فار گاڈ سیک باس۔ ان خوفناک اور بھیانک بدروحوں کے نام مت لو ورنہ تم یہیں جل کر بھسم ہو جاؤ گے۔ ہالو واشا اور ہالو کاشا دو جڑواں بہنیں تھیں جنہیں شیطانوں کے شیطان پاشالا کے پجاریوں نے کالے جنگلوں میں پالا تھا۔ دونوں بہنیں بے حد بدشکل اور اس قدر ہیبت ناک تھیں کہ انہیں پجاریوں کے سوا کوئی اور دیکھ لیتا تو اسی وقت خوف کی شدت سے ہلاک ہو جاتا تھا اور وہ دونوں بہنیں جہاں جاتی تھیں وہاں ہر طرف تباہی اور بربادی پھیل جاتی تھی۔

کالے جنگلوں میں تو یہ بات بھی مشہور تھی کہ دونوں جڑواں بہنیں کالے جنگلوں میں جہاں قدم رکھتی تھیں وہاں کی زمین بھی جل کر سیاہ ہو جاتی تھی۔ پھر ان دونوں بہنوں کو دنیا کے ایک بہت بڑے رشی نے کالے جنگلوں میں جا کر ہلاک کر دیا کیونکہ جو شیطان پجاری ان دونوں بہنوں کو پال رہے تھے وہ ان کے ذریعے پوری دنیا

پر حکمرانی کرنا چاہتے تھے۔ ان دونوں بدشکل بہنوں کو ان پجاریوں نے ایسے ایسے خوفناک ماورائی علوم سکھا دیئے تھے جن سے کام لے کر وہ پہاڑ کے پہاڑ ہلا سکتی تھیں۔

رشی نے جب ان کو ہلاک کیا تو وہ ان دونوں بہنوں کی لاشوں کو جلانا بھول گیا تھا۔ کالے جنگلوں کے شیطان پجاریوں نے فوراً ان دونوں بہنوں کی لاشوں کو اپنے قبضے میں لیا اور انہیں لے کر کالے جنگلوں میں غائب ہو گئے۔ پھر پوری ایک صدی گزرنے کے بعد کالے جنگلوں میں موجود قبائلیوں نے ان دونوں بہنوں کی بدروحوں کو دیکھا۔ ان دونوں بہنوں کی بدروحوں نے کالے جنگلوں میں موجود بے شمار قبائلیوں کو لمحوں میں فنا کر دیا تھا۔ ان میں وہ قبیلہ بھی تھا جس قبیلے کے رشی نے ان دونوں بہنوں کو ہلاک کیا تھا۔ اس کے بعد ان دونوں کو کہیں نہیں دیکھا گیا لیکن فادر جوشوا کا کہنا ہے کہ ایک وقت آئے گا جب وہ دونوں بدروحیں ایک ساتھ ظاہر ہوں گی اور وہ جہاں ظاہر ہوں گی وہاں ہر طرف موت کے سائے پھیل جائیں گے۔ آگ اور خون کی بارش ہو گی اور ہر طرف ایسی تباہی پھیلے گی جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا"... جوزف نے خوف بھرے لہجے میں ہالو واشا اور ہالو کاشا کی قدیم داستان سناتے ہوئے کہا۔

"اور شاید تمہارے فادر جوشوا نے تمہیں یہ بھی بتایا ہو گا کہ دونوں بدروحیں جب بھی ظاہر ہوں گی تمہارے گنجے سر پر ہی ظاہر ہوں گی"... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسے شاید جوزف کا یہ

بے وقت کا راگ برا لگا تھا۔

"جوزف کے سر پر ظاہر ہوں گی۔ لیکن ماسٹر ابھی تو آپ نے کہا تھا کہ آپ نے خود ان دونوں بدروحوں کو بلایا تھا"... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں نے بلایا تھا انہیں"... عمران نے سر ہلا کر کہا۔

"پھر کیا کہا ہے انہوں نے"... عمران کا انداز دیکھ کر جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا جیسے وہ سمجھ گیا ہو کہ عمران مذاق کر رہا ہے۔ وہ ان بدروحوں کی آڑ میں ان سے اصل بات چھپانا چاہتا تھا۔

"جوانا پلیز۔ باس سے ان بھیانک بدروحوں کے بارے میں مت پوچھو"... جوزف نے جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جوانا پوچھے یا نہ پوچھے میں تو ضرور بتاؤں گا ان بدروحوں کے بارے میں"... عمران نے کہا تو جوزف کی حالت مزید غیر ہو گئی۔

"بتائیں ماسٹر۔ میں تو ضرور سنوں گا"... جوانا نے جوزف کی بگڑتی ہوئی حالت سے لطف اندوز ہوتے ہوئے کہا۔ جوزف نے فوراً کانوں میں انگلیاں ٹھونس کر آنکھیں بند کر لیں جیسے وہ واقعی ان بدروحوں کے بارے میں کچھ نہ سننا چاہتا ہو۔

"حیرت ہے۔ یہ جوزف کو کیا ہو گیا ہے۔ یہ شنکارہ اور اناتا جیسی خوفناک بدروحوں کا مقابلہ کرتا رہا ہے اور اب صرف دو بدروحوں کا سن کر یہ ایسے خوفزدہ ہو گیا ہے جیسے اس کی جان نکل رہی ہو"... جوانا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ ایسا ہی ہے۔ بہرحال اب یہ اسی حالت میں کئی گھنٹے کھڑا رہے گا۔ تم ایک گھنٹے بعد اسے لے کر دانش منزل آجانا۔ ہو سکتا ہے مجھے تم دونوں کی ضرورت پڑجائے"... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ضرورت کس سلسلے میں ماسٹر"... جوزف نے چونک کر پوچھا۔

"ہالو واشا اور ہالو کاشا بدروحوں نے تم دونوں کو اپنے لئے پسند کر لیا ہے۔ میں تم دونوں کی ان سے شادی کرنے کا بندوبست کرنے جا رہا ہوں۔ ظاہر ہے ان بدروحوں سے شادی میں مجھے تمہاری ضرورت ہو گی"... عمران نے کہا اور جوزف کا جواب سنے بغیر اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا جبکہ اس کی بات سن کر جوانا بے اختیار ہنس دیا تھا۔

عمران کو کار میں بیٹھتے دیکھ کر وہ گیٹ کی طرف بڑھ گیا جبکہ جوزف اسی طرح کانوں میں انگلیاں ٹھونسے اور آنکھیں بند کئے کانپ رہا تھا۔ عمران نے کار سٹارٹ کی اور اسے بیک کر کے عمارت سے باہر آگیا کیونکہ جوانا نے اس کے لئے گیٹ کھول دیا تھا۔

"ایک گھنٹے بعد لازماً پہنچ جانا"... عمران نے کار گیٹ سے نکال کر جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں تو پہنچ جاؤں گا لیکن اگر جوزف اسی حالت میں کھڑا رہا تو پھر"... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اسے اٹھا کر لے آنا"... عمران نے کہا اور کار آگے بڑھا دی اور

نہایت تیز رفتاری سے کار دوڑاتا ہوا ایک بار پھر دانش منزل پہنچ گیا۔

"آپ رانا ہاؤس گئے تھے۔ کیا پیغام بھیجا ہے خاور نے زیرو لینڈ سے"... عمران کو آپریشن روم میں داخل ہوتا دیکھ کر بلیک زیرو نے اس کے احترام میں اٹھتے ہوئے کہا۔

"بتاتا ہوں۔ تم ممبران کو کال کر کے میٹنگ کے لئے بلاؤ۔ تب تک میں بھی ایک دو فون کر لوں"... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون عمران کی طرف بڑھا دیا۔ یہ کارڈلیس فون تھا۔ عمران نے چند نمبر پریس کئے اور رسیور کان سے لگا لیا۔ ادھر بلیک زیرو واچ ٹرانسمیٹر پر جولیا کو کال کرنے کے لئے دوسرے کمرے میں چلا گیا تھا۔

"یس"... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ میری ڈاکٹر جمشید سے بات کراؤ"... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ میں قادر بخش بول رہا ہوں۔ ہولڈ کریں۔ میں ڈاکٹر صاحب کو بلاتا ہوں"... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس۔ ڈاکٹر جمشید بول رہا ہوں"... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ڈاکٹر جمشید"... عمران نے کہا۔

"جی عمران صاحب۔ کیا حال ہیں آپ کے"... دوسری طرف سے ڈاکٹر جمشید نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ٹھیک ہوں۔ آپ سنائیں"... عمران نے کہا۔

"الحمد للہ میں بھی ٹھیک ہوں۔ اور عمران صاحب اچھا کیا جو آپ نے فون کر لیا۔ میں بھی آپ کو فون کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ آپ کی مشین فائنل ہو گئی ہے۔ میں نے اسے آپ کی ہدایات کے مطابق بالکل ویسا ہی بنا دیا ہے جیسا آپ چاہتے تھے"... ڈاکٹر جمشید نے کہا۔

"گڈ۔ میں نے بھی آپ کو یہی جاننے کے لئے فون کیا تھا"... عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ آ جائیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ میں نے مشین کو ناقابل تسخیر بنا دیا ہے"... ڈاکٹر جمشید نے کہا۔

"مجھے آپ سے یہی توقع تھی۔ اسی لئے تو میں نے اس مشین کو آپ کے حوالے کیا تھا۔ میں جانتا تھا کہ اس مشین میں میرے مطلب کی تبدیلیاں صرف آپ ہی کر سکتے ہیں۔ بس کچھ دیر اور۔ میں ایک ضروری کام کر رہا ہوں پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر میں آپ کو اور اس کی ٹیم کو ذاتی طور پر مبارک باد دوں گا"... عمران نے کہا۔

"تھینک یو عمران صاحب۔ میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں"... دوسری طرف سے ڈاکٹر جمشید نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر فون آف کر دیا۔ اتنی دیر میں بلیک زیرو جولیا کو کال کر کے اسے سیکرٹ سروس کے ممبران کو دانش منزل کے میٹنگ ہال میں پہنچنے کا کہہ کر

واپس آ چکا تھا۔ عمران نے چونکہ لاؤڈر آن کر رکھا تھا اس لئے اس نے اس کی اور ڈاکٹر جمشید کی آخری باتیں سن لی تھیں۔

"یہ ڈاکٹر جمشید صاحب کون ہیں اور یہ کس مشین کی بات کر رہے تھے"... عمران کو فون آف کرتے دیکھ کر بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ڈاکٹر جمشید درانی کو بھول گئے اتنی جلدی"... عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ڈاکٹر جمشید درانی صاحب جو پچھلے دنوں ایکریمی خلائی ریسرچ گاہ سے خصوصی طور پر پاکیشیا کی خلائی ریسرچ گاہ میں تشریف لائے تھے"... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ وہ میرے دوست ہیں۔ ان کا تعلق پاکیشیا سے ہی ہے۔ وہ اب پاکیشیا کی خلائی ریسرچ گاہ میں کام کریں گے"... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ مشین۔ میرا مطلب ہے وہ کس مشین کی بات کر رہے تھے اور انہوں نے آپ کی ہدایات کے مطابق کیا تبدیلی کی ہے"... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ بلیک اسپیس شپ کی بات کر رہے تھے جو میں نے زیرو لینڈ کے ایجنٹوں سے حاصل کی تھی۔ میں اپنے ساتھیوں کو چونکہ اس اسپیس شپ میں لے جانا چاہتا ہوں اس لئے میں نے ڈاکٹر جمشید سے کہہ کر اس میں اپنے انداز کی کچھ تبدیلیاں کرائی ہیں تاکہ زیرو لینڈ والے اس اسپیس شپ کے ساتھ کوئی غلط سلوک نہ کر سکیں"...

عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو آپ نے اس اسپیس شپ کا کنٹرول زیرو لینڈ والوں کے ہاتھوں سے چھین کر اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے"... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ڈاکٹر جمشید درانی خلائی جہازوں کو بنانے میں اتھارٹی کا درجہ رکھتے ہیں۔ میں نے ان کی یہاں آمد کا بھرپور فائدہ اٹھایا ہے"... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو آپ نے آخر کار زیرو لینڈ جانے کا پروگرام بنا ہی لیا ہے"... بلیک زیرو نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"زیرو لینڈ نہیں فراسکو ہیڈ کوارٹر۔ میں نے اپنی ٹیم کے ساتھ فراسکو ہیڈ کوارٹر جانے کا پروگرام بنایا ہے"... عمران نے کہا۔

"فراسکو ہیڈ کوارٹر۔ کیوں۔ زیرو لینڈ کیوں نہیں"... بلیک زیرو نے کہا۔

"خاور کی رپورٹ کے مطابق دنیا اور خاص طور پر پاکیشیا پر حملہ کرنے کے لئے زیرو لینڈ والوں نے جو اسپیس فورس بنائی ہے وہ زیرو لینڈ میں نہیں بلکہ فراسکو ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے"... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کیا یہ رپورٹ آپ کو خاور نے دی ہے"... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ خاور زیرو لینڈ سے بمشکل چھوٹی سی رپورٹ کو ڈ ورڈز میں بھیج سکا ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق زیرو لینڈ کا سائنسی نظام بے حد پیچیدہ اور انتہائی جدید ہے۔ اگر وہ زیرو لینڈ سے کوئی بھی رپورٹ یا

زیرو لینڈ کی تصاویر بھیجنے کی کوشش کرے گا تو اس کی خبر فوراً سپریم کمانڈر کو ہو جائے گی اور اسے یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ رپورٹ اور تصویریں زمین پر کون اور کہاں بھیج رہا ہے"... عمران نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو اس نے یہ رپورٹ آپ کو کیسے بھیج دی"... بلیک زیرو نے کہا۔

"خاور نے عقل مندی سے کام لیتے ہوئے زیرو لینڈ کا برقی نظام کچھ دیر کے لئے بریک کیا تھا۔ اس بریک کا فائدہ اٹھا کر اس نے مجھے یہ رپورٹ بھیجی ہے"... عمران نے کہا۔

"اور کیا بتایا ہے خاور نے"... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"اس نے عجیب و غریب رپورٹ دی ہے۔ اس کے کہنے کے مطابق زیرو لینڈ خلاء میں موجود نہیں ہے۔ خلاء میں زیرو لینڈ کا صرف سب ہیڈ کوارٹر کے طور پر فراسکو ہیڈ کوارٹر کام کر رہا ہے"... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو کہاں ہے زیرو لینڈ۔ کیا خاور نے آپ کو اس کی لوکیشن نہیں بتائی"... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ وہ یہ سب جاننے میں ناکام رہا ہے۔ ویسے بھی اسے زیرو لینڈ کے ایک مخصوص حصے تک پابند رکھا گیا ہے جہاں سے اس کا باہر نکلنا ناممکن ہے۔ اس نے میرے دیئے ہوئے چند آلات زیرو لینڈ میں باہر آنے جانے والے روبوٹس کے خفیہ حصوں میں بھی لگا دیئے تھے لیکن باہر جاتے ہی وہ آلات بے کار ہو گئے تھے اس لئے خاور ان

کے بارے میں کچھ نہیں جان سکا"... عمران نے کہا۔

"حیرت ہے۔ آپ کا تو خیال تھا کہ زیرو لینڈ کو بھی خلاء میں ہونا چاہیئے۔ اگر وہ خلاء میں نہیں ہے تو پھر کہاں ہو سکتا ہے۔ ابھی تک زیرو لینڈ کا مسئلہ ہمارے لئے رازہی بنا ہوا ہے"... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اب بہت جلد اس راز سے پردہ اٹھ جائے گا۔ عمران نے کہا۔

"وہ کیسے"... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"مجھے ایک بار فراسکو ہیڈ کوارٹر پہنچنے دو۔ ہو سکتا ہے فراسکو ہیڈ کوارٹر کا زیرو لینڈ سے لنک ہو اور میں وہاں کی مشینری اور کمپیوٹروں سے زیرو لینڈ کے بارے میں معلوم کر لوں گا"... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ہو سکتا ہے"... بلیک زیرو نے پر خیال انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"خاور کی رپورٹ کے مطابق سپریم کمانڈر نے اسے ایک مشین سے گزارا تھا اور اس کے دماغ کو کنٹرول میں لیتے ہوئے اسے چند ہدایات دی تھیں۔ ان ہدایات پر عمل کرتے ہوئے خاور کو بھی فراسکو ہیڈ کوارٹر جانا ہے جہاں وہ اسپیس فورس کی اسپیس شپس پر کچھ کام کرے گا۔ اس کام کے پورا ہوتے ہی اسپیس فورس کو پاکیشیا کی تباہی کے لئے زمین کی طرف روانہ کر دیا جائے گا اور اگر

اسپیس فورس یہاں آ گئی تو اس طوفان کو پاکیشیا کے لئے روکنا مشکل ہو جائے گا۔ اسپیس فورس جن اسپیس شپس کو یہاں لائیں گے انہیں کسی بھی میزائل سے ہٹ نہیں کیا جا سکتا۔ ان اسپیس شپس میں لیزر میزائل موجود ہیں جن کی تباہی بے حد خوفناک ہے۔ ان میزائلوں سے لمحوں میں شہر کے شہر تباہ کئے جا سکتے ہیں اس لئے خاور نے مجھے مشورہ دیا ہے کہ میں جلد سے جلد فراسکو ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤں کیونکہ وہ اکیلا اتنی بڑی فورس کو تباہ نہیں کر سکتا۔ سپریم کمانڈر نے بذات خود اسے بتایا تھا کہ فراسکو ہیڈ کوارٹر میں ایک ہزار روبوٹس اور ایک ہزار اسپیس شپس موجود ہیں جو ایک ساتھ پاکیشیا کی تباہی کے لئے بھیجی جا سکتی ہیں"... عمران نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"ایک ہزار اسپیس شپس"... بلیک زیرو نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ان اسپیس شپس کی کنٹرولنگ مشین میں ایک چھوٹا سا نقص ہے جسے دور کرنے کے لئے زیرو لینڈ والوں کو ڈاکٹر ارشاد کی ضرورت محسوس ہوئی تھی۔ میں نے خاور کے ذہن میں ڈاکٹر ارشاد کی فیڈنگ کر دی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ زیرو لینڈ والے اس کے بارے میں اصلیت نہیں جان سکے لیکن انہیں خاور کے فیڈ شدہ دماغ سے اس بات کا آئیڈیا ضرور مل گیا ہے کہ اب اگر خاور ان کا کام نہ بھی کرے تو وہ اپنے سائنس دانوں کے ذریعے کنٹرولنگ مشین کو

درست کر سکتے ہیں"... عمران نے کہا۔

"پھر تو صورت حال واقعی بے حد نازک ہو گئی ہے"... بلیک زیرو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ سب جان کر میں بھی پریشان ہو گیا ہوں اس لئے میں نے فوراً فراسکو ہیڈ کوارٹر جانے کا پروگرام بنایا ہے"... عمران نے کہا۔

"اسپیس فورس اگر فراسکو ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے تو اس کے بارے میں تنویر نے آپ کو رپورٹ کیوں نہیں دی۔ وہ تو آپ کو فراسکو ہیڈ کوارٹر کے بارے میں مفصل رپورٹس اور تصاویر بھیج رہا ہے"... بلیک زیرو نے کہا۔

"فراسکو ہیڈ کوارٹر تمہاری سوچ سے بھی بڑا ہے بلیک زیرو۔ تنویر کی جہاں تک رسائی ممکن تھی اس نے اپنا کام بخوبی کیا ہے۔ مجھے فراسکو ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اس نے بے حد اہم اور قیمتی معلومات فراہم کی ہیں۔ ہو سکتا ہے اسے فراسکو ہیڈ کوارٹر کی اسپیس شپ کے اس حصے میں جانے کا ابھی موقع ہی نہ ملا ہو جہاں اسپیس فورس تیار کی جا رہی ہے"... عمران نے کہا۔

"کیا خاور روشی کے بارے میں جانتا ہے کہ وہ کہاں ہے"... بلیک زیرو نے چند لمحوں کے بعد پوچھا۔

"ہاں۔ اس کی ملاقات روشی سے بھی کرائی گئی تھی۔ سپریم کمانڈر روشی کے دماغ کا لاک کھولنے میں ناکام رہا ہے۔ خاور کا خیال

ہے کہ ممکن ہے اسے بھی اس کے ساتھ فراسکو ہیڈ کوارٹر بھیج دیا جائے"... عمران نے کہا۔

"چلیں یہ اچھا ہوا ورنہ روشی کا مسئلہ ہمارے لئے الجھن کا باعث ہی بنا رہتا"... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ اچھا تو ہوا ہے لیکن زیرو لینڈ جس طرح میرے لئے معمہ بنا ہوا ہے اس نے مجھے بری طرح سے الجھا دیا ہے۔ اگر زیرو لینڈ خلاء میں بھی نہیں ہے تو پھر کہاں ہے"... عمران نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ نے خود ہی تو کہا ہے کہ فراسکو ہیڈ کوارٹر جا کر اس کے بارے میں آپ کو کچھ نہ کچھ ضرور پتہ چل جائے گا۔ پھر پریشانی کی کون سی بات ہے"... بلیک زیرو نے کہا۔

"فراسکو ہیڈ کوارٹر میں بھی جا کر زیرو لینڈ کا پتہ چلتا ہے یا نہیں یہ سب کہنا قبل از وقت والی بات ہے"... عمران نے کہا۔

"فی الحال ہمارے لئے زیرو لینڈ سے زیادہ فراسکو ہیڈ کوارٹر اہمیت رکھتا ہے۔ فراسکو ہیڈ کوارٹر میں موجود اسپیس فورس بلکہ فراسکو ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا بے حد ضروری ہے ورنہ پاکیشیا تو پاکیشیا پوری دنیا کو بے پناہ خطرات لاحق ہو سکتے ہیں"... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ واقعی فراسکو ہیڈ کوارٹر کی تباہی ہمارے لئے نہیں بلکہ ساری انسانیت کی بقاء کے لئے ضروری ہے۔

بہت ضروری"... عمران نے کہا اور اسی لمحے ایک مشین سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں چونک پڑے ۔ بلیک زیرو کے سامنے موجود ایک سکرین خود بخود روشن ہو گئی تھی جس پر دانش منزل کا بیرونی منظر نظر آ رہا تھا۔ سکرین پر جولیا کی کار نظر آ رہی تھی جس میں کراسٹی اور صالحہ بھی موجود تھیں۔

"انہیں کیا ہدایات دینی ہیں"... بلیک زیرو نے عمران سے پوچھا تو عمران اسے سمجھانے لگا کہ سیکرٹ سروس کے ممبران کو اسپیس مشن کے بارے میں کیسے اور کیا بریف کرنا ہے۔

"اسپیس مشن ۔ واقعی اس مشن کا بہترین نام ہے"... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن عمران نے کوئی جواب نہ دیا ۔ وہ گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔

"تمام ممبران میٹنگ ہال میں جمع ہو چکے ہیں"... کچھ دیر بعد بلیک زیرو نے عمران سے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ تم انہیں بریف کرو ۔ میں اس دوران بلیک اسپیس شپ کو جا کر چیک کر لیتا ہوں ۔ تنویر نے فراسکو ہیڈ کوارٹر کی جو مزید تفصیل بھیجی ہے اس کے مطابق اس اسپیس شپ میں مجھے چند مزید تبدیلیاں کرانی ہیں"... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوکے"... بلیک زیرو نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور عمران اسے مزید ہدایات دے کر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

سکرین پر ایک دبلا پتلا انسان نظر آ رہا تھا جس نے سیاہ رنگ کا لبادہ نما چست لباس پہن رکھا تھا اور اس کے منہ پر ایک فولادی نقاب نظر آ رہا تھا جو بے حد خوفناک تھا ۔ اس نقاب میں اس انسان کا چہرہ مکمل طور پر چھپ گیا تھا ۔ البتہ نقاب میں آنکھوں کے سوراخوں سے اس انسان کی سرخ سرخ آنکھیں انگاروں کی طرح چمکتی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھیں۔

اس انسان کے سکرین پر آتے ہی سنگ ہی اور تھریسیا بے اختیار سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے رکوع کے بل جھکتے چلے گئے ۔ اس انسان کے سینے پر دو سلور بیج لگے ہوئے تھے ۔ دائیں کندھے کے قریب لگے ہوئے بیج پر زیڈ ایل لکھا ہوا تھا جبکہ بائیں طرف موجود بیج پر واضح طور پر سپریم کمانڈر لکھا دکھائی دے رہا تھا ۔ یہ زیرولینڈ کا سپریم کمانڈر تھا ۔ اس کے سامنے سنگ ہی اور تھریسیا جیسے انسان بھی رکوع کے

بل جھک گئے تھے۔

"سنگ ہی"... اچانک سنگ ہی اور تھریسیا کو ایک غراتی ہوئی مشینی آواز سنائی دی۔

"یس کمانڈر"... سنگ ہی نے سیدھا ہوتے ہوئے نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم جس ڈاکٹر ارشاد کو پاکیشیا سے اغوا کر کے لائے تھے میں اسے تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ میں نے اس کے ذہن کی سکیننگ کر دی ہے۔ اب وہ میرے احکامات کی پابندی کرے گا۔ تم اسے اپنی نگرانی میں ایس ایف سیکشن میں لے جانا۔ ایس ایف کنٹرولنگ مشین پر وہ کچھ کام کرے گا پھر ہماری فورس زمین پر اٹیک کرنے کے لئے تیار ہو جائے گی اور ہم اس فورس کو آزمائشی طور پر پہلی بار زمین پر بھیجیں گے۔ زمین پر جا کر ایس فورس پاکیشیا پر حملہ کرے گی اور پاکیشیا کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے گا۔ اس کے بعد یہی فورس دوسرے ممالک پر حملے کرے گی اور پوری دنیا میں تباہی اور بربادی کے ایسے نشان ثبت کر آئے گی جسے دیکھ کر پوری دنیا ہمارے سامنے جھکنے پر مجبور ہو جائے گی اور پھر وہ دن دور نہیں جب ساری دنیا پر صرف زیرو لینڈ کا کنٹرول ہو گا"... سپریم کمانڈر نے کہا۔

"یس کمانڈر۔ ایسا ہی ہو گا"... سنگ ہی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں ڈاکٹر ارشاد کے ساتھ روشی کو بھی تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ جیسے ہی وہ تمہارے پاس آئے اسے تم فوراً ہارڈ روم میں قید کر دینا۔ وہ خطرناک لڑکی ہے۔ میں نے اس کے ذہن کو چیک کیا تھا لیکن عمران نے اس کے ذہن کو لاکڈ کر رکھا ہے۔ فی الحال میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں اس لڑکی کے لاکڈ ذہن کو کھولنے کی کوشش کرتا پھروں۔ بہت جلد بلیک جیک کو واپس فراسکو ہیڈ کوارٹر بھیج دیا جائے گا اور پھر وہی اپنی جدید مشینوں سے اس لڑکی کے ذہن کو اوپن کرنے کی کوشش کرے گا۔ ویسے بھی پاکیشیا کی خطرناک سیکرٹ سروس علی عمران سمیت ہلاک ہو چکی ہے اور اب ہمیں چونکہ پاکیشیا کو ہی صفحہ ہستی سے مٹانا ہے اس لئے مجھے اب اس بات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا پراسرار چیف ایکسٹو کون ہے"... سپریم کمانڈر نے کہا۔

"یس کمانڈر۔ وہ دونوں کب تک یہاں پہنچ جائیں گے"... سنگ ہی نے بغیر کسی تردد کے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اگلے چند منٹوں میں وہ تمہارے پاس ہوں گے"... سپریم کمانڈر نے کہا۔

"اوکے۔ میں انہیں رسیو کر لوں گا"... سنگ ہی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اور ہاں۔ تمہارا ایجنٹ فائیو کہاں ہے"... سپریم کمانڈر نے پوچھا تو ایجنٹ فائیو کا سن کر سنگ ہی اور تھریسیا کے رنگ اڑ

گئے۔

"وہ اپنے کیبن میں آرام کر رہا ہے کمانڈر"... سنگ ہی کی بجائے تھریسیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک ذہین ایجنٹ تو ہمیں ملا۔ اگر عمران اور اس کے دوسرے ساتھی بھی ہمارے ایجنٹ بن جاتے تو زیرو لینڈ کی طاقت کئی گنا بڑھ جاتی"... سپریم کمانڈر نے کہا تو ان دونوں کے چہروں پر سکون آگیا۔ سپریم کمانڈر کو شاید ابھی کچھ معلوم نہیں ہوا تھا۔

"یس کمانڈر۔ بلیک جیک نے تو یہی کوشش کی تھی مگر"... سنگ ہی نے کہا۔

"ہاں۔ اگر وہ سب بلیک جیک کے ہاتھ لگ جاتے تو بلیک جیک انہیں ہر حال میں زیرو لینڈ کا وفادار بنا لیتا۔ لیکن خیر کوئی بات نہیں۔ عمران جیسے انسان کا ہلاک ہونا ہمارے حق میں بہتر ہوا ہے اس نے اور اس کے ساتھیوں نے ہمیں بے حد اور ناقابل تلافی نقصان پہنچایا تھا۔ ان کی موجودگی میں تم اور تھریسیا بھی پاکیشیا میں اپنا کوئی مشن مکمل نہیں کر سکے تھے"... سپریم کمانڈر نے کہا۔

"یہ بات نہیں کمانڈر۔ ڈاکٹر ارشاد کو ہم نے ان کی آنکھوں کے سامنے اڑایا تھا۔ انہوں نے ڈاکٹر ارشاد کو ہم سے چھپانے کی بے حد کوشش کی تھی لیکن ہم نے انہیں ڈھونڈ نکالا اور ان کی موجودگی میں ڈاکٹر ارشاد کو نکال لائے تھے"... سنگ ہی نے کہا۔

"ہاں واقعی۔ اس بار تم نے اور تھریسیا نے حیرت انگیز طور پر کام کیا تھا۔ مجھے تو ابھی تک حیرت ہو رہی ہے کہ تم دونوں عمران جیسے انسان کی موجودگی میں ڈاکٹر ارشاد کو ان کے درمیان سے کیسے نکال لائے۔ اگر ڈاکٹر ارشاد میرے پاس نہ ہوتے اور میں نے ان کی چیکنگ نہ کی ہوتی تو مجھے کبھی یقین نہ آتا کہ تم اصلی ڈاکٹر ارشاد کو لائے ہو"... سپریم کمانڈر نے کہا۔

"اس بار ہم نے اپنے مشن کو کامیاب کرنے کے لئے اپنی جان لڑا دی تھی کمانڈر۔ ہم زمین پر یہ فیصلہ کر کے گئے تھے کہ اس بار ہم ہر حال میں اپنا مشن مکمل کریں گے یا پھر خود کو اپنے ہاتھوں ہلاک کر لیں گے"... تھریسیا نے کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ تمہاری اس کامیابی کی وجہ سے تو میں نے بلیک جیک کی غیر موجودگی میں سنگ ہی کو فراسکو ہیڈ کوارٹر کا کمانڈر اور تمہیں نائب بنایا ہے۔ اب میں بلیک جیک کو زیرو لینڈ میں ہی ایڈجسٹ کرنے کا سوچ رہا ہوں۔ اگر میں نے اسے زیرو لینڈ میں ایڈجسٹ کر لیا تو تم دونوں فراسکو ہیڈ کوارٹر کے مستقل کمانڈر اور نائب رہو گے"... سپریم کمانڈر نے کہا تو سنگ ہی اور تھریسیا کی آنکھوں میں بے پناہ چمک آگئی۔

"تھینک یو کمانڈر"... سنگ ہی اور تھریسیا نے بیک وقت کہا۔

"اوکے۔ میں ڈاکٹر ارشاد اور روشی کو زیرو لینڈ سے بھیج رہا ہوں۔ انہیں رسیو کر کے مجھے فوراً رپورٹ دینا"... سپریم کمانڈر نے کہا اور

اس کے ساتھ ہی ہوا میں معلق شیشے جیسی سکرین غائب ہو گئی اور سکرین کے غائب ہوتے ہی سنگ ہی اور تھریسیا دھب سے یوں کرسیوں پر بیٹھ گئے جیسے بڑی دور سے دوڑ لگا کر آئے ہوں ۔ ان کے چہروں پر سکون تھا ۔ ان دونوں نے مسکرا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر سنگ ہی نے کرسی پر لگا ایک بٹن پریس کر دیا۔

" ماسٹر کمپیوٹر ۔ کنٹرول روم میں چار روبوٹس بھیجو"... سنگ ہی نے کہا ۔ یہ کہہ کر اس نے اپنا رخ تین سٹیپ پر بنے ہوئے گول چبوترے کی طرف کر لیا ۔ تھریسیا بھی مڑ کر اس چبوترے کو دیکھ رہی تھی ۔ چبوترے پر گول ستون سا بنا ہوا تھا جس میں ہلکی ہلکی نیلی روشنی جھلملا رہی تھی ۔ اسی لمحے سرر کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا اور چار روبوٹ آگے پیچھے چلتے ہوئے اندر آ گئے ۔ ان کے اندر آتے ہی دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

" تم چاروں ٹرانسمٹ سپاٹ کے پاس آ جاؤ ۔ زیرو لینڈ سے ایک خطرناک لڑکی ٹرانسمٹ کی جا رہی ہے ۔ وہ جیسے ہی سپاٹ پر نمودار ہو اسے فوراً گرفت میں لے لینا"... سنگ ہی نے ان روبوٹس سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ چاروں روبوٹس گول چبوترے کے گرد کھڑے ہو گئے ۔ اسی لمحے تیز سیٹی کی آواز کے ساتھ شیشے کے ستون میں تیز نیلی روشنی سی چمکی اور ستون کے اندر ایک نوجوان لڑکی نمودار ہو گئی ۔ لڑکی گری ہوئی تھی اور وہ مکمل طور پر بے ہوش تھی۔

" یہ بے ہوش ہے ۔ ٹھیک ہے اسے اٹھا کر ہارڈ روم میں لے

جاؤ"... سنگ ہی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا ۔ ستون میں بے ہوش لڑکی روشی تھی جسے زیرو لینڈ والوں نے ایکریمیا سے اغوا کیا تھا اچانک شیشے کا ستون اوپر اٹھنے لگا ۔ یہ دیکھ کر دو روبوٹس آگے بڑھے اور انہوں نے ستون پر چڑھ کر روشی کو اٹھا لیا اور اسے اٹھا کر ستون سے نیچے آ گئے ۔ ان کے روشی کو اٹھا کر نیچے آتے ہی شیشے کا ستون دوبارہ نیچے آ کر اپنی جگہ پر ٹک گیا۔

" تین روبوٹس اسے ہارڈ روم میں لے جائیں اور ایک روبوٹ یہیں رہے"... سنگ ہی نے کہا تو ایک روبوٹ وہیں رک گیا اور تینوں روبوٹس روشی کو لے کر وہاں سے نکلتے چلے گئے ۔ چند لمحوں بعد ایک بار پھر تیز سیٹی کی آواز سنائی دی ۔ شیشے کے ستون میں ایک بار تیز نیلی روشنی چمکی اور اچانک وہاں ایک بوڑھا انسان نمودار ہو گیا ۔ بوڑھا ہوش میں تھا اور حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھ رہا تھا ۔ بوڑھے کو دیکھ کر سنگ ہی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا ۔ اسے دیکھ کر تھریسیا بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی ۔ سنگ ہی چبوترے سے اترا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس چبوترے کے قریب آ گیا جہاں شیشے کے ستون میں ڈاکٹر ارشاد نمودار ہوئے تھے ۔ شیشے کا ستون آہستہ آہستہ اوپر اٹھ رہا تھا۔

" فراسکو ہیڈ کوارٹر کا کمانڈر انچیف سنگ ہی اور نائب کمانڈر تھریسیا بمبل بی آف بوہیمیا آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں ڈاکٹر ارشاد"... سنگ ہی نے ڈاکٹر ارشاد سے مخاطب ہو کر کہا ۔ تھریسیا بھی اس کے

قریب آکر کھڑی ہو گئی تھی ۔ ڈاکٹر ارشاد ان دونوں کو غور سے دیکھ رہے تھے۔

" تو تم ہو سنگ ہی "... ڈاکٹر ارشاد نے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور چبوترے سے اتر کر نیچے آگئے ۔

" ہاں "... سنگ ہی نے دھیرے سے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بہت خوب ۔ تم سے مل کر خوشی ہوئی "... ڈاکٹر ارشاد نے اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا تو سنگ ہی نے مسکرا کر ان کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے دیا۔

" مجھے بھی آپ کو یہاں دیکھ کر بے حد خوشی ہو رہی ہے ڈاکٹر ارشاد "... سنگ ہی نے کہا۔

" کیا میں فراسکو ہیڈ کوارٹر کی اسپیس شپ میں ہوں "... ڈاکٹر ارشاد نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں ۔ یہ عظیم الشان اسپیس شپ ہی فراسکو ہیڈ کوارٹر ہے "... سنگ ہی نے کہا۔

" خوب ۔ بہت جدید انتظام کر رکھا ہے تم لوگوں نے یہاں ۔ میں زیرو لینڈ سے جس انداز میں یہاں ٹرانسمٹ کیا گیا ہوں اور میں نے وہاں جو سائنسی نظام دیکھا ہے اسے دیکھ کر تو میری عقل ہی دنگ رہ گئی ہے ۔ بلاشبہ تم دنیا کی سائنس سے کئی سو سال ایڈوانس ہو "... ڈاکٹر ارشاد نے کہا۔

" یہی ہماری کامیابی کا راز ہے ڈاکٹر ارشاد ۔ اب بہت جلد ہم اس

سائنسی ترقی کے ذریعے ساری دنیا پر قبضہ کریں گے ۔ ساری دنیا پر صرف ہماری حکومت ہو گی اور ہم ساری دنیا کو ون یونٹ بنا دیں گے جس کا حکمران سپریم کمانڈر ہو گا "... سنگ ہی نے کہا۔

" تم لوگوں کی سائنسی ترقی سے میں واقعی بے حد متاثر ہوا ہوں زیرو لینڈ اور اب یہاں آکر مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے میں سائنس دانوں کی کسی جادوئی دنیا میں آگیا ہوں ۔ مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ میں اس جدید اور حیرت انگیز دنیا میں کام کروں گا "... ڈاکٹر ارشاد نے اس انداز میں کہا کہ سنگ ہی اور تھریسیا ایک دوسرے کو دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیئے ۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ سپریم کمانڈر نے ڈاکٹر ارشاد کو زیرو لینڈ کا وفادار بنا دیا ہے اس لئے ڈاکٹر ارشاد ایسی باتیں کر رہے ہیں ۔

" آئیں ۔ ہم آپ کو فراسکو ہیڈ کوارٹر کی سیر کرائیں "... سنگ ہی نے کہا۔

" اوہ نہیں ۔ ابھی نہیں ۔ میں فراسکو ہیڈ کوارٹر کی سیر ضرور کروں گا لیکن ابھی میں تھکا ہوا ہوں ۔ کیا تم مجھے آرام کرنے کے لئے کوئی جگہ مہیا کر سکتے ہو "... ڈاکٹر ارشاد نے کہا۔

" کیوں نہیں ۔ یہاں آپ کو ایسا آرام اور سکون ملے گا جس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے "... سنگ ہی نے کہا ۔ اس نے چبوترے کے پاس کھڑے روبوٹ کو اشارہ کیا تو وہ قدم اٹھاتا ہوا ان کے قریب آگیا۔

"ڈاکٹر ارشاد ہمارے خاص مہمان ہیں ۔ انہیں سپیشل روم میں لے جاؤ اور ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھنا تمہاری ذمہ داری ہے"... سنگ ہی نے روبوٹ کی طرف دیکھتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا تو روبوٹ نے ہلکا سا سر جھکا دیا۔

"ڈاکٹر ارشاد ۔ اس کا کوڈ زیرو سکس ہے ۔ آپ زیرو سکس کہہ کر اسے جو بھی حکم دیں گے یہ آپ کا ہر کام کرے گا"... سنگ ہی نے روبوٹ کے کاندھے پر زیرو سکس لکھا دیکھ کر ڈاکٹر ارشاد سے مخاطب ہو کر کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ مڑا اور دروازے کی طرف جانے لگا۔

"تھینک یو سنگ ہی اور تھریسیا ۔ پھر ملاقات ہو گی"... ڈاکٹر ارشاد نے کہا۔

"اوکے"... سنگ ہی اور تھریسیا نے کہا تو ڈاکٹر ارشاد روبوٹ کے ساتھ چلتے ہوئے وہاں سے نکلتے چلے گئے ۔ سنگ ہی اور تھریسیا ڈاکٹر ارشاد کے جانے کے بعد واپس آکر اپنی مخصوص کرسیوں پر بیٹھ گئے ابھی وہ کرسیوں پر بیٹھے ہی تھے کہ اچانک مترنم موسیقی جیسی آواز میں سائرن گونج اٹھا۔

"الرٹ ۔ الرٹ ۔ میں ماسٹر کمپیوٹر فراسکو ہیڈ کوارٹر کی طرف ایک بلیک اسپیس شپ آتے دیکھ رہا ہوں"... اچانک ایک تیز اور مشینی آواز سنائی دی۔

"بلیک اسپیس شپ"... سنگ ہی نے بری طرح سے چونکتے

ہوئے کہا۔

"یس ۔ یہ اسپیس شپ زمین سے تھری سکس تھری سکس پر آور کی رفتار سے زیرو ون ناٹ ایٹ ون اینگل سے آ رہی ہے"... ماسٹر کمپیوٹر نے فوراً ہی سنگ ہی کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ شاید یہ وہی بلیک اسپیس شپ ہے جسے بلیک جیک لے گیا تھا"... تھریسیا نے کہا۔

"لیکن یہ فراسکو ہیڈ کوارٹر کی طرف کیوں آ رہی ہے ۔ اگر سپریم کمانڈر نے اس بلیک اسپیس شپ کو زمین سے واپس بلایا ہے تو اسے سیدھا زیرو لینڈ جانا چاہئے تھا"... سنگ ہی نے کہا۔

"ماسٹر کمپیوٹر ۔ کیا اسپیس شپ کا کنٹرول سپریم کمانڈر کے پاس ہے"... تھریسیا نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"نو میڈم ۔ بلیک اسپیس شپ کا کنٹرولنگ سسٹم بدلا ہوا ہے ۔ اسے بی ایچ تھرٹی سکس ون ہنڈرڈ سسٹم سے کنٹرول کیا جا رہا ہے اور اسے کنٹرول کرنے والا بلیک اسپیس شپ میں ہی موجود ہے"... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا تو سنگ ہی اور تھریسیا کے چہرے ایک بار پھر بگڑ گئے۔

"بلیک اسپیس شپ کا کنٹرولر کون ہے ماسٹر کمپیوٹر"... سنگ ہی نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں سرچ کر رہا ہوں ۔ میری سرچنگ آئی کے مطابق بلیک اسپیس شپ میں کنٹرولر سمیت تیرہ افراد موجود ہیں"... ماسٹر کمپیوٹر

نے جواب دیا تو سنگ ہی اور تھریسیا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"تیرہ افراد۔ کیا وہ سب روبوٹس ہیں"... سنگ ہی نے پوچھا۔

"وہ زندہ انسان ہیں اور ان کا تعلق زمین سے ہے"... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا تو سنگ ہی اور تھریسیا اس بار محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑے۔

"تیرہ زندہ افراد۔ کون ہیں وہ۔ انہیں فوراً میرے سامنے ظاہر کرو۔ ابھی فوراً"... سنگ ہی نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا تو کنٹرول روم میں موجود تمام افراد چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"میں ان سب کو ظاہر کر رہا ہوں"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی سنگ ہی اور تھریسیا کے سامنے ایک بار پھر ہوا میں شیشے جیسی سکرین پھیلتی چلی گئی۔ سکرین پر چند جھماکے ہوئے اور پھر اس پر ایک منظر ابھر آیا۔ اس منظر میں ایک مشین روم دکھائی دے رہا تھا جس میں مختلف کرسیوں پر تین لڑکیاں اور دس مرد مختلف کمپیوٹرز پر بیٹھے دکھائی دے رہے تھے۔ ان افراد کو دیکھ کر سنگ ہی اور تھریسیا کرسیوں سے اچھل کر یوں کھڑے ہو گئے جیسے ان کی کرسیوں میں ایک ساتھ ہزاروں وولٹ کا کرنٹ دوڑ گیا ہو۔ ان کے چہرے حیرت اور خوف سے بگڑ گئے تھے اور ان کی آنکھیں یوں پھیل گئی تھیں جیسے ابھی ابل کر باہر آگریں گی۔

عمران سیکرٹ سروس کے تمام ممبران کے ہمراہ شمالی پہاڑیوں کے وسط میں موجود تھا۔ اس طرف ایک چھوٹی سی قدرتی جھیل بنی ہوئی تھی جس کے ارد گرد درخت بھی موجود تھے۔ زمین کا ایک حصہ صاف تھا جہاں ایک بہت بڑے پرندے جیسی اسپیس شپ کھڑی تھی۔ اس اسپیس شپ کا رنگ سیاہ تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہاں سیاہ رنگ کا بہت بڑا پرندہ کھڑا ہوا جس کا سر اور گردن غائب تھی۔ سامنے کی طرف ایک بڑا سا گول شیشہ تھا جبکہ اس کے ارد گرد بھی چھوٹے چھوٹے شیشوں کی کھڑکیاں بنی ہوئی تھیں۔ پرندے نما اسپیس شپ کے پھیلتے ہوئے پر بھی تھے جن کے نیچے لمبی اور عجیب و غریب گنوں کے دہانے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

اسپیس شپ کے نیچے سے اس کا پیٹ کھلا ہوا تھا اور وہاں سے لمبی سی سیڑھی نکل کر زمین سے لگی ہوئی تھی۔ عمران اس اسپیس

شپ کو ابھی چند لمحے قبل لے کر یہاں آیا تھا۔ اس نے ڈاکٹر جمشید درانی کی اسپیس سائنسی لیبارٹری میں جا کر اس اسپیس شپ کو مکمل طور پر چیک کیا تھا اور پھر اس نے چند انجینئرز اور ڈاکٹر جمشید درانی کے ساتھ مل کر اس اسپیس شپ میں مزید چند تبدیلیاں کیں اور پھر اسے آزمائشی طور پر پرواز کر کے یہاں لے آیا۔ عمران نے بلیک زیرو کو واچ ٹرانسمیٹر پر کال کر کے ممبران کو یہیں بھیجنے کا کہہ دیا تھا۔ سارے ممبران کچھ ہی دیر میں وہاں پہنچ گئے اور پھر وہ سب زیرو لینڈ کی اس بلیک اسپیس شپ کو دیکھنے لگے۔

عمران نے جوزف کو کال کر کے اس سے رانا ہاؤس سے کچھ ضروری سامان منگوایا تھا۔ جوزف چند بڑے بڑے تھیلے لایا تو عمران نے ان تھیلوں کو جوزف اور جوانا کی مدد سے اسپیس شپ میں رکھوا دیا۔ ایکسٹو نے چونکہ سیکرٹ سروس کے ممبران کو اسپیس مشن کے سلسلے میں بریف کر دیا تھا اس لئے انہوں نے یہاں آکر عمران سے کوئی سوال نہیں کیا تھا۔

"کیا تم سب تیار ہو"... عمران نے ان سب سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں عمران صاحب۔ یہ بھی بھلا پوچھنے کی بات ہے"... چوہان نے کہا۔

"گڈ۔ کیوں جولیا۔ تم کیا کہتی ہو"... عمران نے کہا۔

"میرا کچھ کہنا ضروری ہے کیا"... جولیا نے کہا۔

"بس کچھ دیر اور انتظار کر لو۔ وہ آجائے پھر ہم اپنا پروگرام شروع کرتے ہیں"... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کون آجائے۔ اب کس کا انتظار ہے تمہیں"... جولیا نے کہا۔

"ارے۔ وہی جو ایجاد و قفصول کے فرائض سرانجام دیتا ہے"... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"ایجاد و قفصول"... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"شاید عمران صاحب ایجاب و قبول کہنا چاہتے ہیں"... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو ان سب کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی۔

"یہ ایجاب و قبول کیا ہوتا ہے" جولیا نے نہ سمجھنے والے انداز میں کہا۔

"لو کر لو بات۔ ہنی مون منانے کے لئے خلاء میں جا رہی ہو اور تمہیں ایجاب و قبول کا ہی نہیں معلوم"... عمران نے کہا تو جولیا اس کی طرف غصیلی نظروں سے گھورنے لگی جبکہ عمران کی بات سن کر دوسرے ممبران کی مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی۔

"شٹ اپ۔ فضول بات کی تو میں تمہارا سر توڑ دوں گی"... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ کام ایجاب و قبول کے بعد ہوتا ہے۔ کیوں صفدر"... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس دیئے۔

"میں یہ کام ابھی بھی کر سکتی ہوں"... جولیا نے فوراً کہا اور پھر

یوں خاموش ہو گئی جیسے اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہو۔ اس کی بات پر سب ممبران ہنس دیئے تھے۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں شوہر دمدار بننے سے پہلے اپنا سر کیسے تڑوا سکتا ہوں۔ ارے باپ رے"... عمران نے کہا اور فوراً اچھل کر سائیڈ میں ہو گیا ورنہ جولیا کا گھومتا ہوا ہینڈ بیگ پوری قوت سے اس کے سر پر پڑتا۔

" خدا کی پناہ۔ تم تو ابھی سے ہی میرا سر توڑنے کی کوشش کر رہی ہو۔ شادی سے پہلے یہ حال ہے تو بعد میں کیا ہو گا"... عمران نے مصنوعی غصے سے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس دیئے جبکہ جولیا نے برا سا منہ بنا کر اپنا منہ دوسری طرف کر لیا جیسے وہ عمران کے منہ ہی نہ لگنا چاہتی ہو۔

" عمران صاحب۔ واقعی اب آپ اور کس کا انتظار کر رہے ہیں۔ تنویر زیرو لینڈ میں ہے اور باقی ممبران جوزف اور جوانا سمیت سب یہاں ہیں"... صفدر نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب شاید اپنے شاگرد ٹائیگر کا انتظار کر رہے ہیں"... صدیقی نے کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا جیسے صدیقی نے انہونی بات کر دی ہو۔

" ٹائیگر۔ تو کیا ٹائیگر بھی ہمارے ساتھ جائے گا"... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ اسے میں اس مشن میں اپنے ساتھ نہیں لے جا رہا"...

عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ اب تو بتا دیں کہ جب آپ نے ڈاکٹر ارشاد بنا کر زیرو لینڈ بھیجا ہے وہ کون ہے"... صدیقی کو جیسے پھر نقلی ڈاکٹر ارشاد کا خیال آ گیا۔

" ہاں عمران صاحب۔ اب تو بتا دیں۔ آخر آپ یہ سسپنس کب تک برقرار رکھیں گے"... چوہان نے کہا۔

" کیا کرو گے پوچھ کر"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اپنا تجسس دور کریں گے اور ہم نے کیا کرنا ہے"... نعمانی نے جواباً مسکراتے ہوئے کہا۔

" آخر تم بتا کیوں نہیں دیتے۔ دوسروں کو سسپنس میں مبتلا کرتے رہنا تمہاری عادت ہی بن گئی ہے۔ کم از کم ہمیں تو ان چکروں میں نہ گھسیٹا کرو"... جولیا نے عمران کو گھورتے ہوئے کہا۔

" چوہان سے پوچھو۔ شاید وہ تمہیں بتا دے"... عمران نے کہا تو چوہان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

" کیوں۔ چوہان کیوں بتائے گا۔ کیا اسے معلوم ہے کہ تم نے ڈاکٹر ارشاد کسے بنایا تھا"... جولیا نے چونک کر کہا۔

" نہیں۔ چوہان کی آنکھوں کی چمک بتا رہی ہے کہ یہ جان گیا ہے کہ میں نے ڈاکٹر ارشاد کسے بنایا تھا"... عمران نے کہا۔

" کیوں چوہان۔ کیا تم جانتے ہو"... جولیا نے چوہان سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ سب چوہان کی طرف دیکھنے لگے۔

"جانتا تو نہیں لیکن مجھے کچھ کچھ اندازہ ہو رہا ہے"... چوہان نے کہا۔

"کیا۔ کیا اندازہ ہے تمہارا"... جولیا نے کہا۔ اس سے پہلے کہ چوہان کچھ کہتا انہیں ایک کار کے ہارن کی آواز سنائی دی تو وہ چونک کر مڑے۔ ایک پہاڑی کے عقب سے سیاہ رنگ کی ایک کار آ رہی تھی۔ چند ہی لمحوں میں کار ان سے کچھ فاصلے پر آ کر رکی۔ اس میں سے ایک نوجوان نکلا اور ان کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا۔

"یہ تو شاید عمران صاحب کے دوست فاروق صاحب ہیں"... صفدر نے کہا۔

"کافی دیر لگا دی تم نے آنے میں"... عمران نے آنے والے سے سلام دعا کے بعد مخاطب ہو کر کہا۔

"بس۔ آپ کا سامان لانے میں کچھ وقت لگ گیا تھا"... نوجوان نے کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا بریف کیس عمران کی طرف بڑھا دیا۔ یہ بلیک زیرو تھا جو عمران کی کال پر اسے دانش منزل سے کچھ ضروری سامان دینے آیا تھا۔

"اوکے۔ اب تم جاؤ"... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ان سب کو سلام کر کے وہاں سے رخصت ہو گیا۔

"کون تھا یہ اور تمہارا کون سا سامان لایا ہے"... بلیک زیرو کے جانے کے بعد جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس کا نام فاروق ہے۔ ڈاکٹر ارشاد کا اسسٹنٹ ہے۔ میں نے ڈاکٹر ارشاد سے چند سائنسی چیزیں منگوائی ہیں جو زیرولینڈ کے خلاف ہمارے کام آ سکتی ہیں"... عمران نے کہا۔

"شکر ہے کسی بات کا تو تم نے سنجیدگی سے جواب دیا"... جولیا نے کہا تو وہ سب ہنسنے لگے۔

"تم سر توڑنے والے کام کرو گی تو مجھ جیسے مسکین آدمی کو سنجیدہ ہونا ہی پڑے گا"... عمران نے کہا تو دوسروں کے ساتھ ساتھ اس بار جولیا بھی ہنس دی۔

"تو نہ کیا کرو ایسی باتیں"... جولیا نے کہا۔

"کیسی باتیں"... عمران نے اس انداز میں کہا کہ وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے جبکہ جولیا ایک بار پھر اسے غصیلی نظروں سے گھورنے لگی۔

"چلو بھائی۔ اپنے مشن کے لئے روانہ ہو جاتے ہیں ورنہ آج میں سچ مچ اپنا سر تڑوا بیٹھوں گا"... عمران نے کہا اور بریف کیس لئے بلیک اسپیس شپ کی طرف بڑھ گیا۔ وہ سب بھی سر ہلا کر اس کے پیچھے ہو لئے۔ سب سے آگے عمران، اس کے پیچھے جولیا، پھر صالحہ اور پھر کراسٹی سیڑھیاں چڑھنے لگیں اور پھران کے بعد باقی افراد بھی سیڑھیاں چڑھ کر بلیک اسپیس شپ میں آ گئے۔

بلیک اسپیس شپ میں بیس فولادی کرسیاں موجود تھیں جو ایک خاص ترتیب سے لگی ہوئی تھیں۔ ان سب کرسیوں کے سامنے

چھوٹی سکرینوں والی کمپیوٹرائز مشینیں اور کنٹرول پینل موجود تھے۔ سائیڈوں پر ہکوں کے ساتھ شیشوں کے گلوب لٹک رہے تھے۔ وہ سب ان کرسیوں پر بیٹھتے چلے گئے۔ عمران سب سے اگلے حصے میں آ گیا۔یہاں کافی بڑا کنٹرول پینل موجود تھا جس پر بے شمار بٹن، سوئچز اور ہینڈلوں کے ساتھ ساتھ میٹر بھی لگے ہوئے تھے۔ چند مخصوص سکرینوں کے ساتھ ساتھ سامنے بڑی سکرین بھی موجود تھی جس سے باہر کا منظر صاف دیکھا جا سکتا تھا۔

عمران نے ایک سائیڈ سے ایک مائیکروفون نکال کر کان سے لگا لیا۔اس مائیکروفون کے ساتھ مائیک بھی نصب تھا۔ پھر عمران نے ہک سے شیشے کا کنٹوپ اٹھایا اور اسے سر پر چڑھا لیا۔ کنٹوپ اس کی گردن تک آ گیا تھا۔ اس کنٹوپ کے ساتھ نالیاں اور چند تاریں لگی ہوئی تھیں جو مختلف مشینوں میں جا رہی تھیں۔اس کے ساتھیوں نے بھی سروں پر کنٹوپ چڑھائے اور پھر اپنی سیٹوں پر بیلٹ کسنے لگے۔

عمران نے کنٹرول پینل کے مختلف بٹنوں، سوئچز اور میٹروں کو آن کرنا شروع کر دیا۔چند ہی لمحوں میں بلیک اسپیس شپ میں جیسے زندگی سی دوڑ گئی۔ باہر موجود سیڑھی خود بخود سمٹ کر اوپر آ گئی اور کھلا ہوا دروازہ بغیر کسی آواز کے بند ہوتا چلا گیا۔ کنٹرول پینل پر لگے ہوئے رنگ برنگے بلب جلنا بجھنا شروع ہو گئے اور تمام سکرینیں روشن ہو گئیں۔

"کیا تم سب تیار ہو"... عمران نے مائیک میں ان سب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس۔ہم تیار ہیں"... ان سب نے کنٹوپس میں لگے مائیکس میں کہا تو عمران نے سر ہلا کر کنٹرول پینل کے مزید چند بٹن پریس کئے اور پھر اس نے ایک ہینڈل کو پکڑ لیا۔ بلیک اسپیس شپ سے زائیں زائیں کی آوازیں آ رہی تھیں اور باہر تیز دھول اڑنا شروع ہو گئی تھی۔

"اوکے۔میں کاؤنٹ ڈاؤن کروں گا اور پھر ہم خلاء میں جانے کے لئے روانہ ہو جائیں گے"... عمران نے کہا اور پھر اس نے کاؤنٹ ڈاؤن شروع کی اور آہستہ آہستہ ہینڈل کو نیچے کرنے لگا۔ بلیک اسپیس شپ زمین سے اٹھا اور اس کے سٹینڈ سمٹتے چلے گئے۔ بلیک اسپیس شپ زائیں زائیں کی تیز آواز نکالتا ہوا کسی ہیلی کاپٹر کی طرح اوپر اٹھتا جا رہا تھا۔ کافی بلندی پر آ کر عمران نے اسے عموداً کیا اور پھر اس نے ایک بٹن پریس کر کے ایک ہینڈل کھینچا اور پھر اس نے سپیڈ بڑھانے والا ہینڈل پکڑ لیا۔

"اوکے۔تھری ٹو ون زیرو"... عمران نے کاؤنٹ ڈاؤن مکمل کی اور پھر ہینڈل کو زور سے نیچے کی طرف کھینچ لیا۔ بلیک اسپیس شپ کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور بلیک اسپیس شپ توپ سے نکلے ہوئے گولے سے ہزاروں گنا زیادہ رفتار سے عمودی انداز میں آسمان کی طرف پرواز کرتا چلا گیا۔

زور دار جھٹکے سے ایک لمحے کے لئے ان سب کے سانس جیسے اٹک گئے تھے لیکن پھر انہوں نے خود کو سنبھال لیا ۔ انتہائی برق رفتاری سے اڑنے کی وجہ سے بلیک اسپیس شپ میں ارتعاش سا ہوا تھا جس سے انہیں اپنے جسم بھی بری طرح سے لرزتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے ۔ گو کہ بلیک اسپیس شپ کے اندر اس کی کسی مشینری کی کوئی آواز نہیں آ رہی تھی لیکن اس کے باوجود انہیں اپنے کانوں میں سائیں سائیں کی آواز سنائی دے رہی تھیں اور انہیں یوں لگ رہا تھا جیسے ان کی آنکھوں کے سامنے دھند سی چھا گئی ہو ۔ شاید یہ بلیک اسپیس شپ میں ہونے والے ارتعاش کا اثر تھا ۔ وہ سب جیسے کرسیوں سے چپکے ہوئے تھے ۔ آہستہ آہستہ بلیک اسپیس شپ کا ارتعاش کم ہونے لگا اور پھر کچھ ہی دیر میں ارتعاش بالکل ختم ہو گیا ۔ ارتعاش کے ختم ہوتے ہی ان کے کانوں کی سائیں سائیں اور آنکھوں کے سامنے سے دھند بھی ختم ہو گئی تھی ۔

" خدا کی پناہ ۔ ہم کس رفتار سے سفر کر رہے ہیں عمران صاحب "... صدیقی نے خود کو سنبھالتے ہوئے مائیک میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" اس وقت ہم چار ہزار کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کر رہے ہیں جو خلا ۔ میں پہنچتے ہی پانچ گنا بڑھ جائے گی "... عمران نے کہا ۔

" یعنی ہم بیس ہزار کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے مسلسل سفر کریں گے "... نعمانی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" ہاں ۔ لیکن گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے ۔ اسپیس شپ نارمل پوزیشن پر آ گئی ہے ۔ اب ایک زبردست جھٹکا ہمیں زمین کے مدار سے نکلتے ہوئے لگے گا ۔ اس جھٹکے کو تم سب نے برداشت کرنا ہے ۔ اس کے بعد ہم خلا ۔ میں ہوں گے اور خلا ۔ میں اس سپیش شپ کی رفتار اس رفتار سے ہزاروں گنا بھی ہو جائے تو تمہیں یوں لگے گا جیسے تم سب سمندر کی پرسکون سطح پر ایک عام کشتی میں تیر رہے ہو "... عمران نے کہا ۔

" تمہارا مطلب ہے کشش ثقل سے نکلتے وقت جھٹکا لگے گا "... جولیا نے کہا ۔

" ہاں ۔ یہ جھٹکا اس جھٹکے سے کہیں زیادہ سخت ہو گا جو تمہیں ابھی چند لمحے قبل لگا تھا "... عمران نے کہا ۔ اس کے لہجے میں سنجیدگی تھی ۔

" اور وہ جھٹکا کب لگے گا عمران صاحب "... صالحہ نے پوچھا ۔

" زیادہ سے زیادہ دس منٹ بعد "... عمران نے کہا ۔

" کیا بلیک اسپیس شپ کے زمین کے مدار سے نکلنے کا کوئی کاشن ملے گا "... کراسٹی نے پوچھا ۔

" ہاں ۔ مدار سے نکلنے سے تین سیکنڈ پہلے اسپیس شپ میں سائرن بجے گا ۔ سائرن بجتے ہی تم اپنے سانس روک کر آنکھیں بند کر لینا ۔ تمہارے سر اور کمر سیدھ میں کرسی سے لگے رہیں گے تو تمہیں اس جھٹکے کا کوئی اثر نہیں ہو گا ۔ وقتی طور پر ہو سکتا ہے تمہیں اپنے دلوں

کی دھڑکن رکتی ہوئی محسوس ہو مگر ہم جیسے ہی خلاء میں جائیں گے تم سب نارمل ہو جاؤ گے"... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہم سب نے سروں پر صرف خلائی کنٹوپ چڑھا رکھے ہیں۔ کیا خلاء میں جانے کے لئے ہمیں خلائی لباس پہننے ضروری نہیں تھے"... چوہان نے کہا۔

"نہیں۔ یہ اسپیس شپ زیرو لینڈ والوں نے خلاء میں ہی استعمال کے لئے بنائی ہے۔ ایئر ٹائٹ ہونے کے ساتھ ساتھ اسپیس شپ میں آکسیجن بھی ہر وقت ضرورت کے مطابق موجود رہتی ہے اور اس میں ایسی خصوصی ریز اور گیس موجود ہے جو ہر قسم کے خلائی اثرات کو زائل کرنے کے لئے کافی ہیں۔ فی الحال تو ہمیں خلائی لباسوں کی ضرورت نہیں ہے لیکن تم گھبراؤ نہیں۔ میں خلائی لباس اور دوسرا سامان بھی لایا ہوں۔ ضرورت ہوئی تو ہم وہ لباس پہن لیں گے"... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اب ہم سیدھے زیرو لینڈ جا رہے ہیں"... کراسٹی نے پوچھا۔

"نہیں"... عمران نے کہا۔

"تو کہاں جا رہے ہیں"... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"میرا خیال ہے میں پہلے بتا چکا ہوں۔ بہر حال پھر بتا دیتا ہوں۔ یہ بلیک اسپیس شپ زیرو لینڈ کی ہے۔ اس کے کمپیوٹر میں پہلے زیرو لینڈ کی ہی پروگرامنگ تھی جسے بلیک جیک نے ریموو کر کے اس کے کمپیوٹر پروگرام میں فراسکو ہیڈ کوارٹر اور زمین کی پروگرامنگ کر دی

تھی۔ جب میں نے اس کمپیوٹر کو چیک کیا تو کمپیوٹر پروگرام میں بہت سی چیزیں زیرو لینڈ کے حوالے سے تھیں مگر اس پروگرامنگ میں سے زیرو لینڈ کی لوکیشن اور اس کا وے ختم ہو چکا تھا۔ میں نے اس پروگرام کو ہر ممکن طریقے سے درست حالت میں لانے کی کوشش کی لیکن زیرو لینڈ والوں نے کمپیوٹر پروگرام میں ایسی کوڈنگ کر رکھی ہے جسے میں کوشش کے باوجود نہیں سمجھ سکا تھا۔ بہر حال اس کوڈنگ سے اور کچھ نہیں تو مجھے اس اسپیس شپ کا فنکشن ضرور سمجھ آگیا اور اس کمپیوٹر سے میں نے فراسکو ہیڈ کوارٹر تک جانے کے تمام راستوں کو بھی چیک کر لیا ہے۔ اب ہم اس اسپیس شپ سے فراسکو ہیڈ کوارٹر جا رہے ہیں"... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ہم نے اپنا سفر تو شروع کر دیا ہے اور آپ بتا رہے ہیں کہ یہ اسپیس شپ بھی زیرو لینڈ والوں کی ہے۔ کیا زیرو لینڈ یا فراسکو ہیڈ کوارٹر سے اس اسپیس شپ کو چیک نہیں کیا جا سکتا۔ میرا مطلب ہے ہم نے سنگ ہی، تھریسیا اور مادام شی تارا کے سامنے تنویر کے ہاتھوں ہلاک ہونے کا جو ڈرامہ رچایا تھا اگر زیرو لینڈ والوں نے اس بلیک اسپیس شپ میں ہمیں دیکھ لیا تو کیا تنویر خطرے میں نہیں آجائے گا"... صفدر نے کہا۔

"میں نے اور ڈاکٹر جمشید درانی نے کوشش تو کی ہے کہ اس بلیک اسپیس شپ کا زیرو لینڈ اور فراسکو ہیڈ کوارٹر والوں کو علم نہ ہو سکے لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ اس اسپیس شپ کی کمپیوٹر

پروگرامنگ بے حد پیچیدہ ہے اس لئے ہو سکتا ہے ہم ان کی نظروں میں آجائیں۔ رہی بات تنویر کی تو وہ پہلے ہی خطروں میں گھرا ہوا ہے وہ اپنے بچاؤ کا کوئی نہ کوئی راستہ نکال لے گا"... عمران نے کہا۔

"اگر انہوں نے تنویر کو اس کے دھوکہ دہی کے جرم میں ہلاک کر دیا تو پھر"... کراسٹی نے کہا۔

"نہیں۔ زیرو لینڈ والے تنویر کو فوراً ہلاک نہیں کریں گے"... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو"... جولیا نے کہا۔

"انہوں نے بظاہر مکمل طور پر تنویر کا ذہن اپنے کنٹرول میں کیا ہوا ہے۔ جب وہ ہمیں دیکھیں گے تو انہیں تنویر کی اصلیت کا بھی علم ہو جائے گا مگر وہ سب سے پہلے یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ تنویر نے آخر انہیں اتنا بڑا ڈاج کیسے دیا ہے۔ وہ ایک بار پھر تنویر کا مائینڈ سکین کریں گے۔ اس کے ذہن سے اصلی بات معلوم کئے بغیر وہ اسے ہلاک نہیں کریں گے"... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے جیسے وہ عمران کی دلیل سے مطمئن ہو گئے ہوں۔

اسی لمحے اچانک اسپیس شپ میں تیز سائرن بج اٹھا۔ سائرن کی آواز سن کر وہ الرٹ ہو گئے۔ وہ سمجھ گئے کہ وہ زمین کے مدار سے نکلنے والے ہیں۔ انہوں نے فوراً اپنے سر کرسی کی پشت سے لگاتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں اور اپنے سانس روک لئے۔ اسی لمحے اسپیس شپ

کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔ یہ جھٹکا اس قدر تیز اور خوفناک تھا کہ انہیں نہ صرف اپنے دلوں کی دھڑکنیں رکتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں بلکہ انہیں اپنے جسموں پر اس قدر دباؤ پڑتا ہوا محسوس ہوا جیسے ان کے جسم دو فولادی دیواروں کے درمیان آکر پچک گئے ہوں مگر دوسرے ہی لمحے انہیں اپنے جسموں سے بوجھ ہٹتا ہوا محسوس ہوا اور انہیں یوں لگا جیسے ان کے جسم بے حد ہلکے پھلکے ہو گئے ہوں۔ ان کے دلوں کی دھڑکیں بھی اعتدال پر آ گئی تھیں اور ان کے سانس بھی بحال ہو گئے تھے۔

"کیا تم سب ٹھیک ہو"... اچانک انہیں عمران کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ ہم سب ٹھیک ہیں"... ان سب نے کہا۔

"اب ہم زمین کی کشش سے نکل آئے ہیں۔ اب تم چاہو تو اپنی سیٹوں کی بیلٹس کھول سکتے ہو"... عمران نے کہا تو انہوں نے سر ہلاتے ہوئے اپنی سیٹ بیلٹس کھولنی شروع کر دیں۔

"کیا ہم اب کنٹوپ بھی اتار سکتے ہیں"... صالحہ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ اسپیس شپ میں وافر آکسیجن موجود ہے"... عمران نے کہا تو انہوں نے سروں سے کنٹوپ بھی اتار دیئے۔ البتہ ہیڈ فون اور مائیک بدستور ان کے کانوں میں موجود تھے۔ سیٹوں سے آزاد ہوتے ہی انہیں اپنے جسم ہلکے پھلکے اور گیس کے غباروں کی طرح اوپر اٹھتے

ہوئے معلوم ہونے لگے۔ انہوں نے کھڑکیوں سے باہر دیکھا تو زمین کا چمکدار گولہ انہیں دور ہوتا نظر آیا۔ خلاء میں آتے ہی انہوں نے آسمان کا رنگ بدلتے دیکھ لیا تھا۔ اب آسمان انہیں سیاہ رنگ کا نظر آرہا تھا۔

"ہم زمین سے کتنی دوری پر ہیں عمران صاحب"... کراسٹی نے دلچسپی سے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"درست تو نہیں بتا سکتا لیکن اس اسپیس شپ کے سکرین میٹر کے مطابق ہم اس وقت چودہ ہزار کلو میٹر کی دوری پر ہیں"... عمران نے کنٹرول پینل پر لگی ہوئی ایک سکرین دیکھتے ہوئے کہا۔

"ارے باپ رے۔ اتنی دوری پر ہیں ہم"... چوہان نے کہا۔

"کیوں ڈر رہے ہو"... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس میں ڈرنے کی کیا بات ہے۔ میں نے تو یونہی ایک بات کی ہے"... چوہان نے کہا۔ عمران کے سامنے بڑی سکرین پر خلاء کا خوبصورت اور دلکش منظر نظر آرہا تھا۔ آسمان پر بے شمار جگمگاتے ہوئے ستارے دکھائی دے رہے تھے اور ایک طرف انہیں چند سیارے بھی دکھائی دیئے۔ وہ عمران سے ان سیاروں کے بارے میں پوچھنے لگے۔ سکرین کے دائیں طرف ایک چھوٹا سا گول دائرہ بنا ہوا تھا جو مسلسل سپارک کر رہا تھا۔ جولیا کے پوچھنے پر عمران نے بتایا کہ یہ سپارکنگ سرکل فراسکو ہیڈ کوارٹر کو مارک کر رہا ہے۔ اس سکرین پر سرخ، زرد اور نیلے رنگ کی باریک لکیروں کا جال سا پھیلا

ہوا تھا۔ ان میں سے نیلی لکیریں سکرین پر گھومتی ہوئیں اس ریڈ سپارکنگ سرکل کی طرف جا رہی تھیں جبکہ اسی سکرین کے انتہائی کونے پر نیلے رنگ کی ہی ایک لکیر پر ایک چھوٹا سا نیلا ڈاٹ نظر آرہا تھا جو دھیرے دھیرے اس بلیو لائن پر حرکت کر رہا تھا۔

"یہ بلیو ڈاٹ کیا ہماری اسپیس شپ کو ظاہر کر رہا ہے"... کیپٹن شکیل نے عمران سے پوچھا۔

"ہاں۔ ہم اس مخصوص بلیو لائن وے پر سفر کر رہے ہیں۔ مختلف رنگوں کی لائنیں خلاء میں موجود دوسرے مصنوعی سیاروں کے راستوں کو ظاہر کر رہی ہیں جبکہ یہ بلیو لائنیں فراسکو ہیڈ کوارٹر میں جانے کے لئے راستوں کے طور پر ظاہر کی گئی ہیں"... عمران نے کہا۔

"ہم سکرین کے بائیں کونے پر ہیں اور فراسکو ہیڈ کوارٹر سکرین کے انتہائی دائیں کونے پر۔ جس رفتار سے ہماری اسپیس شپ بلیو لائن پر آگے بڑھ رہی ہے اس سے تو لگتا ہے ہمیں فراسکو ہیڈ کوارٹر پہنچنے میں بہت وقت لگ جائے گا"... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"بالکل۔ فراسکو ہیڈ کوارٹر خلاء میں موجود کسی سیارے کی طرح دور ہے جیسا کہ میں نے بتایا تھا کہ خلاء میں آتے ہی اس اسپیس شپ کی رفتار کئی گنا بڑھ جائے گی۔ یہ دیکھو اس سپیڈ میٹر کے تحت یہ خلائی جہاز تقریباً ہزار کلو میٹر فی گھنٹے کی رفتار سے پرواز کر رہا ہے۔ لیکن ہم چونکہ خلاء میں ہیں اس لئے ہمیں اس کی تیز رفتاری کا احساس تک نہیں ہو رہا"... عمران نے کہا تو وہ سب اس سپیڈ میٹر کو

دیکھنے لگے۔

"اس سپیڈ میٹر کے حساب سے تو ہمیں فراسکو ہیڈ کوارٹر تک پہنچتے پہنچتے کئی روز لگ جائیں گے"... جولیا نے کہا۔

"یقیناً"... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔ ایک بات پوچھوں مائینڈ تو نہیں کریں گے"... نعمانی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جولیا کا خیال ہے کہ سر مائینڈ کی کھوپڑی میں مائینڈ نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے ۔ جب میرے پاس مائینڈ ہی نہیں ہے تو میں کیا مائینڈ کروں گا"... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"خیر ۔ ایسا تو میں نے کچھ نہیں کہا"۔ جولیا نے کہا۔

"تم کہہ بھی لو گی تو میں کیا کر سکتا ہوں ۔ میں ٹھہرا ایک بے سہارا، ناکارہ سا سیارہ ۔ مم ۔ مم ۔ میرا مطلب ہے انسان"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا تو وہ سب بے اختیار ہنسنے لگے۔

"نعمانی کی بات تو درمیان میں رہ گئی"... کراسٹی نے کہا۔

"ہم اس وقت خلاء میں ہیں اور ہمارا یہ سفر کئی دنوں تک محیط رہ سکتا ہے ۔ اس کے علاوہ ہمیں فراسکو ہیڈ کوارٹر میں نجانے کیسے حالات پیش آئیں اور ہمیں وہاں نجانے کتنے دن لگ جائیں ۔ ان دنوں میں ہم کھائیں پیئیں گے کیا"... نعمانی نے کہا۔

"کیوں ۔ کیا تمہیں بھوک لگ رہی ہے"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں ۔ آج اتفاق سے نہ میں نے ناشتہ کیا ہے اور نہ ہی دوپہر کا کھانا کھایا تھا"... نعمانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بھوک تو واقعی مجھے بھی لگ رہی ہے ۔ میں نے، مس جولیا اور صالحہ نے بھی دوپہر کو کچھ نہیں کھایا تھا"... کراسٹی نے کہا۔

"اگر میں کہوں کہ میں کھانے پینے کے لئے کچھ بھی نہیں لایا تو"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو میں سچ مچ تمہارا سر توڑ دوں گی ۔ غضب خدا کا ۔ کیا اتنے دن ہم خلاء میں بھوکے پیاسے رہیں گے"... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ۔ ارے ۔ تم پھر غضبناک ہو رہی ہو ۔ لایا ہوں ۔ تم سب کے لئے کھانے کے لئے لایا ہوں"... عمران نے فوراً کہا۔

"کیا لائے ہو ۔ کہاں ہے ۔ جلدی بتاؤ"... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"گولیاں اور ٹافیاں"... عمران نے کہا اور اس نے جیب سے سچ مچ چند گولیاں نکال کر ان کی طرف بڑھا دیں۔

"یہ کیا بکواس ہے ۔ کیا ہم اتنے دنوں تک یہ گولیاں اور ٹافیاں کھائیں گے"... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجبوری ہے ۔ جلدی میں واقعی میں کھانے پینے کا انتظام کرنا بھول گیا تھا"... عمران نے مسمسی سی صورت بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ گاڈ ۔ یہ کس جاہل اور احمق سے پالا پڑ گیا ہے"... جولیا نے بے اختیار سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"دیکھا ۔ دیکھا ۔ میں نے کہا تھا نا کہ جولیا مجھے جاہل سمجھتی ہے اور جاہل وہ ہوتا ہے جس کے دماغ میں مائینڈ نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہوتی"... عمران نے چہک کر کہا جیسے اس نے جولیا کی بات پکڑ کر بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہو۔

"عمران صاحب ۔ یہ مذاق والی بات نہیں ہے"... صفدر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"کک ۔ کیا مطلب ۔ کیا تم بھی مجھے"... عمران نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں کھانے پینے کی بات کر رہا ہوں ۔ آپ جانتے تھے کہ ہم خلا میں جا رہے ہیں اور ہم نے یہ کبھی نہیں سنا کہ خلا میں جانے والے انسانوں کو بھوک پیاس نہیں لگتی"... صفدر نے کہا۔

"تو بھائی تمہیں کھانے پینے کے لئے گولیاں اور ٹافیاں تو دے رہا ہوں"... عمران نے کہا تو سوائے کیپٹن شکیل کے سب برے برے منہ بنانے لگے۔

"لو ۔ اب سب برے برے منہ بنا رہے ہو ۔ ارے ۔ ننھے بچے ان ٹافیوں کو دیکھ کر خوشی سے چہکنے لگتے ہیں اور ان پر فوراً جھپٹ پڑتے ہیں اور تم ہو کہ یوں منہ بنا رہے ہو جیسے میں تمہیں کونین کی گولیاں دے رہا ہوں"... عمران نے کہا ۔ اس نے ایک گولی کا ریپر اتارا اور گولی منہ میں ڈال کر بچوں کی طرح اسے چوسنے لگا۔

"ہم بچے نہیں ہیں"... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"واہ ۔ واہ ۔ کیا مزیدار گولی ہے ۔ لطف آ گیا"... عمران نے جولیا کی بات سنے بغیر اسی طرح چہکتے ہوئے کہا۔

"مزیدار ہیں تو خود ہی کھاؤ ۔ ہمیں نہیں چاہئیں تمہاری گولیاں"... جولیا نے اور زیادہ برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ سب میں کھا جاؤں گا ۔ مجھے کیا ۔ ارے کیپٹن شکیل تم برے برے منہ نہیں بنا رہے ۔ کیا تمہیں بھوک پیاس نہیں لگی"... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے ہاتھ بڑھا کر عمران کے ہاتھ سے ایک گولی لے لی اور اس کا ریپر اتارنے لگا ۔ یہ دیکھ کر جوزف اور جوانا بھی آگے بڑھے اور انہوں نے بھی ایک ایک گولی اٹھا لی۔

"دیکھ لو ۔ یہ تینوں کتنے سمجھ دار بچے ہیں ۔ میں تو کہتا ہوں تم بھی ایک ایک گولی لے ہی لو اور کچھ نہیں تو تمہارے کڑوے منہ کا ذائقہ ہی بدل جائے گا"... عمران نے کہا۔

"مس جولیا ۔ عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں ۔ یہ گولیاں کھا لیں ۔ ان میں پاور انرجی ہے ۔ ان گولیوں کے کھانے سے بھوک پیاس ختم ہو جاتی ہے"... کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے جس کے ہونٹوں پر شریر سی مسکراہٹ تھی۔

"تو تم پہلے نہیں بتا سکتے تھے کہ خلا میں بھوک پیاس مٹانے کے لئے ہمیں پاور انرجی کی گولیاں کھانی پڑیں گی"... جولیا نے عمران کو

گھورتے ہوئے کہا۔

"کہا تو تھا کہ گولیاں کھا لو۔ مگر تم"... عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا تو وہ سب مسکرا دیئے اور ان سب نے ایک ایک گولی اور ٹافی اٹھا لی۔

"عمران صاحب"... اچانک صفدر نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں عمران کے سامنے بڑی سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

"کیا ہوا۔ کوئی سانپ نظر آگیا ہے"... عمران نے کہا اور پھر مڑ کر سکرین کی طرف دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر بھی سنجیدگی پھیلتی چلی گئی۔ سکرین پر بلیو لائینوں پر نیلے رنگ کے بے شمار دھبے سے تیرتے ہوئے نظر آرہے تھے جو فراسکو ہیڈ کوارٹر کی طرف سے آرہے تھے۔

"اوہ۔ تو فراسکو ہیڈ کوارٹر والوں کو آخرکار ہماری آمد کا علم ہو گیا"... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا ہے یہ"... جولیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"فراسکو ہیڈ کوارٹر سے ہمارے استقبال کے لئے اسپیس شپس بھیجی جا رہی ہیں"... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ لیکن تم نے تو کہا تھا کہ تم نے اور ڈاکٹر جمشید درانی نے اس اسپیس شپ میں ایسی تبدیلیاں کر دی ہیں کہ زیرولینڈ والوں کو ہمارے بارے میں علم ہی نہیں ہو سکے گا"... جولیا نے حیران ہوتے

ہوئے کہا۔

"میں نے یہ بھی کہا تھا کہ ہم نے کوشش کی ہے۔ ہماری کوشش کامیاب ہو گی یا نہیں اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا"... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ان اسپیس شپس کی تعداد بیس ہے۔ کیا یہ ہم پر حملہ کرنے کے لئے آرہی ہیں"... صدیقی نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے کہا ہے نا کہ وہ ہمارے استقبال کے لئے آرہی ہیں"... عمران نے اور زیادہ منہ بنا کر کہا تو صدیقی اپنے ہی سوال پر شرمندہ ہو کر رہ گیا۔

"کیا ہم ان اسپیس شپس کا مقابلہ کر سکیں گے"... صالحہ نے کہا۔

"دیکھو کیا ہوتا ہے۔ بہرحال۔ اب وقت آگیا ہے۔ تم سب باری باری سائیڈ پر بنے ہوئے کیبن میں چلے جاؤ اور وہاں جا کر خلائی لباس پہن لو"... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور سب سے پہلے جولیا اٹھ کر کیبن میں چلی گئی۔ عمران کنٹرول پینل پر لگے ہوئے مختلف بٹن پریس کر رہا تھا۔ اس کی نظریں ان متحرک ڈاٹس پر جمی ہوئی تھیں جو ان کی اسپیس شپ سے دگنی رفتار سے نیلی لائنوں پر آگے بڑھ رہے تھے۔ چند ہی لمحوں کے بعد جولیا کیبن سے نکل آئی۔ اس کے جسم پر سلور کلر کا چست لباس تھا جیسے وہ لباس کسی چمکدار دھات کا بنا ہو۔ جولیا کے باہر آتے ہی

کراسٹی اور پھر صالحہ اس کیبن میں گئیں اور جولیا جیسا لباس پہن کر باہر آگئیں۔ ان کے بعد چوہان اور پھر باری باری سب نے کیبن میں جا کر خلائی لباس پہن لئے۔

"کیا تم نہیں پہنو گے"... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ابھی پہنتا ہوں۔ صفدر۔ تم میری سیٹ پر آ جاؤ۔ میں لباس تبدیل کر لوں"... عمران نے کہا اور سیٹ سے اٹھ گیا۔ صفدر نے اس کی سیٹ سنبھالی اور عمران کیبن میں چلا گیا۔

سنگ ہی اور تھریسیا آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سکرین کو دیکھ رہے تھے جس پر بلیک اسپیس شپ میں موجود عمران اور اس کے ساتھی انہیں صاف دکھائی دے رہے تھے۔

"یہ۔ یہ زندہ ہیں"... تھریسیا نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ان سب کو تو گولیاں لگی تھیں اور میں نے انہیں خود چیک کیا تھا۔ یہ تو مر چکے تھے۔ پھر یہ سب کے سب زندہ کیسے ہو گئے"... سنگ ہی نے بھی تھریسیا کے انداز میں کہا۔

"لگتا ہے تم نے انہیں صحیح طور پر چیک نہیں کیا تھا سنگ ہی۔ یہ سب کے سب زندہ تھے۔ ہونہہ۔ اب مجھے سمجھ آ گئی ہے۔ ان سب نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا تھا۔ یہ سب زندہ تھے۔ یہ صرف ہمیں دکھانے کے لئے مردہ بن گئے تھے۔ یہ عمران کی چال تھی۔ صرف چال"... تھریسیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"کیسی چال ۔ کیا کہہ رہی ہو تم تھریسیا"... سنگ ہی نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"فراسکو ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات اور تصاویر زمین پر بھیجی جارہی ہیں اور تم عمران اور اس کے ساتھیوں کو بلیک اسپیس شپ میں دیکھ رہے ہو ۔ اس کے باوجود بھی تم کچھ نہیں سمجھے"... تھریسیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ تمہارا مطلب ہے یہ سب عمران نے تنویر کو ہمارے ساتھ بھیجنے کے لئے گیم کھیلی تھی"... سنگ ہی نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ بلیک جیک نے ایجنٹ فائیو کا مائینڈ اپنے کنٹرول میں لیا تھا اور وہ یہی سمجھتا رہا تھا کہ ایجنٹ فائیو ہمارا وفادار بن چکا ہے جبکہ ایسا نہیں تھا ۔ ایجنٹ فائیو جان بوجھ کر بلیک جیک اور مادام شی تارا کا وفادار بنا ہوا تھا جبکہ حقیقت میں وہ عمران اور اپنے ساتھیوں کے لئے کام کر رہا تھا ۔ عمران ایجنٹ فائیو کو فراسکو ہیڈ کوارٹر بھیجنا چاہتا تھا ۔ اس نے لامحالہ ایجنٹ فائیو کو ایسے خفیہ آلات دے دیئے ہوں گے جن کی مدد سے وہ یہاں سے تمام معلومات عمران کو منتقل کر سکتا تھا ۔ عمران ایجنٹ فائیو کی معلومات کے ذریعے فراسکو ہیڈ کوارٹر یا پھر زیرو لینڈ پہنچنا چاہتا تھا اور دیکھ لو یہی ہو رہا ہے ۔ عمران اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ہماری بلیک اسپیس شپ میں یہاں آ رہا ہے"... تھریسیا نے حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں کو جو گولیاں لگی تھیں وہ کیا

نقلی تھیں اور پھر میں نے ان سب کو باری باری چیک بھی تو کیا تھا ان کی سانسیں رکی ہوئی تھیں اور ان کے دلوں کی دھڑکنیں بھی نہیں تھیں"... سنگ ہی نے اس انداز میں کہا جیسے اسے ابھی تک عمران اور اس کے ساتھیوں کے زندہ ہونے کا یقین نہ آ رہا ہو۔

"عمران اور اس کے ساتھی بے حد چالاک ہیں سنگ ہی ۔ تنویر نے ان پر یقیناً نقلی گولیاں چلائی ہوں گی اور پھر تم یہ کیوں بھولتے ہو کہ عمران اور اس کے ساتھی عارضی طور پر اپنا سانس پلٹ سکتے ہیں ۔ ایسی صورت میں نہ ان کی نبضیں کام کر سکتی ہیں اور نہ دل کی دھڑکنیں"... تھریسیا نے کہا۔

"اوہ ۔ اس قدر گہری اور خوفناک سازش کی ہے عمران نے ہمارے ساتھ"... سنگ ہی نے کہا۔

"ہاں ۔ اور یہ سب ایجنٹ فائیو کی وجہ سے ہوا ہے ۔ ہمیں کسی بھی حال میں اس پر یقین نہیں کرنا چاہئے تھا ۔ جب اس نے اپنے ساتھیوں کو ہلاک کیا تھا تو ہمیں اسے بھی اسی وقت گولی مار دینی چاہئے تھی"... تھریسیا نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہم اسے اپنی مرضی سے یہاں نہیں لائے ۔ مادام شی تارا کی سپریم کمانڈر سے بات ہوئی تھی اور سپریم کمانڈر نے ہی اسے یہاں لانے کا کہا تھا"... سنگ ہی نے کہا۔

"بہرحال جو ہوا برا ہوا ہے ۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ

عمران اور اس کے ساتھی بلیک اسپیس شپ تک کیسے پہنچ گئے اور یہ اس قدر پیچیدہ اور جدید شپ کو کنٹرول کیسے کر رہے ہیں"... تھریسیا نے کہا۔

"عمران جیسا انسان اگر مر کر زندہ ہو سکتا ہے تو وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ وہ یقیناً کسی نہ کسی طرح اسپیس شپ تک پہنچ گیا ہو گا اور اس کا کنٹرولنگ سسٹم سمجھنا اس کے لئے مشکل نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ خود بھی ایک سائنس دان ہے"... سنگ ہی نے کہا۔

"ہاں۔ یہ تو ہے"... تھریسیا نے سنگ ہی کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"عمران شاید یہاں ڈاکٹر ارشاد کے لئے آ رہا ہے۔ اس کے علاوہ اس کا اس طرح اپنے ساتھیوں کے ہمراہ آنے کا اور کیا مقصد ہو سکتا ہے"... سنگ ہی نے کہا۔

"ظاہر سی بات ہے۔ ڈاکٹر ارشاد پاکیشیا کے ایک نامور سائنس دان ہیں۔ ان کے لئے عمران کو حرکت میں آنا ہی تھا"... تھریسیا نے کہا۔

"لیکن اس مرتبہ عمران اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ وہ فراسکو ہیڈ کوارٹر آنے کی جو غلطی کر رہا ہے اسے اس غلطی کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ یہ پاکیشیا نہیں خلاء ہے اور خلاء میں صرف زیرو لینڈ کی حکومت ہے۔ ہماری مرضی کے بغیر کوئی یہاں آ جائے یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا یہ سفر موت کا سفر بن

جائے گا"... سنگ ہی نے غراتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہی ہونا چاہئے۔ تم فوراً سٹار اسپیس کو ان پر حملے کے لئے بھیج دو تاکہ سٹار اسپیس انہیں خلاء میں ہی ختم کر دیں"... تھریسیا نے کہا۔

"اوکے۔ ماسٹر کمپیوٹر۔ ماسٹر کمپیوٹر۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو"... سنگ ہی نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس کمانڈر۔ ماسٹر کمپیوٹر تمہاری آواز بخوبی سن رہا ہے"... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

"گڈ۔ فوراً سٹار اسپیس کو آرڈر کر دو کہ وہ اس آنے والے بلیک اسپیس شپ پر جا کر اٹیک کریں۔ جیسے بھی ممکن ہو وہ اس بلیک اسپیس شپ کو تباہ کر دیں"... سنگ ہی نے کہا۔

"اوکے۔ کتنی سٹار اسپیس اٹیک کے لئے بھیجی جائیں"... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز آئی۔

"دس سٹار اسپیس کو آرڈر دو"... تھریسیا نے کہا۔

"دس۔ نہیں بیس۔ بیس سٹار اسپیس کو آرڈر دو"... سنگ ہی نے کہا۔

"فائنل۔ بیس سٹار اسپیس زمین سے آنے والی بلیک اسپیس شپ کی بلاسٹنگ کے لئے بھیجی جا رہی ہیں"... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سکرین کا منظر بدل گیا۔ اب سکرین پر فراسکو ہیڈ کوارٹر کی اسپیس شپ کا منظر نظر آ رہا تھا جو نہایت سبک

روی سے خلا میں تیر رہی تھی ۔ اچانک فراسکو ہیڈ کوارٹر کی اسپیس
شپ کے مختلف حصوں سے لمبوترے جہازوں جیسی اسپیس شپس
نکلیں اور نہایت تیزی سے ایک طرف بڑھتی چلی گئیں ۔ ان
اسپیس شپس کے رنگ سرخ تھے اور ان پر بڑے بڑے ستاروں کے
مونوگرام بنے ہوئے تھے۔

" گڈ ۔ اب دیکھتا ہوں عمران اور اس کے ساتھی فراسکو ہیڈ کوارٹر
کیسے پہنچتے ہیں "... سنگ ہی نے کہا۔

" ان ستارا اسپیس کو بلیک اسپیس شپ تک پہنچنے اور ان پر حملہ
کرنے میں ابھی خاصا وقت لگے گا ۔ اتنی دیر میں ہم کیوں نہ ایجنٹ
فائیو سے دو دو ہاتھ کر لیں ۔ آخر پتہ تو چلے کہ اس نے یہ سب کیوں
اور کیسے کیا ہے "... تھریسیا نے کہا۔

" ہاں ۔ یہ جاننا بے حد ضروری ہے "... سنگ ہی نے اثبات میں
سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اب تو مجھے ایک اور پریشانی بھی لاحق ہو گئی ہے "... تھریسیا نے
کہا۔

" وہ کیا "... سنگ ہی نے چونک کر پوچھا۔

" اگر یہ ساری گیم عمران نے کھیلی ہے تو پھر مجھے اس بات پر بھی
شک ہے کہ ہم جسے ڈاکٹر ارشاد سمجھ کر لائے ہیں وہ بھی کوئی اور ہی
ہے "... تھریسیا نے کہا تو سنگ ہی کا رنگ بدل گیا۔

" نہیں ۔ یہ نہیں ہو سکتا ۔ عمران نے پہلے ہم سے ڈاجنگ گیم

ضرور کھیلی تھی اور ہم نقلی سائنس دان کو اٹھا لائے تھے مگر دوسری
بار ہمیں اصلی ڈاکٹر ارشاد ہی ملے تھے ۔ اگر وہ نقلی ہوتے تو سپریم
کمانڈر کو اس بات کا فوراً علم ہو جاتا اور ڈاکٹر ارشاد اس طرح یہاں
نہ بھیج دیئے جاتے "... سنگ ہی نے کہا۔

" میں نے تو ایک خدشہ ظاہر کیا ہے ۔ یہ بھی تو ممکن ہے عمران
نے کسی عام سے سائنس دان کو ڈاکٹر ارشاد بنا دیا ہو ۔ عمران جس
طرح میک اپ کرنے میں اتھارٹی کا درجہ رکھتا ہے اس کے لئے کسی
کا ذہن بدلنا بھی مشکل نہیں ہے "... تھریسیا نے کہا۔

" جو بھی ہو ۔ مجھے پورا یقین ہے کہ ہم یہاں اصل ڈاکٹر ارشاد کو
ہی لائے ہیں "... سنگ ہی نے کہا۔

" اچھا چلو ۔ تنویر کو تو ٹٹولیں ۔ دیکھیں ہمیں اس سے کیا نئی
باتیں معلوم ہوتی ہیں "... تھریسیا نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

" ہاں ٹھیک ہے ۔ آؤ "... سنگ ہی نے کہا اور پھر وہ دونوں
چبوترے سے اتر کر دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔ ان کے
چبوترے سے اترتے ہی ہوا میں معلق ویژن سکرین غائب ہو گئی تھی
وہ جیسے ہی دروازے کے قریب پہنچے دروازہ خود بخود کھل گیا اور وہ
دونوں باہر نکل آئے ۔ باہر ایک خوبصورت راہداری تھی ۔ راہداری
میں ہر طرف روبوٹس اور زیرو لینڈ کے مخصوص لباسوں میں ملبوس
افراد آ جا رہے تھے ۔ سنگ ہی اور تھریسیا کو دیکھ کر وہ انہیں سر جھکا
کر سلام کرنے لگے ۔ سنگ ہی اور تھریسیا انہیں نظر انداز کرتے

ہوئے راہداری کی دوسری طرف آ گئے ۔ اس طرف بھی تین راہداریاں تھیں جو طویل اور مختلف اطراف میں جا رہی تھیں ۔ ایک راہداری میں بڑے بڑے ستون نظر آ رہے تھے ۔

سنگ ہی اور تھریسیا ان ستونوں والی راہداری میں آ گئے ۔ دائیں طرف نیچے لائن کی پٹڑی کی طرح ایک سفید لائن موجود تھی جبکہ اس لائن کے قریب دیواروں کے ساتھ بڑے بڑے خانے بنے ہوئے تھے ان خانوں میں خوبصورت کیپسول نما گاڑیاں کھڑی تھیں ۔ سنگ ہی اور تھریسیا ان خانوں کے پاس جا کر رک گئے ۔ سنگ ہی نے جیب سے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس پر لگے ہوئے بے شمار بٹنوں میں سے ایک بٹن پریس کر دیا ۔ خانے میں موجود کیپسول گاڑی میں اچانک زندگی کی لہریں دوڑ گئیں ۔ دوسرے لمحے خانے سے ایک کیپسول گاڑی نکلی اور آہستہ آہستہ رینگتی ہوئی باہر آ گئی اور پھر گھوم کر اس سفید لائن پر آ کر رک گئی ۔ شیشے کی طرح شفاف کیپسول گاڑی میں دو انسانوں کے لئے آرام دہ سیٹیں تھیں ۔ سنگ ہی نے ریموٹ کا ایک اور بٹن پریس کیا تو کیپسول گاڑی کا اوپر والا حصہ کسی ڈھکن کی طرح کھلتا چلا گیا ۔

"آؤ"... سنگ ہی نے تھریسیا سے کہا اور کیپسول گاڑی کی اگلی سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ تھریسیا اس کے عقب میں دوسری سیٹ پر بیٹھ گئی ۔ کیپسول گاڑی میں کوئی کنٹرول پینل نہیں تھا ۔ وہ دونوں جیسے ہی سیٹوں پر بیٹھے ڈھکن کی طرح اٹھا ہوا شیشہ خود بخود بند ہو گیا ۔

"ہارڈ روم"... سنگ ہی نے اونچی آواز میں کہا تو اچانک کیپسول گاڑی حرکت میں آئی اور نہایت تیزی سے سفید لائن پر دوڑنے لگی ۔ یہ گاڑی وائس سسٹم کے تحت چلتی تھی ۔ کیپسول گاڑی نہایت تیزی سے مختلف راہداریوں میں گھومتی ہوئی ایک بڑے سے ہال نما کمرے میں آ کر رکی اور پھر اچانک اس کیپسول گاڑی کے فرش نے کسی لفٹ کی طرح نیچے بیٹھنا شروع کر دیا ۔ چند ہی لمحوں میں گاڑی اسپیس شپ کے نچلے پورشن میں آ گئی ۔ اس پورشن میں سفید لائنوں کا جال سا بچھا ہوا تھا جن پر بے شمار کیپسول گاڑیاں دوڑتی نظر آ رہی تھیں ۔ ایک مخصوص ٹریک پر آ کر کیپسول گاڑی تیزی سے ایک طرف دوڑنے لگی ۔ پھر ایک بڑے فولادی گول دروازے کے قریب آ کر رک گئی ۔ اس گول دروازے کے قریب رکتے ہی کیپسول گاڑی کا اوپر والا حصہ ایک بار پھر کھل گیا تو سنگ ہی اور تھریسیا کیپسول گاڑی سے نکل آئے اور گول فولادی دروازے کے سامنے آ کھڑے ہوئے ۔ فولادی دروازے کے دائیں بائیں دو مشینی روبوٹ کھڑے تھے جن کے ہاتھوں میں ان کی مخصوص وائٹ گنیں تھیں ۔

"ماسٹر کمپیوٹر ۔ ہارڈ روم کا دروازہ اوپن کرو"... سنگ ہی نے اونچی آواز میں کہا ۔

"ماسٹر کمپیوٹر کو اوپن کوڈ بتایا جائے"... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی ۔

"بی تھرٹی سکس ایچ ون"... سنگ ہی نے کہا ۔

"اوکے"۔۔۔ ماسٹر کمپیوٹر کی آواز آئی اور اس کے ساتھ ہی گول دروازہ تین حصوں میں منقسم ہو کر کھلتا چلا گیا۔ دروازہ کھلتے ہی سنگ ہی اور تھریسیا اندر آ گئے۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جو شیشے جیسے شفاف میٹل کا بنا ہوا تھا۔ کمرے کے دوسری طرف بے شمار مشینیں کام کر رہی تھیں جن کے گرد روبوٹس اور زیرو لینڈ کے مخصوص لباسوں میں ملبوس انسان کام کرتے دکھائی دے رہے تھے۔ کمرے کے درمیانی حصے میں چند کرسیاں مخصوص ترتیب سے پڑی تھیں جن کے پائے فرش میں دھنسے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک کرسی پر تنویر جکڑا ہوا تھا۔ تنویر کی گردن اس کے دونوں ہاتھ اور پاؤں موٹے موٹے کڑوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ وہ ہوش میں تھا اور اس کی آنکھوں میں بے پناہ حیرت کی جھلکیاں تھیں۔

"کمانڈر سنگ ہی اور مادام تھریسیا آپ۔ یہ آپ نے مجھے ہارڈ روم میں کیوں جکڑوا رکھا ہے۔ کیا مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے"۔۔۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر تنویر۔ تم جانتے ہو نا کہ تم کہاں ہو"۔۔۔ سنگ ہی نے اس کے سامنے آ کر اسے بری طرح سے گھورتے ہوئے کہا۔

"یس کمانڈر۔ میں فراسکو ہیڈ کوارٹر میں ہوں۔ زیرو لینڈ کے ذیلی ہیڈ کوارٹر میں۔ کیوں۔ یہ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"۔۔۔ تنویر نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر تنویر۔ تم نے یہ بھی دیکھ لیا ہو گا کہ فراسکو ہیڈ کوارٹر

سائنس دانوں کی آماجگاہ ہے۔ یہاں کی سیکورٹی، یہاں کا نظام اور یہاں کی ہر چیز فول پروف سائنسی بنیادوں پر کام کرتی ہے۔ اس ہیڈ کوارٹر میں ہونے والی ہر انسان کی حرکت کا ہمیں علم رہتا ہے یہاں تک کہ اس ہیڈ کوارٹر میں انسانوں کے ذہنوں تک میں جھانکنے کا انتظام ہے۔ انسان کیا کرتا ہے اور کیا سوچتا ہے کمپیوٹرائزڈ نظام کے تحت اس کا تمام ڈیٹا ہمیں مل جاتا ہے۔ زیرو لینڈ اور فراسکو ہیڈ کوارٹر کے خلاف اگر کوئی کام کیا جا رہا ہو یا سوچا جا رہا ہو تو کمپیوٹرائز سسٹم ہمیں فوراً خبر کر دیتا ہے"۔۔۔ تھریسیا نے کہا۔

"جی ہاں۔ میں یہ سب بھی جانتا ہوں۔ مگر"۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"اگر مگر مت کرو۔ ہم تم سے جو پوچھنے آئے ہیں وہ تم بخوبی سمجھ رہے ہو۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ ہمارے سامنے کھل جاؤ ورنہ تمہارے حق میں اچھا نہیں ہو گا"۔۔۔ سنگ ہی نے غراتے ہوئے کہا تو تنویر بری طرح سے چونک اٹھا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"۔۔۔ تنویر نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"تم غدار ایجنٹ ہو مسٹر تنویر اور غدار ایجنٹوں کے ساتھ ہم کیا سلوک کرتے ہیں اس کا تم اندازہ بھی نہیں کر سکتے"۔۔۔ تھریسیا نے بھی غراتے ہوئے اور خونخوار لہجے میں کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"غدار ایجنٹ تو میں صرف پاکیشیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے

لئے تھا۔یہاں میں زیرو لینڈ کا ایجنٹ ہوں اور آپ زیرو لینڈ کے ایجنٹ کو غدار کہہ کر میری نہیں زیرو لینڈ کی توہین کر رہے ہو"... تنویر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تمہاری اصلیت ہم پر کھل چکی ہے تنویر۔ تم نے عمران کے ساتھ مل کر ہمارے ساتھ ڈاجنگ گیم کھیلی تھی۔ اس کا ہمیں پتہ چل گیا ہے"... سنگ ہی نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

" ڈاجنگ گیم۔ کیسی ڈاجنگ گیم"... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہمارے سامنے گولیاں مار کر ہلاک کیا تھا اور تم یہاں بھی خود کو ایسا پوز کر رہے تھے جیسے واقعی تم زیرو لینڈ کے وفادار بن چکے ہو جبکہ ایسا نہیں ہے۔ تم یہاں باقاعدہ عمران کی پلاننگ سے آئے ہو۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو نقلی گولیاں مار کر تم نے ہمیں بے وقوف بنانے کی کوشش کی تھی اور پھر تم نے یہاں آکر خصوصی آلات سے کام لیتے ہوئے یہاں کی انفارمیشن اور تصاویر عمران کو بھیجنی شروع کر دیں تاکہ عمران اور اس کے ساتھی آسانی سے فراسکو ہیڈ کوارٹر میں پہنچ جائیں"... سنگ ہی نے نفرت بھری نگاہوں سے تنویر کو گھورتے ہوئے کہا۔

" یہ جھوٹ ہے۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا"... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" یہ جھوٹ نہیں ہے۔ بتاؤ تم یہ سب کیسے کر رہے ہو اور کیوں

میرا مطلب ہے کہ فراسکو ہیڈ کوارٹر کی انفارمیشن اور یہاں کی تصویریں تم عمران کو کیسے بھیج رہے ہو"... سنگ ہی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" کمانڈر سنگ ہی۔ تمہیں غلط فہمی ہو رہی ہے۔ تم نے خود ماسٹر کمپیوٹر سے میرا چیک اپ کیا تھا۔ اگر میرے پاس ایسا کوئی آلہ ہوتا تو اس کے بارے میں تمہیں فوراً علم ہو جاتا۔ ظاہری بات ہے یہ کام میں بغیر کسی سائنسی آلے کی مدد کے کیسے کر سکتا ہوں"... تنویر نے خود کو سنبھالتے ہوئے ایک بار پھر قدرے نرم لہجے میں کہا۔

" اس بات پر تو ہمیں حیرت ہے۔ تمہاری ہر طرح سے چیکنگ کی گئی تھی اور پھر تم یہاں ہر وقت ماسٹر کمپیوٹر کی نظر میں رہتے ہو۔ اس کے باوجود ماسٹر کمپیوٹر تمہیں کلیئر کر رہا ہے"... تھریسیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" پھر مجھ پر آپ کیسے شک کر سکتے ہیں"... تنویر نے انہیں گھورتے ہوئے کہا۔

" اس لئے کہ عمران اور اس کے ساتھی زندہ ہیں"... سنگ ہی نے غراتے ہوئے کہا۔

" کیا کہا۔ عمران اور اس کے ساتھی زندہ ہیں۔ لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے ان سب کو آپ کے سامنے گولیاں ماری تھیں اور آپ نے انہیں خود بھی تو چیک کیا تھا"... تنویر نے بے حد حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ سنگ ہی اور تھریسیا غور سے تنویر کو دیکھ رہے

تھے لیکن تنویر کے چہرے پر سوائے حیرت کے اور کوئی تاثر نہ تھا۔

" یہ بہت چالاک ہے کمانڈر۔ اس کی زبان کھلوانے کے لئے ہمیں دوسرا راستہ اختیار کرنا پڑے گا"... تنویر کی بات سن کر تھریسیا نے سخت لہجے میں کہا۔

" تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ اب ایسا ہی کرنا پڑے گا"... سنگ ہی نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم مجھ پر تشدد کرو گے"... تنویر نے کہا۔

" ہاں۔ تم آسانی سے زبان کھولنے والوں میں سے نہیں ہو اس لئے ہمیں تمہاری زبان کھلوانے کے لئے تم پر تشدد کرنا ہی پڑے گا۔ تم جس کرسی پر بیٹھے ہو یہ الیکٹرک چیئر ہے۔ یہ تم جو میرے ہاتھ میں آلہ دیکھ رہے ہو اس کا ایک بٹن پریس کرتے ہی اس کرسی میں طاقتور کرنٹ دوڑ جائے گا اور تمہیں خوفناک الیکٹرک شاک لگیں گے تو تمہارے ہوش ٹھکانے آجائیں گے۔ پھر تم خود ہی ہمیں سب کچھ بتانے پر مجبور ہو جاؤ گے"... سنگ ہی نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریموٹ نما آلہ تنویر کی طرف کر دیا۔

"اوہ۔ تو اب تم میرے ساتھ یہ سب کرو گے"... تنویر نے کہا۔

" ہاں۔ بالکل "... سنگ ہی نے کہا اور اس نے آلے کے ایک بٹن پر انگلی رکھ دی۔

" رکو۔ مجھے سوچنے دو"... تنویر نے کہا اور ساتھ ہی وہ دھیرے سے کچھ بڑبڑایا۔

" یہ تم کیا بڑبڑا رہے ہو"... سنگ ہی نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ تنویر کی گردن اس کے بازوؤں اور پیروں کے کڑے کھل گئے۔ یہ دیکھ کر سنگ ہی اور تھریسیا بری طرح سے اچھل پڑے۔ جیسے ہی تنویر کے کڑے کھلے وہ فوراً اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

" لک۔ کیا مطلب۔ یہ کڑے کیسے کھل گئے"... تھریسیا نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

" ابھی بتاتا ہوں"... تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے جیسے بجلی سی چمکی اور سنگ ہی اور تھریسیا بری طرح سے چیختے ہوئے ایک طرف جا گرے۔ تنویر نے اچانک اچھل کر ان دونوں کے پیٹ میں بیک وقت دونوں ٹانگیں مار دی تھیں۔ ٹانگیں مارتے ہی وہ اچھلا اور اس نے قلابازی کھائی اور دوبارہ اپنے قدموں پر آ کھڑا ہوا گرنے کی وجہ سے سنگ ہی کے ہاتھ سے ریموٹ نکل کر دور جا گرا تھا تنویر نے زمین پر آتے ہی ایک لمبی چھلانگ لگائی اور دوڑتا ہوا اس ریموٹ کے پاس آگیا۔

" رک جاؤ۔ خبردار اسے ہاتھ مت لگانا"... تنویر کو ریموٹ پر جھپٹتے دیکھ کر سنگ ہی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا لیکن اس اثناء میں تنویر ریموٹ اٹھا چکا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے ایک اور چھلانگ لگائی اور سنگ کے اوپر سے گزرتا ہوا کھلے دروازے کی طرف بڑھا جیسے وہ ریموٹ لے کر وہاں سے نکل جانا چاہتا ہو۔ جیسے ہی وہ

سنگ ہی کے اوپر سے گزرنے لگا سنگ ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور اس نے اٹھتے ہی تنویر کی دائیں پنڈلی پر اس انداز میں ہاتھ مارا کہ تنویر کا فضا میں اٹھا ہوا جسم گھوما اور اچانک فرش پر آ گرا۔

اس طرف تھریسیا موجود تھی ۔ وہ اٹھ رہی تھی ۔ اس نے جو تنویر کو اپنے قریب گرتے دیکھا تو اچانک اس نے اپنے جسم کو خم دیتے ہوئے ایک ٹانگ گھما کر تنویر کو مارنی چاہی مگر تنویر نے فوراً اپنا جسم سمیٹ لیا ۔ وہ تھریسیا کی لات سے تو بچ گیا لیکن اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہی سنگ ہی اچھلا اور زمین پر آکر تقریباً گھسٹتا ہوا تنویر سے آ ٹکرایا ۔ اس نے زمین پر گھسٹتے ہوئے دونوں ٹانگیں جوڑی تھیں جو تنویر کے پہلو میں لگیں اور تنویر درد کی شدت سے دوہرا ہوتا چلا گیا ۔ اس لمحے تھریسیا اور سنگ ہی تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

" تم بہترین فائٹر ضرور ہو تنویر لیکن تم میرا اور تھریسیا کا مقابلہ نہیں کر سکتے ۔ اٹھو اور اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ"... سنگ ہی نے تنویر کو خونی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا ۔ تنویر کے چہرے پر شدید جھلاہٹ تھی۔

" یہ ریموٹ مجھے دے دو"... سنگ ہی نے تنویر کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا ۔ تنویر نے ریموٹ کی طرف دیکھا اور پھر اس نے ریموٹ کو یکلخت اوپر اچھال دیا ۔ ریموٹ ہوا میں اچھلا تو سنگ ہی اور تھریسیا کی نظریں بے اختیار اوپر اٹھ گئیں ۔ اسی لمحے تنویر بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی نیم قوس میں گھومتی ہوئی ایک ٹانگ سنگ

ہی کے پہلو پر پڑی ۔ سنگ ہی کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر اڑتا ہوا دور جا گرا۔

تھریسیا نے چونک کر تنویر کی طرف دیکھا ہی تھا کہ تنویر نے زمین پر گر کر قلابازی کھائی اور اس کی ایک ٹانگ تھریسیا کے دائیں گھٹنے پر پڑی ۔ تھریسیا لڑکھڑا کر قدرے ترچھی ہوئی ہی تھی کہ تنویر کی دوسری ٹانگ حرکت میں آئی اور تھریسیا فضا میں اچھل کر قلابازی کھانے والے انداز میں فرش پر گر گئی ۔ تنویر نے بڑی خوبصورتی سے مارشل آرٹ کا ایک خوفناک داؤ تھریسیا پر کیا تھا ۔ اس کی ٹانگ تھریسیا کی ٹھوڑی پر پڑی تھی ۔ چونکہ اس کا جسم پہلے ہی جھکا ہوا تھا اس لئے تنویر کی لات کھاتے ہی وہ اچھلی اور پھر زوردار دھماکے سے گر گئی ۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی تنویر نے اچھل کر نیچے آتے ہوئے ریموٹ کو دبوچ لیا۔

اس اثناء میں سنگ ہی غراتا ہوا اٹھا اور تقریباً دوڑتے ہوئے انداز میں تنویر کی طرف بڑھا لیکن تنویر ہوشیار تھا ۔ جیسے ہی سنگ ہی اس کے قریب آیا تنویر نے اپنی جگہ چھوڑ دی ۔ وہ فوراً دو قدم سائیڈ میں ہو گیا تھا ۔ تیز رفتاری سے آتا ہوا سنگ ہی اس کے قریب سے گزرا ہی تھا کہ تنویر نے ایک بار پھر اپنے جسم کو گھمایا اور مارشل آرٹس کے مخصوص انداز میں اس نے زوردار ٹانگ سنگ ہی کی کمر پر مار دی ۔ سنگ ہی اچھلا اور اڑتا ہوا سیدھا تھریسیا پر جا پڑا جو اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی ۔ ایک دوسرے سے ٹکرا کر وہ ایک بار پھر چیختے ہوئے گر

گئے ۔ پھر وہ دونوں زخمی درندوں کی طرح غراتے ہوئے اٹھے لیکن اتنی دیر میں تنویر چھلانگیں لگاتا ہوا دروازے سے نکل گیا تھا۔

"وہ بھاگ رہا ہے ۔ پکڑو اسے "... سنگ ہی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا ۔ دوسرے لمحے وہ اپنے جسموں میں ہونے والی تکلیف کی پرواہ کئے بغیر دروازے کی طرف بڑھے ۔ دروازے سے نکل کر انہوں نے تنویر کو نہایت تیزی سے ایک طرف بھاگتے دیکھا جو ایک راہداری میں مڑ رہا تھا۔

"اوہ ۔ وہ نکلا جا رہا ہے ۔ پکڑو اسے ۔ اس کے پاس میرا ماسٹر ریموٹ ہے"... سنگ ہی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں پاگلوں کی طرح اس طرف بھاگ پڑے جس طرف تنویر گیا تھا۔

روشی کے دماغ میں روشنی کا ایک نقطہ سا چمکا اور بتدریج پھیلتا چلا گیا ۔ دوسرے لمحے اس کے ذہن میں چھائی ہوئی تاریکی دور ہو گئی اس نے آنکھیں کھولیں اور خالی خالی نظروں سے یک ٹک اوپر دیکھنے لگی ۔ آنکھیں کھلنے کے باوجود اس کی آنکھوں کے سامنے جیسے دھند کا غبار سا چھایا ہوا تھا ۔ اس کے ذہن میں شدید ہلچل ہو رہی تھی ۔ اسے یوں لگ رہا تھا جیسے اس کے دماغ میں سینکڑوں زہریلے کیڑے رینگ رہے ہوں ۔ شدید تکلیف سے اس کا چہرہ بگڑ سا گیا تھا ۔ پھر یکلخت اس کا جسم زور سے کانپا اور پھر اس کے ذہن سے جیسے کیڑے چھٹتے چلے گئے ۔ اس کے ساتھ ہی روشی کی آنکھوں کے سامنے چھائی ہوئی دھند بھی ختم ہو گئی ۔ اس کی آنکھوں کے سامنے شیشے کی چھت تھی جس سے اسے سیاہ آسمان اور ستارے چمکتے دکھائی دے رہے تھے ۔ وہ یہ دیکھ کر فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی اور پھر حیرت بھری نظروں

سے ادھر ادھر دیکھنے لگی ۔ وہ شیشے کے بنے ہوئے ایک گول کمرے میں موجود تھی۔

سوائے فرش کے کمرے کی دیواریں اور چھت شیشے کی طرح چمکدار تھیں ۔ چھت سے تو آسمان صاف دکھائی دے رہا تھا لیکن دیواروں کے شیشوں کے آر پار اسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا ۔ یوں لگ رہا تھا جیسے چاروں دیواروں کی دوسری طرف دھواں سا پھیلا ہوا ہو ۔ اس دھوئیں میں اسے سائے جیسے انسان ضرور دکھائی دے رہے تھے لیکن ان کے جسم اور چہرے واضح نہیں تھے ۔ ان میں سے کچھ سایوں کے چلنے کا انداز مشینی سا تھا جیسے قدم بہ قدم روبوٹس چلتے ہیں۔

" کیا مطلب ۔ یہ کون سی جگہ ہے اور میں یہاں کیسے آ گئی"۔۔۔ روشی کے منہ سے حیرت زدہ آواز نکلی ۔ اس نے ذہن پر زور دیا تو اچانک اس کے ذہن کے دریچے کھلتے چلے گئے ۔ اسے یاد آ گیا کہ وہ ایکریمیا میں موجود اپنے فلیٹ میں معمول کے مطابق سونے کے لئے اپنے بیڈ روم میں جا رہی تھی کہ اچانک کال بیل بج اٹھی ۔ روشی نے دیوار پر لگے ہوئے کلاک کو دیکھا جس پر رات کے دس بج رہے تھے ۔ اس نے حیران ہو کر سوچا تھا کہ اس وقت کون ہو سکتا ہے۔

وہ پلٹی اور بیرونی دروازے کے پاس جا کر اس نے پوچھا کہ کون ہے ۔ جواب میں اسے باہر سے کوئی آواز سنائی نہ دی ۔ روشی نے ڈور آئی سے باہر دیکھا لیکن اسے باہر کوئی دکھائی نہ دیا لیکن دوسرے ہی

لمحے وہ بری طرح سے چونک پڑی کیونکہ اس نے اچانک ایک تیز اور ناگوار سی بو محسوس کی تھی ۔ وہ پیچھے ہٹی تو اس نے دروازے کے کی ہول سے زرد رنگ کا دھواں سا اندر آتے دیکھا ۔ روشی نے فوراً اپنا سانس روکنے کی کوشش کی لیکن اتنی دیر میں کی ہول سے آنے والی گیس اپنا اثر دکھا چکی تھی ۔ اچانک ہی روشی کا ذہن کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھوما اور وہ خالی ہوتی ہوئی بوری کی طرح فرش پر گر گئی۔

اس کے ذہن میں یکلخت گہری تاریکی چھا گئی تھی ۔ پھر روشی نے اس تاریکی میں اپنے ذہن میں بھنبھناہٹ کے ساتھ ساتھ عجیب سی آوازیں سنی تھیں ۔ اسے یوں لگا تھا جیسے نیند کے عالم میں کوئی اس کے دماغ کی رگوں میں نوکیلی سوئیاں چبھو رہا ہو اور بار بار اس سے ایکسٹو کی اصلیت کے بارے میں پوچھا جا رہا ہو ۔ سوئیوں کی چبھن سے روشی کو اپنے جسم میں شدید ترین تکلیف کی لہریں سرایت کرتی ہوئی محسوس ہوئی تھیں ۔ وہ جانتی تھی کہ اصل ایکسٹو کون ہے ۔ شدید درد کی لہروں سے اسے اپنے جسم میں سے جان سی نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی اور اس کی زبان ایکسٹو کے طور پر عمران کا نام بتانے ہی لگتی تھی کہ اس کے ذہن میں ایک بار پھر تاریکی چھا جاتی تھی۔

ایسا اس کے ساتھ کئی بار ہوا ۔ اسے اپنے جسم میں بجلی کے زور دار جھٹکے بھی لگتے ہوئے محسوس ہوئے تھے جیسے کوئی اس سے ایکسٹو کا اصل نام اگلوانے کے لئے اس کے ذہن سے چھیڑ چھاڑ کے ساتھ

ساتھ اسے بجلی کے شاکس بھی لگتا رہا ہو۔ایک بار زور دار جھٹکوں سے اسے ہوش بھی آیا تھا۔ہوش میں آکر اس نے خود کو ایک بڑی اور عجیب و غریب مشین میں جکڑے پایا۔اس کے سر اور اس کے جسم کے مختلف حصوں پر گول بیلٹوں کے ساتھ بے شمار تاریں لگی ہوئی تھیں اور اس کے سامنے ایک خوفناک انسان کھڑا نظر آ رہا تھا جس کا جسم دبلا پتلا تھا۔اس نے سیاہ لبادے نما لباس پہن رکھا تھا اور اس کے سر اور چہرے پر ایک خوفناک خول نظر آ رہا تھا۔

خول میں سے روشی کو آنکھوں کے سوراخوں سے دو انگارے سے دکھائی دیئے تھے۔اس خوفناک خول والے انسان کے ہاتھوں میں ایک مائیک تھا۔اسے ہوش میں آتے دیکھ کر وہ زور سے چیخا تھا کہ اسے ہوش آ گیا ہے۔فوراً اسے شاک لگا کر بے ہوش کرو۔پھر اچانک روشی کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کے حلق سے ایک دل خراش چیخ نکل گئی اور پھر اس کا ذہن ایک بار پھر اندھیرے میں ڈوب گیا۔اس کے بعد سے لے کر اب تک اسے اپنی کوئی خبر نہیں تھی اور وہ اب ہوش میں آئی تھی۔

"اوہ۔میرے خدا۔میرے ذہن کو سکین کیا جا رہا تھا اور وہ جو بھی تھا وہ مجھ سے ایکسٹو کی حقیقت پوچھ رہا تھا"... روشی نے سارے واقعات کو یاد کرتے ہوئے بری طرح سے لرز کر کہا۔یہ یاد کر کے کہ اس کے ذہن کو سکین کر کے اس سے ایکسٹو کی حقیقت معلوم کی جا رہی تھی وہ پوری جان سے کانپ اٹھی تھی۔وہ سمجھ گئی کہ اسے

باقاعدہ اغوا کیا گیا ہے اور جس نے بھی اسے اغوا کیا تھا وہ اس سے ایکسٹو کے بارے میں معلوم کرنے کی کوشش میں تھا لیکن اس کے ذہن کو چونکہ عمران نے لاک کر رکھا تھا اس لئے شدید تکلیف میں وہ جب بھی عمران کا نام زبان پر لانے کی کوشش کرتی اس کا ذہن تاریکی میں ڈوب جاتا تھا۔

"لیکن وہ ہے کون اور وہ مجھ سے ایکسٹو کی حقیقت کیوں جاننا چاہتا ہے"... روشی نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔وہ اٹھی اور حیرت بھری نظروں سے اس عجیب و غریب کمرے کو دیکھنے لگی جس میں ضرورت کی کوئی چیز موجود نہ تھی۔نہ کرسی، نہ بیڈ اور نہ کوئی دوسری چیز۔نہ ہی دیواروں میں اسے کوئی دروازہ دکھائی دے رہا تھا اور نہ کوئی کھڑکی یا روشندان۔لیکن اس کے باوجود اسے وہاں سانس لینے میں کوئی دقت پیش نہیں آ رہی تھی۔وہ آگے بڑھی اور شیشے کی دھندلی دیواروں کو ٹٹول ٹٹول کر دیکھنے لگی جیسے ان دیواروں میں سے وہ باہر جانے کے لئے کوئی دروازہ ڈھونڈ رہی ہو۔

"کوئی ہے۔کوئی ہے یہاں۔کیا کوئی میری آواز سن رہا ہے"... روشی نے زور سے چیختے ہوئے کہا لیکن جواب میں اسے کوئی آواز سنائی نہ دی۔

"ہونہہ۔اس بند کمرے سے بھلا میری آواز باہر کیسے جا سکتی ہے"... روشی نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔وہ آگے بڑھی اور اس نے شیشے کی ایک دیوار پر زور زور سے ہاتھ مارنے شروع کر دیئے۔اس طرف

دھویں میں اسے کئی انسانی سائے ادھر ادھر آتے جاتے دکھائی دے رہے تھے۔ پھر روشی نے ایک سائے کو رکتے اور اس کی طرف مڑتے دیکھا۔ پھر وہ سایہ آہستہ آہستہ اس دیوار کی طرف بڑھنے لگا۔ روشی غور سے اس انسان کی طرف دیکھ رہی تھی مگر باہر دھواں اس قدر گہرا تھا کہ اسے اس انسان کا جسم اور اس کے خدوخال نظر ہی نہیں آ رہے تھے۔ پھر وہ سایہ ایک جگہ رک گیا۔ دوسرے لمحے روشی نے ایک عجیب و غریب منظر دیکھا۔ سایہ آہستہ آہستہ نیچے ہوتا جا رہا تھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس کے پیروں کے نیچے زمین کا حصہ نیچے بیٹھتا جا رہا ہو اور سایہ نیچے جاتا جا رہا ہو۔

"کیا مطلب۔ یہ کہاں جا رہا ہے"... روشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ چند ہی لمحوں میں سایہ جیسے زمین میں غائب ہو گیا۔ یہ دیکھ کر روشی ایک بار پھر زور زور سے شیشے کی دیوار پر ہاتھ مارنے لگی۔

"ہیلو۔ میری بات سنو"... روشی نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا لیکن اب جیسے کوئی اس کے شیشے کی دیوار پر ہاتھ مارنے کی آواز نہیں سن رہا تھا۔

"کیا بات ہے لڑکی۔ کیوں چلا رہی ہو"... اچانک روشی نے ایک مشینی آواز سنی۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے پلٹی اور پھر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اس سے کچھ فاصلے پر ایک مشینی روبوٹ کھڑا تھا۔ روبوٹ بالکل کسی انسان جیسا دکھائی دے رہا تھا اس کی آنکھوں میں سرخ رنگ کے دو بلب جل رہے تھے۔ اس کا

رنگ سلور کلر کا تھا اور اس کے سینے پر دائرے میں زیڈ ایل لکھا ہوا تھا۔ روبوٹ کے دائیں پہلو میں بڑا سا ہولسٹر تھا جس سے بھاری دستے والی عجیب و غریب سفید رنگ کی گن دکھائی دے رہی تھی۔

"تم۔ تم اچانک کہاں سے آ گئے"... روشی نے حیرت سے اس روبوٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم زور زور سے شیشے کی دیوار پر ہاتھ مار رہی تھی۔ میں تمہاری آواز سن کر آیا ہوں"... روبوٹ کے منہ سے مشینی آواز نکلی تو روشی نے چونک کر اس کے قدموں کے پاس دیکھا۔ اس کے قدموں کے نیچے گول ٹکڑا نظر آ رہا تھا جو بالکل کسی مین ہول کے ڈھکن جیسا تھا۔ روشی سمجھ گئی کہ اس نے جسے زمین میں سماتے دیکھا تھا وہ یہی روبوٹ تھا۔ شاید اس بند کمرے میں آنے جانے کے لئے جدید اور نیا طریقہ استعمال کیا گیا تھا۔ باہر سے جسے بھی اندر آنا ہوتا تھا وہ لوہے کے گول ٹکڑے پر کھڑا ہو جاتا تھا اور لوہے کا ٹکڑا اسے نیچے لے جاتا تھا اور پھر ایسے ہی دوسرے ٹکڑے کے ذریعے وہ اندر پہنچ جاتا تھا۔

"تم کون ہو"... روشی نے بدستور حیرت سے اس روبوٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"الیون سکس"... روبوٹ نے جواب دیا۔

"الیون سکس۔ کیا مطلب۔ کیا یہ تمہارا نام ہے"... روشی نے کہا۔

"نہیں۔ یہ میرا کوڈ ہے۔ تم بتاؤ۔ تمہیں کیا مسئلہ ہے"...

روبوٹ نے کہا جس کا کوڈ ایلون سکس تھا۔

"یہ کون سی جگہ ہے"... روشی نے سر جھٹک کر پوچھا۔

"فراسکو ہیڈ کوارٹر"... ایلون سکس نے جواب دیا۔

"فراسکو ہیڈ کوارٹر۔ کیا مطلب ۔ کیسا ہیڈ کوارٹر ہے یہ اور یہ ہے کہاں"... روشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سوری ۔ کمانڈر اور ماسٹر کمپیوٹر کی اجازت کے بغیر تمہیں فراسکو ہیڈ کوارٹر کی تفصیل نہیں بتائی جا سکتی"... ایلون سیکس نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کمانڈر ۔ ماسٹر کمپیوٹر"... روشی نے اور زیادہ حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"یس ۔ تم بتاؤ۔ تمہیں کس چیز کی ضرورت ہے"... ایلون سکس نے کہا۔

"میں یہاں سے باہر نکلنا چاہتی ہوں"... روشی نے کہا۔ وہ غور سے اس روبوٹ کو دیکھ رہی تھی۔

"سوری ۔ یہ ممکن نہیں ہے"... ایلون سکس نے کہا۔

"تو کیا ممکن ہے ۔ کیا تم میری اپنے کمانڈر سے بات کرا سکتے ہو"... روشی نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارا پیغام کمانڈر کو پہنچا دیا جائے گا ۔ اگر ضرورت ہوئی تو وہ تم سے بات کر لیں گے"... ایلون سکس نے کہا تو روشی خاموش ہو گئی۔

"کیا اب میں جاؤں"... اسے خاموش دیکھ کر ایلون سکس نے کہا۔

"رکو ۔ کیا تم واقعی روبوٹ ہو"... روشی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"یس ۔ میں روبوٹ ہوں"... ایلون سکس نے دھیرے سے سر ہلا کر کہا۔

"کیا میں تمہیں نزدیک سے دیکھ سکتی ہوں"... روشی نے کہا۔

"دیکھ لو ۔ مجھے کیا اعتراض ہے"... ایلون سکس نے بغیر کسی تردد کے کہا تو روشی سر ہلا کر آگے بڑھی اور اسے غور سے دیکھنے لگی ۔ وہ واقعی روبوٹ تھا ۔ روشی آہستہ آہستہ اس کے عقب میں آ گئی ۔ ایلون سکس مڑنے ہی لگا تھا کہ اچانک روشی نے جھپٹ کر اس کے ہپ میں موجود ہولسٹر سے اس کی وائٹ گن نکال لی اور تیزی سے پیچھے ہٹتی چلی گئی۔

"اوہ ۔ وائٹ گن ۔ تم نے میری وائٹ گن کیوں نکال لی ہے"... ایلون سکس نے تیز لہجے میں کہا ۔ روشی نے دیکھا وہ عجیب وضع کی گن تھی جو دستے سے پھولی ہوئی اور آگے سے چوڑی تھی ۔ اس گن کی نال کے آگے سرخ رنگ کا موٹا سا چوکور شیشہ لگا ہوا تھا اور گن کے درمیانی حصے میں جیسے بجلی کی لہریں سی کوند رہی تھیں ۔ اس گن پر ٹریگر کی جگہ تین مختلف رنگوں کے بٹن لگے ہوئے تھے۔

"یہ گن ہے یا بچوں کا کھلونا"... روشی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ وائٹ گن ہے۔ یہ مجھے واپس کر دو"... ایلون سکس نے روشی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ روشی نے سرخ بٹن پر انگلی رکھتے ہوئے گن کا رخ ایلون سکس کی طرف کیا تو ایلون سکس یکلخت رک گیا۔

"خبردار۔ ریڈ بٹن پریس مت کرنا"... ایلون سکس نے کہا۔

"کیوں۔ کیا تم ریڈ بٹن سے ڈرتے ہو"۔ روشی نے کہا اور اس نے ریڈ بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے ریڈ بٹن پریس کیا نال کے آگے لگے ہوئے چوکور شیشے سے سرخ رنگ کی روشنی کی دھار سی نکل کر ایلون سکس پر پڑی اور اچانک ایک زور دار دھماکہ ہوا اور روشی نے اس روبوٹ کو کسی خوفناک بم کی طرح پھٹتے دیکھا۔ دھماکے کے ساتھ ہی روشی کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی طاقتور دیو نے اسے اٹھا کر پوری قوت سے پیچھے اچھال دیا ہو۔ وہ تقریباً اڑتی ہوئی پیچھے شیشے کی دیوار سے ٹکرائی اور دھب سے نیچے آگری۔ وائٹ گن اس کے ہاتھ سے نکل گئی تھی۔ اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی تھی۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔ چند لمحے قبل جہاں ایک مشینی روبوٹ کھڑا تھا اب وہاں اس کے ٹکڑے بکھرے نظر آ رہے تھے۔ روشی تیزی سے اٹھی اور اس نے لپک کر ایک بار پھر اس گن کو اٹھا لیا۔

"اوہ۔ میرے خدا۔ یہ تو بلاسٹنگ ریز گن ہے"... روشی کے منہ سے نکلا۔ اسی لمحے اچانک ہر طرف تیز آواز میں الارم بج اٹھے۔

"الرٹ۔ الرٹ۔ کرسٹل ہارڈ روم میں بلاسٹنگ ریز فائر کی گئی ہے۔ بلاسٹنگ ریز سے ایلون سکس بلاسٹ ہو گیا ہے۔ الرٹ۔ الرٹ"... اچانک ایک تیز اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ دوسرے لمحے روشی نے چاروں طرف شیشے کی دیواروں کی طرف بے شمار سایوں کو بڑھتے دیکھا۔ پھر اچانک سرر کی آوازوں کے ساتھ شیشے کی دیواریں اوپر اٹھتی چلی گئیں۔ جیسے ہی شیشے کی دیواریں اٹھیں روشی نے چاروں طرف ایلون سکس جیسے بے شمار روبوٹس کو دیکھا جو وائٹ گنیں ہاتھ میں لئے اس کی طرف آ رہے تھے۔

"عمران صاحب۔ ہماری اسپیس شپ بلیو لائن سے باہر جا رہی ہے"... صفدر نے اچانک عمران سے مخاطب ہو کر کہا جس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

"میں نے خود اسے بلیو لائن سے نکالا ہے"... عمران نے مختلف بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیوں۔ تم نے تو کہا تھا کہ ہم ان مخصوص لائنوں پر ہی سفر کرتے ہوئے فراسکو ہیڈ کوارٹر جائیں گے۔ اگر ہم ان روٹ لائنوں سے ہٹ گئے تو"... جولیا نے کہا۔

"تو کیا ہو گا۔ میں وقتی طور پر فراسکو ہیڈ کوارٹر سے آنے والی اسپیس شپ سے بچنے کے لئے روٹ سے ہٹ رہا ہوں۔ روٹنگ لائنیں بدستور سکرین پر موجود ہیں۔ میں اسپیس شپ کو دوبارہ ان لائنوں پر لے آؤں گا"... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ روٹ سے ہٹ کر کہیں ہم کسی مصیبت میں نہ پھنس جائیں"... چوہان نے کہا۔

"کیسی مصیبت"... عمران نے کہا۔

"پہلی بات تو ایندھن کی ہے۔ کیا اس شپ میں اتنا ایندھن موجود ہے کہ ہم روٹ سے ہٹ کر دوبارہ اگر روٹ پر آئیں تو فراسکو ہیڈ کوارٹر پہنچ سکیں"... چوہان نے کہا۔

"اور دوسری بات"... عمران نے اس کی بات سن کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم اسپیس میں ہیں عمران صاحب۔ دوسرے سیٹلائٹس کی تو میں بات نہیں کرتا کیونکہ وہ اپنے مخصوص روٹس پر چلتے ہیں لیکن خلاء میں کروڑوں کی تعداد میں ریڈ سٹونز تیرتے رہتے ہیں جو چھوٹی چھوٹی کنکریوں سے لے کر بڑی بڑی چٹانوں کی شکل میں ہوتے ہیں ان کا پتہ بھی نہیں چلتا اور اچانک سامنے آجاتے ہیں۔ اگر ان میں سے ایک معمولی کنکری بھی کسی اسپیس شپ سے ٹکرا جائے تو اس کے پرخچے اڑ جاتے ہیں"... چوہان نے کہا۔

"لگتا ہے اسپیس پر تم نے اچھی خاصی ریسرچ کر رکھی ہے"... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"ریسرچ تو خیر نہیں کی لیکن عالمی جیوگرافکس چینلز پر میں بے شمار ڈاکومنٹری فلمیں دیکھ چکا ہوں"... چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چوہان ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ایسی فلمیں میں بھی دیکھ چکی ہوں"... جولیا نے چوہان کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"بہرحال جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ اس اسپیس شپ میں ایندھن کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اس میں جو بیٹریاں لگی ہوئی ہیں اگر انہیں ایک بار چارج کر دیا جائے تو پھر انہیں دوبارہ چارج کرنے کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ ان کی ری چارجنگ سولر سسٹم سے خودبخود ہوتی رہتی ہے اور اگر ہمارے سامنے ریڈ سٹونز کے پہاڑ بھی آ گئے تو میں تم سب کو بخیریت نکال کر لے جاؤں گا"... عمران نے کہا۔

"حیرت ہے۔ اگر اسپیس شپ کی بیٹریاں سولر سسٹم سے ری چارج ہو جاتی ہیں تو بلیک جیک کو زیرو لینڈ سے ان بیٹریوں کا چارجر کیوں منگوانا پڑا تھا اور تم نے ان بیٹریوں کو ڈاؤن کیسے کرا دیا تھا"... جولیا نے کہا۔

"گڈ۔ اچھا سوال ہے"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا سوال ہے تو آپ اس کا اچھا سا جواب بھی دیں"... صفدر نے کہا۔

"اوکے"... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار مسکرا دیئے۔ یہ ان سب کا وطیرہ تھا کہ وہ مشکل اور سخت سے سخت حالات میں بھی مسکرانا جانتے تھے۔

"اچھا۔ اچھا مت کرو میرے سوال کا جواب دو"... جولیا نے تیز

لہجے میں کہا۔

"جولیا وہ تم نے آج تک واپس کیا ہی نہیں۔ اب کہہ رہی ہو کہ جواب دو۔ کہو تو میں تمہیں صاف صاف جواب دے دوں"... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں نے کیا لیا ہے تم سے اور صاف صاف جواب دینے سے تمہاری کیا مراد ہے"... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"مراد۔ ہائے کہ کبھی میری مراد بر آئے"... عمران نے چہکتے ہوئے کہا تو وہ سب ہنسنے لگے۔

"بکو مت۔ جو پوچھ رہی ہوں وہ بتاؤ"... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بکوں گا نہیں تو بتاؤں گا کیسے"... عمران بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

"اچھا بکو۔ جتنا مرضی بکو۔ اب میں تمہیں نہیں روکوں گی"... جولیا نے کہا۔

"حیرت ہے۔ کبھی کہتی ہو بکو مت اور کبھی کہتی ہو کہ جتنا مرضی بکو۔ آخر تم چاہتی کیا ہو"... عمران نے اس کی طرف مصنوعی غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب پلیز"... صفدر نے زچ ہو جانے والے انداز میں کہا۔

"پلیز۔ یہ پلیز کیا ہوتا ہے"... عمران نے انجان بنتے ہوئے کہا۔

"تمہارا سر ہوتا ہے"... جولیا نے غرا کر کہا۔ اسے عمران کے بے موقع مذاق پر سچ مچ غصہ آنا شروع ہو گیا تھا۔

"سر ہوتا ہے پھر تو واقعی بڑا اچھا ہوتا ہے کیونکہ اس سر پر سہرا سجتا ہے اور"... عمران ایک بار پھر شروع ہونے لگا تو جولیا غصے سے مڑی اور واپس جا کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ اس نے یوں منہ پھلا لیا تھا جیسے اس نے واقعی فیصلہ کر لیا ہو کہ وہ عمران سے اب کوئی بات نہیں کرے گی۔

"ارے۔ ارے۔ تم تو سچ مچ ناراض ہو گئی ہو۔ اچھا سنو۔ میں بتاتا ہوں۔ میں نے ان بیٹریوں کو کھول کر ان کی آؤٹ پٹ اور ان پٹ میں تبدیلی کر دی تھی جس سے بیٹریاں خود بخود ڈاؤن ہو گئیں۔ پھر میں نے دوبارہ آؤٹ پٹ اور ان پٹ کو درست کر دیا تھا۔ اب چونکہ اسپیس شپ ایک سرنگ میں تھی جہاں دھوپ نہیں جا سکتی تھی اس لئے بلیک جیک کو زیرو لینڈ سے ایسے چارجر منگوانے پڑتے تھے جن کی تاریں بیٹریوں میں لگا کر سولر سسٹم کو دوبارہ دھوپ میں رکھا جاتا۔ اس طرح بیٹریاں چارج ہو جاتیں اور وہ بلیک اسپیس شپ کو واپس لے جاتے جبکہ میں نے انہیں ایسا نہیں کرنے دیا تھا"... عمران نے خود ہی انہیں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہم مرنے کا ڈرامہ کر رہے تھے جبکہ سنگ ہی، تھریسیا اور مادام شی تارا ہوش میں تھیں۔ اگر وہ جاتے جاتے چارجر واپس لے جاتے تو"... کراسٹی نے نقطہ اعتراض نکالتے ہوئے کہا۔

"تو مجھے اور ڈاکٹر جمشید کو ان بیٹریوں کی چارجنگ کے لئے اور زیادہ مغز ماری کرنا پڑتی"... عمران نے کہا۔

"فراسکو ہیڈ کوارٹر سے آنے والی اسپیس شپس بھی اپنی روٹ لائنوں سے ہٹ گئی ہیں اور وہ تیزی سے ہماری طرف آتی جا رہی ہیں"... صفدر نے ایک بار پھر عمران کو خبردار کرتے ہوئے کہا۔

"میں دیکھ رہا ہوں۔ لگتا ہے ان کا مقابلہ کئے بغیر ہم فراسکو ہیڈ کوارٹر نہیں پہنچ سکیں گے"... عمران نے کہا۔ سکرین پر بیس کی بیس اسپیس شپس نیلی لائنوں سے ہٹ کر تیزی سے ان کی بلیک اسپیس شپ کی طرف بڑھتی آ رہی تھیں۔ عمران نے چند ڈائل گھمائے اور پھر تیزی سے چند سوئچز کو آن کرتا چلا گیا۔ پھر اس نے ایک بٹن پریس کیا تو سکرین کے ایک کونے میں ایک چوکھٹا سا بن گیا۔ اس چوکھٹے میں انہیں اپنی ہی اسپیس شپ دکھائی دینے لگی۔

"تم سب اپنی سیٹوں پر بیٹھ جاؤ اور بیلٹس باندھ لو۔ اب ان اسپیس شپس سے ٹکراؤ ناگزیر ہو چکا ہے"... عمران نے کہا تو وہ سب سر ہلا کر اپنی اپنی سیٹوں پر جا بیٹھے اور انہوں نے اپنی سیٹ بیلٹس باندھ لیں۔ سکرین پر نظر آنے والی اسپیس شپس تیزی سے ان کی اسپیس شپ کے قریب آتی جا رہی تھیں۔ عمران سکرین دیکھتا ہوا مسلسل بٹن پریس کر رہا تھا۔

"اوہ۔ ہم روٹ لائن سے اٹھارہ ہزار کلو میٹر دور ہٹ گئے ہیں اور اب تو سکرین سے بلیو لائنیں بھی غائب ہوتی جا رہی ہیں"... عمران

نے سکرین دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ۔ کیا کوئی خطرہ ہے"... جولیا نے کہا۔

"خطرہ بھی ہو سکتا اور نہیں بھی ۔ ہمیں فی الحال ان حملہ آور اسپیس شپس سے بچنا ہے"... عمران نے کہا ۔ اب سٹار شپس کافی نزدیک آ گئی تھیں ۔ پھر اچانک ان میں سے چار سٹار شپس نے غوطہ لگایا اور یو ٹرن لیتی ہوئیں نہایت تیزی سے ان کی شپ کے پیچھے آ گئیں ۔ یہ دیکھ کر عمران نے فوراً دو بٹن پریس کئے اور ایک سوئچ کو آن کرتے ہوئے ہینڈل کو پکڑ لیا۔

چاروں سٹار شپس سے اچانک دو دو سرخ گولے نکلے اور برق رفتاری سے ان کی اسپیس شپ کی طرف بڑھنے لگے ۔ جیسے ہی سٹار اسپیس شپ سے روشنی کے سرخ گولے نکلے بلیک اسپیس شپ میں اچانک تیز سائرن بجنے لگا اور سکرین پر موجود ان کی بلیک اسپیس شپ کے درمیان ریڈ کراس سا بن گیا۔

"اوہ ۔ انہوں نے ہمیں ٹارگٹ میں لے کر شاید میزائل فائر کر دیئے ہیں"... صفدر کے منہ سے نکلا ۔ عمران کی نظریں ان سرخ شعلوں پر جمی ہوئی تھیں جو نہایت برق رفتاری سے ان کی اسپیس شپ کی طرف بڑھ رہے تھے ۔ ان سرخ شعلوں کی تعداد آٹھ تھی ۔ وہ سب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ان شعلوں کو دیکھ رہے تھے جو بتدریج ان کی شپ کے قریب آتے جا رہے تھے ۔ پھر شعلے جیسے ہی عمران کی اسپیس شپ کے قریب پہنچے عمران نے فوراً ہینڈل نیچے کرتے ہوئے

لیور کو پوری قوت سے دائیں طرف گھما دیا ۔ بلیک اسپیس شپ کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ یکلخت نیچے جھک گیا۔

اسی لمحے آٹھ کے آٹھ سرخ شعلے بلیک اسپیس شپ کے اوپر سے گزرتے چلے گئے ۔ عمران نے اسپیس شپ کو کسی فائٹر طیارے کی طرح اچانک غوطہ دے کر ان آگ کے سرخ شعلوں سے بچا لیا تھا ۔ جیسے ہی سرخ شعلے آگے گئے عمران نے لیور سے اسپیس شپ کو سیدھا کیا اور دائیں طرف موڑ لیا مگر دوسری سٹار شپس اس کے پیچھے تھیں ۔ پھر تو جیسے وہ بیس کی بیس سٹار شپس عمران کی بلیک اسپیس شپ کے پیچھے لگ گئیں اور انہوں نے ایک ساتھ بلیک اسپیس شپ پر آگ کے گولے برسانے شروع کر دیئے ۔ بلیک اسپیس شپ میں مسلسل سائرن بج رہا تھا اور عمران آگ کے ان گولوں سے بچنے کے لئے بلیک اسپیس شپ کو کبھی دائیں طرف لہرا رہا تھا کبھی بائیں طرف ۔ کبھی وہ یکلخت اسپیس شپ کو اوپر اٹھا لے جاتا اور کبھی یکدم غوطہ دے دیتا ۔ آگ کے سرخ شعلے اس کے دائیں بائیں اور اوپر نیچے سے گزر رہے تھے۔

چند سٹار شپس نے عمران کے دائیں بائیں سے آ کر ان پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن عمران نے بروقت اپنی اسپیس شپ کو گھماتے ہوئے اوپر اٹھا لیا جس کے نتیجے میں دائیں بائیں سے آنے والی دو سٹار شپس پوری قوت سے ایک دوسرے سے ٹکرا گئیں ۔ پھر انہوں نے آگ کا طوفان سا بلند ہوتے دیکھا ۔ چونکہ ان کی اسپیس

شپ ایئر ٹائٹ تھی اس لئے انہیں باہر کی کوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی حالانکہ دو سٹار شپس کے آپس میں ٹکرانے سے اس قدر خوفناک دھماکہ ہوا تھا کہ ایک بار ان کی اسپیس شپ زور سے لرز اٹھی تھی۔ اب سٹار شپس نے ان کی اسپیس شپ پر آگ کے گولے برسانے کی بجائے ریڈ ریز فائر کرنا شروع کر دی تھیں۔ گولیوں کی طرح سرخ رنگ کی لکیریں تواتر سے عمران کی اسپیس شپ کے دائیں بائیں سے گزر رہی تھیں اور عمران برق رفتاری سے اسپیس شپ کو کسی تیز رفتار پنکھے کی طرح گردش دیتا ہوا خود کو ان ریز کی زد میں آنے سے بچا رہا تھا۔

اچانک عمران نے سامنے سے دو سٹار شپس آتے دیکھیں تو اس نے لیور کے اوپر لگا ہوا ایک سرخ بٹن پریس کیا اور لیور سے انہیں اپنے ٹارگٹ میں لینے لگا۔ پھر جیسے ہی ایک سٹار شپ اس کی رینج میں آئی عمران نے لیور کے اوپر لگے ہوئے بٹن کو یکے بعد دیگرے دو بار پریس کر دیا۔ اسی لمحے پروں کی سائیڈوں سے نکلی ہوئی نالیوں سے نیلی روشنی کی لکیریں سی نکلیں اور ایک ساتھ اس سٹار شپ سے جا ٹکرائیں۔ ایک ہولناک دھماکہ ہوا اور سٹار شپ کے ٹکڑے اڑتے نظر آئے۔ سامنے اچانک آگ اور دھویں کا الاؤ سا بھڑک اٹھا تھا۔ ایک سٹار شپ کے تباہ ہوتے ہی اس کے ارد گرد موجود دوسری سٹار شپس فوراً دائیں بائیں مڑ گئی تھیں۔ عمران کی بلیک اسپیس شپ برق رفتاری سے آگ کے الاؤ کی طرف بڑھی جا رہی تھی لیکن عمران

نے فوراً لیور کھینچا اور اس نے اپنی شپ کو اوپر اٹھا لیا۔ اس کی اسپیس شپ آگ کے الاؤ سے کچھ پہلے ہی اوپر اٹھ گئی۔

دوسرے لمحے کئی سٹار اسپیس شپس ایک بار پھر مڑیں اور انہوں نے بے دریغ بلیک اسپیس شپ پر ریڈ ریز فائر کرنا شروع کر دیں۔ عمران اپنی اسپیس شپ کو برق رفتاری سے دائیں بائیں لہراتا ہوا آگے لے جا رہا تھا۔ کافی آگے جا کر اس نے ایک بار پھر اپنی اسپیس شپ کو موڑا اور تعاقب میں آنے والی دو سٹار شپس کو ٹارگٹ میں لے کر ان پر بلیو ریز فائر کر دی۔ ایک ساتھ دو دھماکے ہوئے اور ان دونوں سٹار شپس کے بھی پرخچے اڑ گئے۔

"خدا کی پناہ۔ یہ اسپیس شپس تو بھڑوں کی طرح ہمارے پیچھے پڑ گئی ہیں"۔ کرامتی نے کہا۔ وہ سب سکرین پر خلا میں ہونے والی اس خوفناک جنگ کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے۔ عمران واقعی جس مہارت اور حیرت انگیز طریقے سے بلیک اسپیس شپ کو کنٹرول کر رہا تھا اسے دیکھ کر ان سب کی آنکھیں حیرت سے پھٹی جا رہی تھیں۔ اسپیس میں ہونے والی یہ خوفناک جنگ لمحہ بہ لمحہ شدت اختیار کرتی جا رہی تھی۔ سٹار اسپیس شپ نے ریڈ ریز کے ساتھ ان کی اسپیس شپ پر آگ کے گولے اور منی میزائل بھی برسانے شروع کر دیئے تھے۔ آسمان کے اس حصے میں جیسے بار بار آگ بھڑک اٹھتی تیز گونج کے ساتھ ان کی اسپیس شپ بری طرح سے لرزنے لگی مگر عمران کے چہرے پر معمولی سا بھی تردد نہ آیا تھا۔ وہ بڑی مہارت اور

چابکدستی سے ان سٹار شپس کا مقابلہ کر رہا تھا۔ بلیک اسپیس شپ سے بلیو ریز اور میزائل برسا کر وہ اب تک اٹھارہ سٹار شپس کو تباہ کر چکا تھا۔ اب صرف دو سٹار شپس باقی تھیں جو ان کے پیچھے لہراتی ہوئی آ رہی تھیں اور رکے بغیر ان کی بلیک اسپیس شپ پر ریڈ ریز گولیوں کی طرح سے برسا رہی تھیں۔ اچانک عمران نے سامنے سیاہ رنگ کے چھوٹے چھوٹے دھبے دیکھے۔ اسی لمحے سکرین کے دائیں طرف ایک اور خانہ سا بنا اور اس میں سیاہ رنگ کا ایک بڑا سا پتھر دکھائی دینے لگا اور اس کے نیچے الرٹ کے کاشن کے ساتھ تحریر سی چلنے لگی۔

"اب یہ کیا ہے"... جولیا نے کہا۔ شاید اس نے ان سیاہ دھبوں کو دیکھ لیا تھا۔ اس کی بات سن کر وہ سب چونک کر سکرین کی طرف دیکھنے لگے تھے۔

"ہم خلاء میں موجود ریڈ سٹونز کے علاقے میں آ گئے ہیں"... عمران نے کہا۔

"ریڈ سٹونز۔ اوہ۔ یہ تو ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ہیں"... چوہان نے کہا۔ اس قدر کثیر مقدار میں ریڈ سٹونز کو دیکھ کر ان سب کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔ دور سے دھبوں جیسے ریڈ سٹونز آسمان پر ہزاروں کی تعداد میں مکھیوں کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔ عمران اسپیس شپ کو ترچھے انداز میں دائیں بائیں لہراتا ہوا انہی ریڈ سٹونز کی طرف لے جا رہا تھا۔

"یہ کیا کر رہے ہو عمران۔ اگر ہماری اسپیس شپ ان میں سے کسی بھی ریڈ سٹون سے ٹکرا گئی تو ہم میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچے گا"... جولیا نے تیز آواز میں کہا۔

"خاموش رہو"... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ دونوں سٹار شپس بدستور اس کے تعاقب میں تھیں اور ان کی فائرنگ میں کوئی کمی واقع نہیں ہو رہی تھی۔ ریز کے ساتھ ساتھ وہ آگ کے گولے بھی برسا رہی تھیں جن سے عمران کو بچنے کے لئے اپنی اسپیس شپ کو اسی بری طرح سے لہرانا پڑ رہا تھا۔ پھر سامنے نظر آنے والے ریڈ سٹونز قریب آ گئے۔

ریڈ سٹونز واقعی ہزاروں کی تعداد میں تھے جن میں چھوٹے بڑے پتھروں سمیت چٹانوں اور ان سے بھی بڑے بڑے سٹونز تھے۔ عمران اسپیس شپ گھماتا ہوا سیدھا ان ریڈ سٹون میں لے گیا پھر بے شمار ریڈ سٹونز ان کے دائیں بائیں اور اوپر نیچے سے گزرنے لگے۔ عمران ان ریڈ سٹونز سے بچنے کے لئے اسپیس شپ کو کبھی دائیں طرف موڑ لیتا کبھی بائیں طرف۔ کبھی نیچے اور کبھی اوپر۔ کئی ریڈ سٹونز اس کی اسپیس شپ سے صرف چند انچوں کے فاصلے سے گزر رہے تھے۔

سٹار اسپیس شپس بھی ان ریڈ سٹونز میں داخل ہو گئی تھیں۔ وہ بھی ریڈ ریز فائر کرتی ہوئیں عمران کے سے انداز میں ریڈ سٹونز سے بچتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھیں۔ ان کی ریڈ ریز جس سٹون سے ٹکراتی ایک زوردار دھماکہ ہوتا اور اس سٹون کے ٹکڑے اڑ جاتے۔ عمران

نے کنٹرول پینل کا ایک بٹن پریس کیا تو اچانک اس کی اسپیس شپ کے پچھلے حصے میں ایک خانہ کھلا اور ایک چھوٹا سا میزائل نکل آیا۔ عمران نے دوسرا بٹن پریس کیا تو میزائل فائر ہوا اور پیچھے آنے والی ایک سٹار شپ سے جا ٹکرایا جو ریڈ سٹون سے بچتے ہوئے اچانک ان کی اسپیس شپ کے قریب آگئی تھی۔ میزائل اس سٹار شپ سے ٹکرایا اور ایک زور دار دھماکہ ہوا اور اس سٹار شپ کے ٹکڑے اڑتے چلے گئے جبکہ دوسری سٹار شپ فوراً قلابازی کھاتے ہوئے دوسری طرف مڑ گئی مگر آگے جاتے ہی وہ مڑی اور ریڈ سٹونز کے درمیان سے ہوتی ہوئی ایک بار پھر عمران کی بلیک اسپیس شپ کے پیچھے آگئی۔

اسی لمحے سٹار شپ کے اگلے حصے سے ایک میزائل فائر ہوا اور بجلی کی سی تیزی سے عمران کی اسپیس شپ کی طرف بڑھنے لگا۔ سکرین پر اس میزائل کی تصویر ابھری جس پر میگنٹ میزائل لکھا ہوا تھا۔

"میگنٹ میزائل"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ میگنٹ میزائل فائر ہو کر جب تک اپنے ٹارگٹ سے ٹکرا نہیں جاتے بلاسٹ نہیں ہوتے تھے۔ عمران اس میزائل سے بچنے کے لئے بلیک اسپیس شپ کو اور زیادہ پھرتی سے ریڈ سٹونز کے ارد گرد سے گزارنے لگا لیکن میگنٹ میزائل بھی ریڈ سٹونز کے اوپر نیچے سے نکلتا ہوا اس کے پیچھے آ رہا تھا اور سٹار شپ اس کے پیچھے تھی۔ عمران نے یکبار گی

اسپیس شپ کو اوپر اٹھایا اور ایک چٹان جیسے ریڈ سٹون کے قریب سے تیر کی طرح سیدھا اوپر اٹھاتا چلا گیا۔ ساتھ ہی اس نے اسپیس شپ کو پلٹایا اور اسپیس شپ الٹی ہو کر پیچھے کی طرف بڑھنے لگی۔

میگنٹ میزائل اب عمران کی اسپیس شپ سے صرف چند فٹ کے فاصلے پر تھا۔ عمران نے اپنی اسپیس شپ کی رفتار بڑھائی اور عین سٹار شپ کے سامنے آگیا۔ پھر اس سے پہلے کہ اس کی شپ سٹار شپ سے ٹکراتی عمران نے برق رفتاری سے اپنی اسپیس شپ دائیں طرف موڑ لی۔ پیچھے آنے والا میگنٹ میزائل سامنے سے آتی ہوئی سٹار شپ سے جا ٹکرایا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور اس آخری سٹار شپ کے بھی ٹکڑے اڑتے چلے گئے۔

"خدا کی پناہ۔ تم نے تو اس اسپیس شپ کو فضاؤں میں اڑنے والا جیٹ فائٹر بنا رکھا ہے"۔۔۔ جولیا نے آخری سٹار شپ کو تباہ ہوتے دیکھ کر کہا۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ چونکہ بیس کی بیس سٹار شپس تباہ ہو چکی تھیں اس لئے اب عمران ریڈ سٹونز سے بچاتے ہوئے بلیک اسپیس شپ کو باہر لے جا رہا تھا۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں کی شدید جدوجہد کے بعد وہ ان ریڈ سٹونز ایریا سے باہر نکل آیا۔

"اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے ہم اس ریڈ سٹونز ایریا سے باہر تو آئے"۔۔۔ کراسٹی نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی عمران صاحب نے بے پناہ مہارت کا ثبوت دیا ہے

اگر اس اسپیس شپ کا کنٹرول کسی اور کے ہاتھ میں ہوتا تو کوئی نہ کوئی ریڈ سٹون اسپیس شپ سے ضرور ٹکرا جاتا"... صفدر نے عمران کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو وہ سب اس کی تائید میں سر ہلانے لگے۔

"ہم ریڈ سٹونز سے تو باہر آگئے ہیں لیکن"... چوہان نے کہا۔

"لیکن ۔ لیکن کیا"... صفدر نے چونک کر کہا۔

"سکرین پر بلیو روٹ لائنیں موجود نہیں ہیں اور اب نہ ہی فراسکو ہیڈ کوارٹر کی اسپیس شپ دکھائی دے رہی ہے"... چوہان نے کہا تو سب چونک کر سکرین کی طرف دیکھنے لگے ۔ بلیو روٹ لائنیں تو پہلے سے غائب تھیں اب واقعی سکرین کے کونے پر وہ ریڈ ڈاٹ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا جو فراسکو ہیڈ کوارٹر کی نشاندہی کر رہا تھا۔

"عمران صاحب ۔ اب یہ فراسکو ہیڈ کوارٹر کہاں غائب ہو گیا ہے"... صدیقی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں بھی اس کی تلاش میں ہوں ۔ لگتا ہے انہوں نے بلیک اسپیس شپ سے فراسکو ہیڈ کوارٹر کا لنک ختم کر دیا ہے جس کی وجہ سے وہ ہماری سکرین سے آف ہو گیا ہے"... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ ایسی صورت میں ہم اس ہیڈ کوارٹر کو خلاء میں کہاں ڈھونڈتے پھریں گے"... نعمانی نے کہا۔

"نعمانی ٹھیک کہہ رہا ہے عمران صاحب ۔ اگر فراسکو ہیڈ کوارٹر نہ ملا تو کیا ہم اس کی تلاش میں یونہی خلاؤں میں بھٹکتے رہیں گے"... چوہان نے کہا۔

"کچھ دیر کے لئے تم لوگ خاموش نہیں رہ سکتے"... عمران نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا ۔ فراسکو ہیڈ کوارٹر کا سپاٹ غائب ہوتے دیکھ کر وہ بھی پریشان ہو گیا تھا ۔ بس وہ اندازے سے اس طرف بلیک اسپیس شپ کو اڑائے لئے جا رہا تھا جہاں اس کے مطابق فراسکو ہیڈ کوارٹر ہونا چاہئے تھا ۔ کئی گھنٹے گزر گئے لیکن نہ ہی سکرین پر فراسکو ہیڈ کوارٹر کا ریڈ سپاٹ ظاہر ہوا اور نہ بلیو روٹ لائنیں نظر آئیں ۔ اب تو عمران کے چہرے پر بھی شدید تشویش لہرانے لگی تھی۔

"لگتا ہے ہم اپنے راستے سے بھٹک گئے ہیں"... صفدر کے منہ سے نکلا ۔ اسی لمحے اچانک عمران کے دائیں طرف ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہوئی اور اس سکرین پر ایک انسانی چہرہ ابھر آیا ۔ اس چہرے کو دیکھ کر عمران اور اس کے ساتھی چونک پڑے کیونکہ وہ چہرہ سنگ ہی کا تھا ۔ سنگ ہی کے ہونٹوں پر انتہائی زہر انگیز مسکراہٹ تھی ۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ان سب کے سامنے کھڑا ہو اور ایک ایک کو دیکھ رہا ہو ۔ پھر سنگ ہی کے ہونٹ ہلے اور بلیک اسپیس شپ میں اس کی آواز گونجنے لگی۔

عمران نے تنویر کی دائیں آنکھ کی پتلی میں ایک باریک جھلی جیسی مائیکرو مشین لگا رکھی تھی جس سے وہ فراسکو ہیڈ کوارٹر کی تصاویر عمران کو بھیج رہا تھا۔ اس جھلی میں ایسا طاقتور کیمرہ نصب تھا جو ڈائریکٹ خلاء سے زمین پر تصویریں بھیج سکتا تھا۔ اسی طرح تنویر کے ایک دانت میں ایک چھوٹا سا کیپسول جیسا آلہ نصب تھا جس سے وہ نہایت آہستگی سے بول کر عمران کو فراسکو ہیڈ کوارٹر کی معلومات فراہم کرتا تھا۔

تنویر کو سنگ ہی نے فراسکو ہیڈ کوارٹر کی جدید سے جدید مشینوں پر چیک کیا تھا لیکن فراسکو ہیڈ کوارٹر کی جدید مشینیں بھی آنکھ میں موجود کیمرے اور دانت میں موجود آلے کو ٹریس نہ کر سکی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ تنویر فراسکو ہیڈ کوارٹر میں اپنا کردار بخوبی نبھا رہا تھا۔ تنویر کو چونکہ فری ہینڈ دے دیا گیا تھا اس لئے تنویر وہاں

آزادی سے گھومتا پھرتا رہتا تھا۔ اسے کسی طرف جانے کی کوئی پابندی نہیں تھی۔ یہی وجہ تھی کہ تنویر نہ صرف عمران کو فراسکو ہیڈ کوارٹر کی معلومات فراہم کر رہا تھا بلکہ وہ خود بھی وہاں کے ماحول کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

فراسکو ہیڈ کوارٹر میں تمام نظام کمپیوٹرائزڈ تھا جو سنگ ہی کے کنٹرول میں تھا اور سنگ ہی کی آواز پر کام کرتا تھا۔ تنویر جانتا تھا کہ ہیڈ کوارٹر میں جگہ جگہ ایسے کیمرے لگے ہوئے ہیں جن سے ماسٹر کمپیوٹر آسانی سے فراسکو ہیڈ کوارٹر کے ایک ایک حصے پر نظر رکھ سکتا ہے۔ اسی طرح ہیڈ کوارٹر کی تمام تر سکیورٹی کو بھی ماسٹر کمپیوٹر ہی کنٹرول کرتا تھا۔ دوسرے نمبر پر فراسکو ہیڈ کوارٹر کا کنٹرول سسٹم سنگ ہی کے پاس ایک ریموٹ کنٹرول جیسے آلے میں تھا۔ اس آلے کا کوڈ نام سی ایس یعنی کنٹرول سسٹم تھا۔ سنگ ہی اس آلے سے فراسکو ہیڈ کوارٹر میں ہر طرح کا کام لے سکتا تھا۔

فراسکو ہیڈ کوارٹر میں موجود روبوٹس اس آلے سے بھی کنٹرول کئے جا سکتے تھے۔ اسی طرح اس آلے سے تمام راستوں کے دروازے کھلتے بھی تھے اور بند بھی ہوتے تھے اور بے شمار مشینی نظام ایسا تھا جنہیں اسی ریموٹ کنٹرول جیسے آلے سے استعمال میں لایا جا سکتا تھا اور اس آلے سے ماسٹر کمپیوٹر کو بھی ہدایات دی جا سکتی تھیں۔ جب سنگ ہی کو بلیک جیک کی جگہ فراسکو ہیڈ کوارٹر کا کمانڈر بنایا گیا تو سپریم کمانڈر نے سنگ ہی کو اس آلے کی تمام بنیادی باتیں، اس کا

فنکشن اور اس کے بٹنوں کے بارے میں تفصیلات بتا دی تھیں۔
اس وقت تنویر بھی سنگ ہی اور تھریسیا کے ساتھ موجود تھا۔ اس نے نہایت غور سے سپریم کمانڈر کی باتیں سنی تھیں اور آلے کے ہر طرح کے فنکشن کو ذہن نشین کر لیا تھا۔ تنویر کو اس آلے کی اہمیت کا اندازہ ہو گیا تھا کہ اس آلے کی مدد سے فراسکو ہیڈ کوارٹر پر آسانی سے قبضہ کیا جا سکتا ہے۔ وہ زیادہ تر سنگ ہی کے نزدیک رہنے کی کوشش کرتا تھا جس سے اسے اس آلے کے استعمال کا طریقہ اور آسانی سے سمجھ آجاتا تھا۔

تنویر کسی نہ کسی طرح سنگ ہی سے وہ آلہ حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن ماسٹر کمپیوٹر کی نظروں میں رہنے کی وجہ سے اسے یہ موقع میسر ہی نہ آیا تھا کہ وہ یہ آلہ سنگ ہی سے حاصل کر سکے۔ اس کے علاوہ وہ ابھی اس بات سے بھی لاعلم تھا کہ زیرو لینڈ کہاں ہے اور وہ جگہ کہاں ہے جہاں دنیا پر حملہ کرنے کے لئے زیرو لینڈ والے اسپیس فورس تیار کر رہے تھے۔ فراسکو ہیڈ کوارٹر کا نظام انتہائی عجیب و سائنسی طریقے سے کام کرتا تھا۔ ماسٹر کمپیوٹر، سنگ ہی کے احکامات اور سی ایس آلے کے ساتھ ساتھ چند جگہوں پر کوڈ ورڈ کام کرتے تھے۔ ان کوڈ ورڈز سے دروازوں کو اوپن اور کلوز کیا جاتا تھا اور کئی کمپیوٹرائزڈ مشینیں کوڈ ورڈز سے ہی ورک کرتی تھیں۔
تنویر کو جس کرسی پر بے ہوشی کے عالم میں جکڑا گیا تھا اس کا سسٹم بھی کوڈ ورڈ سے کام کرتا تھا۔ تنویر چونکہ فراسکو ہیڈ کوارٹر میں

ہر جگہ آ جا سکتا تھا اس لئے اسے ایسی بے شمار جگہوں اور ان کے کوڈ ورڈ بھی زبانی یاد ہو گئے تھے۔ جب سنگ ہی نے اسے کرسی پر الیکٹرک شاکس لگانے کے لئے سی ایس ریموٹ نکالا تو اسے دیکھ کر تنویر کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اس نے نہایت آہستگی سے کڑے اوپن کرنے والا کوڈ ورڈ دوہرایا تو کرسی کے کڑے خود بخود کھل گئے اور تنویر کرسی سے آزاد ہو گیا۔ کرسی سے آزاد ہوتے ہی تنویر نے سنگ ہی اور تھریسیا پر حملہ کر دیا تھا۔ اس کے ہاتھ چونکہ سی ایس آلہ آ گیا تھا اور وہ جانتا تھا کہ اس آلے سے وہ بہت کچھ کر سکتا ہے اس لئے اس آلے کو لے کر وہ فوراً وہاں سے بھاگ نکلا۔ مختلف راہداریوں سے بھاگتا ہوا وہ ایک کمرے میں آیا۔ اس کمرے کی ایک دیوار کے پاس آہنی سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ تنویر فوراً ان سیڑھیوں کی طرف بڑھا اور سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔
سیڑھیاں اتر کر وہ ایک ہال نما کمرے میں آیا۔ یہاں بے شمار مشینیں کام کر رہی تھیں جن کو روبوٹس کنٹرول کر رہے تھے۔ تنویر تیزی سے کمرے کی شمالی دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس طرف ایک گول دروازہ تھا جو اس کے قریب جاتے ہی گھومتا ہوا تین حصوں میں کھل گیا۔ سامنے ایک گول راہداری تھی۔ تنویر تیزی سے اس راہداری میں آ گیا۔ اس کے راہداری میں آتے ہی دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ راہداری کے ایک طرف کمروں کے دروازے تھے جبکہ دوسری طرف بڑے بڑے ہولز نظر آ رہے تھے۔ ان ہولز

میں شیشے کے بڑے بڑے گلوب فکس تھے ۔ یوں لگ رہا تھا جیسے سوراخوں میں بڑے بڑے گلوب پھنس گئے ہوں جن کے آدھے حصے اندر تھے اور آدھے باہر ۔ ان گلوبز پر نیلے رنگ سے باقاعدہ بڑے بڑے نمبر لکھے ہوئے تھے ۔ ہر گلوب میں ایک آرام دہ اور خوبصورت کرسی نظر آ رہی تھی جس کے سامنے ایک چھوٹا سا کنٹرول پینل بنا ہوا تھا۔

تنویر اس حصے میں پہلے بھی آ چکا تھا ۔ یہ گلوبز اصل میں لائف بالز تھے ۔ ایمرجنسی کی صورت میں فراسکو ہیڈ کوارٹر والوں کو اپنی زندگی بچانے کے لئے اگر یہاں سے نکلنا ہوتا تو وہ ان لائف بالز میں بیٹھ کر نکل سکتے تھے ۔ یہ لائف بالز فراسکو ہیڈ کوارٹر شپ کے چاروں طرف موجود تھے جن کی تعداد سینکڑوں میں تھی ۔ ایک لائف بال میں صرف ایک ہی شخص سما سکتا تھا ۔ اس لائف بال میں آکسیجن کے ساتھ ساتھ ہر طرح کی سہولیات کو ملحوظ خاطر رکھا گیا تھا اور خطرے کی صورت میں انسان زیادہ سے زیادہ دیر تک اس لائف بال میں بند رہ کر خلاء میں رہ سکے ۔ لائف بال کے کنٹرول سسٹم سے اسے فراسکو ہیڈ کوارٹر کی شپ سے دور بھی لے جایا جا سکتا تھا اور اسے دوبارہ واپس بھی لایا جا سکتا تھا ۔ ان بالز کا مقصد خطرے کی صورت میں فراسکو ہیڈ کوارٹر سے نکلنا تھا اس لئے ان بالز کو ماسٹر کمپیوٹر سے کنٹرول نہیں کیا جاتا تھا۔

تنویر چونکہ سنگ ہی سے سی ایس آلہ حاصل کر چکا تھا اور

دوسرے سنگ ہی اور تھریسیا کو اس پر شک بھی ہو گیا تھا اس لئے وہ اب اس آلے کو لے کر جلد سے جلد یہاں سے نکل جانا چاہتا تھا ۔ وہ راہداری میں داخل ہو کر ایک لائف بال کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک دائیں طرف کے ایک کمرے کا دروازہ کھلا اور اچانک کمرے سے مادام شی تارا نکل کر باہر آ گئی ۔ مادام شی تارا کو دیکھ کر تنویر یکلخت ٹھٹھک گیا ۔ مادام شی تارا نے بھی اسے دیکھ لیا تھا۔

" تم ۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو "... مادام شی تارا نے اس کی طرف تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

" اوہ مادام ۔ مجھے کمانڈر نے آپ کے پاس بھیجا ہے ۔ وہ آپ کو فوراً کنٹرول روم میں بلا رہے ہیں "... تنویر نے فوراً بات بناتے ہوئے کہا ۔ وہ جانتا تھا کہ مادام شی تارا اپنے بازو میں لگے ہوئے آلے کی مدد سے غائب ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے ۔ اگر اسے اس پر شک ہو جاتا تو وہ غائب ہو کر اس کے آڑے آ سکتی تھی جبکہ تنویر ہر صورت میں اس سی ایس آلے کو اپنے پاس محفوظ رکھنا چاہتا تھا۔

" کمانڈر نے مجھے بلانے کے لئے تمہیں یہاں بھیجا ہے ۔ کیوں ۔ وہ ماسٹر کمپیوٹر سے بھی مجھے بلا سکتے ہیں ۔ پھر انہوں نے تمہیں یہاں کیوں بھیجا ہے "... مادام شی تارا نے اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" میں کیا کہہ سکتا ہوں مادام ۔ کمانڈر کا حکم تھا اس لئے میں چلا آیا "... تنویر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے ۔ آؤ میرے ساتھ "... مادام شی تارا نے سر جھٹک کر کہا۔

"یس مادام "... تنویر نے کہا۔ مادام شی تارا قدم اٹھاتی ہوئی اس کی طرف بڑھی ہی تھی کہ اچانک تنویر بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کی کھڑی ہتھیلی کا وار مادام شی تارا کی گردن پر پڑا۔ مادام شی تارا کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر نیچے گر پڑی اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی تنویر نے فوراً اس کی گردن پر پاؤں رکھ کر اس کی ایک مخصوص رگ کو پیر سے دبا دیا جس سے مادام شی تارا کا جسم یکلخت ساکت ہو گیا۔ تنویر نے جھک کر مادام شی تارا کی نبض دیکھی اور پھر اس نے ادھر ادھر دیکھ کر جھک کر مادام شی تارا کو اٹھایا اور اسے لئے اسی کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا جس سے وہ باہر آئی تھی۔

کمرے کی دیوار سے لگ کر تنویر نے اندر کی سن گن لی مگر اندر سے کوئی آواز نہ سنائی دے رہی تھی ۔ تنویر نے اندر جھانکا تو کمرہ خالی تھا ۔ تو وہ اطمینان سے کمرے میں داخل ہو گیا ۔ کمرے میں چند مشینوں کے علاوہ کمرے کے وسط میں ایک بڑی میز اور چند کرسیاں پڑی تھیں ۔ تنویر نے مادام شی تارا کو میز پر ڈال دیا ۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اسے شیشے کی ایک الماری دکھائی دی ۔ اس الماری میں لیزر گنیں موجود تھیں ۔ تنویر اس الماری کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے الماری کی سائیڈ پر لگے ہوئے ایک بٹن کو پریس کیا تو الماری کا ایک

شیشہ کھل گیا۔ تنویر نے وہاں سے ایک وائٹ گن اٹھا لی ۔ یہ گن روبوٹس کی وائٹ گن سے قدرے مختلف تھی ۔ سائز میں چھوٹی ہونے کے ساتھ ساتھ اس پر صرف ایک بٹن ہی لگا ہوا تھا جو سرخ رنگ کا تھا۔

تنویر نے گن جیب میں ڈالی اور ایک بار پھر کمرے سے باہر آ گیا اس نے راہداری میں ادھر ادھر جھانکا مگر راہداری خالی تھی ۔ تنویر تیزی سے ایک لائف بال کی طرف بڑھا۔ لائف بال کے قریب جا کر اس نے اس کی سائیڈ کا ایک بٹن پریس کیا تو لائف بال کا شیشہ کسی ڈھکن کی طرح کھل گیا۔ تنویر تیزی سے اندر موجود کرسی پر جا بیٹھا۔ اس سے پہلے کہ وہ لائف بال کا سسٹم آن کرتا اچانک دائیں طرف کی راہداری کا دروازہ کھلا اور کئی روبوٹس تیز تیز چلتے ہوئے اندر آ گئے ان کے ہاتھوں میں وائٹ گنیں تھیں۔

" رک جاؤ ایجنٹ فائیو ۔ اگر تم نے لائف بال میں بھاگنے کی کوشش کی تو میں اس لائف بال کے باہر جاتے ہی اسے تباہ کر دوں گا"... اچانک ماسٹر کمپیوٹر کی گونجتی ہوئی آواز سنائی دی اور تنویر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا ۔ وہ حیران ہو رہا تھا کہ وہ اتنی دیر سے کارروائی کر رہا تھا۔ پہلے تو ماسٹر کمپیوٹر کی اسے کوئی آواز سنائی نہ دی تھی اب اچانک اس نے اسے کیسے فالو کر لیا تھا۔ روبوٹس جن کی تعداد پانچ تھی راہداری میں آ کر آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اس کی طرف آ رہے تھے۔

"تمہارے حق میں بہتر ہو گا کہ تم لائف بال سے نکلو اور خود کو روبوٹس کے حوالے کر دو"... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز پھر سنائی دی۔ تنویر نے ایک طویل سانس لیا اور لائف بال سے نکل کر باہر آگیا۔ اس نے سامنے کمرے کے کھلے ہوئے دروازے کی طرف دیکھا جہاں اندر میز پر اسے مادام شی تارا پڑی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ روبوٹس ابھی اس سے کچھ فاصلے پر تھے۔ تنویر نے ایک لمحے کے لئے کچھ سوچا اور پھر اس نے اچانک کھلے ہوئے دروازے کی طرف چھلانگ لگا دی دوسرے لمحے وہ کمرے میں تھا۔ کمرے میں گرتے ہی وہ تیزی سے اٹھا اور اس نے اچانک جیب سے وائٹ گن نکال کر بے ہوش مادام شی تارا کے سر سے لگا دی۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو"... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

"ماسٹر کمپیوٹر۔ روبوٹس سے کہو کہ وہ واپس چلے جائیں۔ اگر وہ اس کمرے کی طرف آئے تو میں مادام شی تارا کو ہلاک کر دوں گا"... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا نہیں کر سکتے"... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز آئی۔

"میری انگلی وائٹ گن کے ریڈ بٹن پر ہے۔ اسے پریس کرنے میں مجھے ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگے گی"... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ رکو۔ میں کمانڈر سے بات کرتا ہوں"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا اور پھر یکلخت وہاں خاموشی چھا گئی۔ تنویر نے فوراً جیب سے سی ایس

آلہ نکالا اور اس پر لگے بٹنوں کو غور سے دیکھنے لگا۔ بٹنوں پر باقاعدہ نمبر درج تھے اور ان کے نیچے ان بٹنوں کی تفصیلات تھیں۔ ایک سائیڈ پر مائیک کے سوراخ تھے۔ تنویر کو علم تھا کہ وہ اس آلے کو بطور وائس سسٹم کے بھی استعمال میں لا سکتا ہے۔ اس نے مائیک کے نیچے لگے ہوئے ایک بٹن کو پریس کیا اور آلے کو اپنے منہ کے قریب کر لیا۔

"کمرے کو کلوز کر کے لاک لگا دو"... تنویر نے کہا۔ اسی لمحے سرر کی آواز کے ساتھ کمرے کا دروازہ خود بخود بند ہوتا چلا گیا۔ ساتھ ہی کٹک کٹک کی آوازوں کے ساتھ دروازے کو لاک لگ گئے۔

"گڈ۔ اب میں دیکھتا ہوں سنگ ہی اور ماسٹر کمپیوٹر میرا کیا بگاڑتے ہیں"... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ ایک کرسی پر بیٹھا اور اس نے سی ایس آلے کو میز پر اپنے سامنے رکھ لیا۔ اس نے آلے کی سائیڈ پر لگے ہوئے ایک بٹن پر انگلی رکھی اور اسے مسلسل اور بار بار پریس کرنے لگا۔ اچانک آلے کے اوپر والے حصے میں لگا ہوا ایک سرخ اور ایک سبز بلب جل اٹھا۔ ساتھ ہی اچانک وہاں تاریکی پھیل گئی۔ تاریکی ہوتے ہی کمرے میں کام کرنے والی مشینیں بھی آف ہو گئی تھیں۔ گھپ اندھیرے میں آلے پر لگے دونوں بلبوں کی روشنی میں تنویر کو آلے کے بٹنوں کے سوا کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ آلے سے اچانک ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دی اور آلے پر لگے دونوں بلب بجھ گئے اور ان کی جگہ زرد رنگ کا تیسرا بلب جل اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی

وہاں چھائی ہوئی تاریکی ختم ہو گئی کیونکہ جس طرح اچانک لائٹس آف ہوئی تھیں اسی طرح اچانک ساری لائٹس خود بخود آن ہو گئی تھیں۔ البتہ مشینیں اسی طرح آف نظر آ رہی تھیں۔

"ماسٹر کمپیوٹر کی میموری میں کمانڈر سنگ ہی کی وائس لاک کر دی گئی ہے۔ ماسٹر کمپیوٹر نئی وائس کی فیڈنگ کے لئے تیار ہے"... اچانک سی ایس آلے سے ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

"گڈ۔ ماسٹر کمپیوٹر سب سے پہلے میری آواز کے ساتھ میرا ماسٹر کوڈ زیرو ایجنٹ فیڈ کرے"... تنویر نے آلے کے قریب منہ کر کے کہا۔

"فیڈنگ کمپلیٹ"... چند لمحوں بعد ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

"اب میری ہدایات کی فیڈنگ کی جائے"... تنویر نے کہا اور پھر اس نے رکے بغیر مسلسل بولنا شروع کر دیا۔ چند لمحے وہ بولتا رہا پھر خاموش ہو گیا۔ سی ایس آلے میں چند لمحے خاموشی چھائی رہی پھر فیڈنگ کمپلیٹ کی آواز سنائی دی۔

"آخری آرڈر کے مطابق اس سی ایس آلے سے ماسٹر کمپیوٹر نیو آرڈر کی فیڈنگ کمانڈ ختم کر دے۔ اب ماسٹر کمپیوٹر زیرو ایجنٹ کے سوا کسی اور کی وائس کی تبدیلی کی ہدایات پر عمل نہیں کرے گا"... تنویر نے کہا۔

"اوکے۔ پرمشن گرانٹڈ"... چند لمحوں بعد ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی تو تنویر نے سکون کا سانس لے کر اس بٹن کو دوبارہ پریس

کر دیا جب اس نے بار بار پریس کر کے ماسٹر کمپیوٹر کو آف کیا تھا۔ اب اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات تھے۔ اس نے بلاشبہ نہایت آسانی سے فراسکو ہیڈ کوارٹر کے ماسٹر کمپیوٹر کا کنٹرول اپنے ہاتھوں میں لے لیا تھا جو اس کی بڑی کامیابی تھی۔

تنویر نے ماسٹر کمپیوٹر کو ہدایات دیتے ہوئے کہا تھا کہ فراسکو ہیڈ کوارٹر کا نظام پہلے کی طرح کام کرے گا اور اس ہیڈ کوارٹر کا کمانڈنگ آفیسر سنگ ہی رہے گا لیکن دوسری وائس آرڈر کے طور پر اسے زیرو ایجنٹ کے احکامات بھی سنگ ہی کی طرح ماننے ہوں گے اور زیرو ایجنٹ کا کوڈ اور اس کی دی ہوئی ساری ہدایات ٹاپ سیکرٹ ہوں گی۔ تنویر کو معلوم تھا کہ بہت جلد عمران اپنے ساتھیوں کو لے کر یہاں آئے گا۔ عمران اور اپنے ساتھیوں کے آنے تک وہ تالاب میں رہ کر مگر مچھ سے فی الحال بیر نہیں لینا چاہتا تھا اس لئے اس نے ان سب کے آنے تک سنگ ہی اور تھریسیا کے ساتھ ایک عجیب و غریب کھیل کھیلنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ ایک ایسا کھیل جس سے وہ سنگ ہی اور تھریسیا کو واقعی تگنی کا ناچ نچا سکتا تھا۔

وہ ابھی اپنے عجیب و غریب اور حیرت انگیز کھیل کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک اس نے میز پر پڑی ہوئی مادام شی تارا کو غائب ہوتے دیکھا۔ مادام شی تارا کو غائب ہوتے دیکھ کر تنویر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے فوراً میز پر پڑا ہوا سی ایس آلہ اٹھایا اور اسے اپنی جیب میں ڈال لیا۔ وہ اپنے خیالوں میں اس حد تک کھو

گیا تھا کہ اسے مادام شی تارا کے ہوش میں آنے کا علم ہی نہ ہو سکا تھا مادام شی تارا ہوش میں آتے ہی اپنے بازو میں لگے سسٹم کے تحت فوراً غائب ہو گئی تھی۔

"مادام شی تارا۔ کہاں ہو تم"... تنویر نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس کے منہ پر ایک زور دار مکا لگا۔ تنویر کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ کرسی سمیت عقبی سمت میں الٹتا چلا گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ خود کو سنبھالتا اچانک اس کے سر پر ایک زور دار ضرب لگی اور اس کی آنکھوں کے سامنے سورج سا روشن ہو گیا اور پھر دوسری ضرب کے ساتھ ہی اس کے سامنے روشن سورج تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

سنگ ہی اور تھریسیا تیزی سے تنویر کی طرف بھاگ رہے تھے لیکن تنویر بھاگ کر ایک راہداری میں چلا گیا تھا۔

"رک جاؤ تھریسیا۔ لگتا ہے تنویر کو بھاگتے دیکھ کر ہمارا دماغ خراب ہو گیا ہے"... اچانک سنگ ہی نے رکتے ہوئے کہا تو تھریسیا بھی رک گئی۔

"کیوں۔ کیا ہوا"... تھریسیا نے اس سے پوچھا۔

"ہم فراسکو ہیڈ کوارٹر میں ہیں جہاں ہر چیز ہر جگہ ہمارے کنٹرول میں ہے۔ تنویر یہاں سے بھاگ نہیں سکتا"... سنگ ہی نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ وہ یہاں سے بھاگ کر جائے گا کہاں"... تھریسیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر کمپیوٹر۔ ماسٹر کمپیوٹر"... سنگ ہی نے ماسٹر کمپیوٹر کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ کمانڈر سنگ ہی"... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

"ہیڈ کوارٹر کو فوراً سرچ کرو اور دیکھو ایجنٹ فائیو بھاگ کر کہاں گیا ہے۔ وہ جہاں بھی ہو اسے ہائیکیم ٹین گیس سے فوراً بے ہوش کر دو"... سنگ ہی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس کمانڈر"... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

"آؤ۔ ماسٹر کمپیوٹر سے بچنا تنویر کے لئے ناممکن ہے"... سنگ ہی نے کہا تو تھریسیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں واپس کنٹرول روم کی طرف جا رہے تھے کہ اچانک تیز سائرن کی آواز گونج اٹھی۔

"الرٹ۔ الرٹ۔ کرسٹل ہارڈ روم میں بلاسٹنگ ریز فائر کی ہے۔ بلاسٹنگ ریز سے ایون سکس بلاسٹ ہو گیا ہے۔ الرٹ الرٹ"... سائرن بجتے ہی ماسٹر کمپیوٹر کی تیز آواز سنائی دی۔

"کرسٹل ہارڈ روم۔ اوہ۔ کرسٹل ہارڈ روم میں تو روشی کو بند کیا گیا تھا"... سنگ ہی کے منہ سے نکلا۔

"ہاں۔ لیکن کرسٹل ہارڈ روم میں بلاسٹنگ ریز فائر کیسے ہو سکتی ہے۔ اوہ۔ ایون سکس"... تھریسیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"معلوم نہیں۔ یہ نیا چکر شروع ہو گیا ہے۔ آؤ دیکھتے ہیں" سنگ ہی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور وہ مڑ کر تیزی سے ایک ٹنل جیسی راہداری کی طرف بھاگتے چلے گئے۔ اسی لمحے انہیں یکے دیگرے بے شمار دھماکے سنائی دیئے۔

"بلاسٹنگ ریز سے ایون تھری، نائن تھرٹی، ون سکس، فائیو

کو بھی بلاسٹ کر دیا گیا ہے"... ماسٹر کمپیوٹر کی مخصوص آواز سنائی دی تو سنگ ہی اور تھریسیا کی رفتار تیز ہو گئی۔ وہ ابھی ٹنل کے سرے تک پہنچے ہی تھے کہ انہیں سامنے سے بھاگتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی۔ انہوں نے چونک کر دیکھا تو سامنے سے انہیں روشی بھاگتی دکھائی دی۔ اس کے ہاتھ میں وائٹ گن تھی۔ وہ پلٹ پلٹ کر اپنے عقب میں ریز فائر کر رہی تھی۔ ریز فائر ہونے کے ساتھ ہی ایک زور دار دھماکہ ہوتا اور ساتھ ہی کمپیوٹر کسی نہ کسی روبوٹ کی تباہی کا اعلان کر دیتا۔ روشی کو سامنے آتے دیکھ کر سنگ ہی اور تھریسیا فوراً سائیڈ کی دیواروں سے لگ گئے۔

"کمانڈر۔ اسے روکو ورنہ زیرو لینڈ سے آنے والی لڑکی یہاں موجود روبوٹس کو تباہ کر دے گی۔ وہ اب تک سات روبوٹس تباہ کر چکی ہے"... اچانک ماسٹر کمپیوٹر نے سنگ ہی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اسے قابو کرو فوراً"... سنگ ہی نے تیز لہجے میں کہا۔ اسی لمحے انہوں نے ٹنل میں آتی ہوئی روشی کے پیروں کے نیچے سے زمین نکلتے دیکھی۔ زمین نکلتے ہی روشی یکلخت وہاں سے غائب ہو گئی۔ اس کے غائب ہوتے ہی فرش دوبارہ برابر ہو گیا۔

"زیرو لینڈ سے آنے والی لڑکی کو ہیڈ کوارٹر کے سب سے نچلے حصے کے کیبن میں پھینک دیا گیا ہے"... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

"گڈ۔ اس کیبن میں بھی ہائیکیم ٹین گیس فائر کر دو"... سنگ ہی نے کہا۔

"کیبن میں ہائیکم ٹین گیس فائر کر دی گئی ہے اور لڑکی بے ہوش ہو چکی ہے۔ اب اگلے دس گھنٹوں تک اس کے ہوش میں آنے کا کوئی امکان نہیں ہے"... ماسٹر کمپیوٹر نے سنگ ہی کو رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔ ماسٹر کمپیوٹر کی یہ خاصیت تھی کہ اسے فراسکو ہیڈ کوارٹر کے کسی بھی حصے میں سنا جا سکتا تھا اور سنگ ہی بطور کمانڈر اسے ہر طرح کی ہدایات دے سکتا تھا۔

"آخر روشی کرسٹل ہارڈ روم سے نکل کیسے آئی تھی اور اس کے پاس وائٹ گن کہاں سے آ گئی جس سے اس نے سات روبوٹس بلاسٹ کر دیئے"... تھریسیا نے کہا۔

"معلوم نہیں۔ اس کی تفصیل ماسٹر کمپیوٹر ہی بتا سکے گا۔ آؤ کنٹرول روم میں جا کر اس سے تفصیلات معلوم کرتے ہیں"... سنگ ہی نے کہا تو تھریسیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے پاس چونکہ سی ایس آلہ نہیں تھا اس لئے وہ کیپسول گاڑی کو نہیں بلا سکتا تھا اس لئے وہ پیدل ہی کنٹرول روم کی طرف چل پڑے۔ لیکن ابھی وہ کنٹرول روم میں پہنچے بھی نہ تھے کہ اچانک ہر طرف گہری تاریکی چھا گئی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے فراسکو ہیڈ کوارٹر کی تمام لائٹس آف ہو گئی ہوں۔ اس کے ساتھ ہی فراسکو ہیڈ کوارٹر میں چلنے والی مشینیں بھی بند ہو گئی تھیں۔

"یہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ یہ لائٹس کیوں آف ہو گئی ہیں اور مشینیں بھی رک گئی ہیں"... تھریسیا کے منہ سے نکلا۔

"مم۔ معلوم نہیں"... سنگ ہی کے منہ سے نکلا۔ دوسرے لمحے لائٹس دوبارہ آن ہو گئیں لیکن انہیں مشینیں چلنے کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔

"یہ ہو کیا رہا ہے۔ ماسٹر کمپیوٹر۔ ماسٹر کمپیوٹر"... سنگ ہی نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا لیکن جواب میں ماسٹر کمپیوٹر کی کوئی آواز سنائی نہ دی۔

"ماسٹر کمپیوٹر میری بات کا جواب کیوں نہیں دے رہا"... سنگ ہی نے کہا۔ ماسٹر کمپیوٹر کو خاموش پا کر تھریسیا کا بھی رنگ زرد سا ہو گیا تھا۔

"کہیں۔ کہیں تنویر نے سی ایس سے ماسٹر کمپیوٹر کا سسٹم بریک تو نہیں کر دیا"... تھریسیا نے کہا۔

"نہیں۔ نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ ایسا ہو گیا تو یہاں ہر طرف تباہی پھیل جائے گی۔ خوفناک تباہی جسے روکنے والا کوئی نہیں ہو گا"... سنگ ہی کے منہ سے ایسی آواز نکلی جیسے وہ کسی اندھے کنویں سے بول رہا ہو۔ وہ دونوں تیزی سے کنٹرول روم میں آ گئے۔ کنٹرول روم کی تمام مشینیں اور سکرینیں آف تھیں اور وہاں موجود افراد بے حد پریشان دکھائی دے رہے تھے۔

"کمانڈر۔ ہمارے سارے کمپیوٹر آف ہو گئے ہیں۔ فراسکو ہیڈ کوارٹر کا کوئی نظام کام نہیں کر رہا"... ایک شخص نے سنگ ہی کے پاس آ کر بے حد گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں دیکھتا ہوں"... سنگ ہی نے کہا اور تیزی سے اپنی مخصوص کرسی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کرسی پر بیٹھ کر اس نے سامنے ڈائس پر لگے ہوئے مختلف بٹنوں کو پریس کرنا شروع کر دیا۔

"ماسٹر کمپیوٹر۔ ماسٹر کمپیوٹر۔ تم میری بات کا جواب کیوں نہیں دے رہے۔ تم خاموش کیوں ہو۔ جواب دو"... سنگ ہی نے چیختے ہوئے کہا لیکن جواب میں ماسٹر کمپیوٹر کی کوئی آواز سنائی نہ دی۔

"سنگ ہی۔ میرا دل گھبرا رہا ہے۔ لگتا ہے تنویر سی ایس کا استعمال جانتا ہے۔ اس نے شاید ماسٹر کمپیوٹر کو ری فریش کرنے کے لئے اسے آف کر دیا ہے۔ اگر اس نے ماسٹر کمپیوٹر کو اپنے کنٹرول میں کر لیا تو"... تھریسیا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ وہ ماسٹر کمپیوٹر کو اپنے کنٹرول میں نہیں لے سکتا۔ اگر اس نے ایسا کیا تو میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا۔ میں اس کا اس قدر بھیانک حشر کروں گا جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا"... سنگ ہی نے غراتے ہوئے کہا۔

"ایسا تب ہی ہو گا جب تم فراسکو ہیڈ کوارٹر کے کمانڈر رہو گے۔ اگر ماسٹر کمپیوٹر نے تنویر کی ہدایات پر عمل کرنا شروع کر دیا تو وہ ہمارے ہیڈ کوارٹر کو ہمارا مقبرہ بنا دے گا۔ تھریسیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ تم ضرورت سے زیادہ بول رہی ہو۔ یہ مت بھولو تم میری نائب ہو"... سنگ ہی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یو شٹ اپ۔ نانسنس۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔ تم نے ہی تنویر کو کھلی چھوٹ دے رکھی تھی۔ وہ آسانی سے فراسکو ہیڈ کوارٹر میں گھوم پھر سکتا تھا۔ اس کا جہاں دل چاہتا تھا چلا جاتا تھا ہر جگہ کی معلومات حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اس نے یہاں کے کوڈ ورڈز اور اہم سسٹم کو بھی سمجھ لیا ہے۔ ہارڈ روم میں اسے میں نے بڑبڑاتے سن لیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کڑوں کی کرسی سے وہ کوڈ ورڈز سے آزادی حاصل کر سکتا ہے۔ اگر تم اسے اتنی آزادی نہ دیتے تو یہ سب کچھ نہ ہوتا"... تھریسیا نے بھی غصیلے لہجے میں کہا تو سنگ ہی اسے غصے سے گھورنے لگا۔

"اس طرح مجھے گھورنے سے کچھ نہیں ہو گا۔ کچھ کرو ورنہ نہ فراسکو ہیڈ کوارٹر رہے گا اور نہ ہم"... تھریسیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا کروں۔ میں کوشش تو کر رہا ہوں۔ سپریم کمانڈر نے یہاں کا سارا انتظام ماسٹر کمپیوٹر کے ہاتھوں میں دے رکھا ہے۔ میں صرف ماسٹر کمپیوٹر کو ہی ہدایات دے سکتا ہوں۔ اب وہ میری بات سن ہی نہیں رہا تو میں اسے کیا ہدایات دوں"... سنگ ہی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"بس تو پھر سمجھ لو ہمارے اور فراسکو ہیڈ کوارٹر کے دن گنے جا چکے ہیں۔ پاکیشیائی ایجنٹ اس ہیڈ کوارٹر میں جس مقصد کے لئے آیا تھا وہ اپنا مقصد پورا کر چکا ہے۔ اب اس ہیڈ کوارٹر پر ہمارا نہیں اس پاکیشیائی ایجنٹ کا قبضہ ہو گا اور اس کے نتائج کیا ہوں گے یہ تم بہتر

جانتے ہو"... تھریسیا نے سر جھٹک کر غصیلے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اچانک مشینوں میں زندگی کی لہریں دوڑنے لگیں اور ایک ایک کر کے وہاں موجود تمام سکرینیں آن ہوتی چلی گئیں۔

" ماسٹر کمپیوٹر۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو"... مشین آن ہوتے دیکھ کر سنگ ہی نے ایک بار پھر ماسٹر کمپیوٹر کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

" یس کمانڈر"... جواب میں ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی تو سنگ ہی کا چہرہ کھل اٹھا۔

" تم اتنی دیر سے خاموش کیوں تھے۔ ہیڈ کوارٹر کی مشینیں اور لائٹس کیوں آف ہو گئی تھیں"... سنگ ہی نے ایک ہی سانس میں سوال کرتے ہوئے کہا۔

" ایجنٹ فائیو نے سی ایس کو ری چارج کر دیا تھا جس سے میرا سسٹم کچھ دیر کے لئے بریک ڈاؤن ہو گیا تھا"... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا جواب سن کر سنگ ہی کے چہرے پر ایک رنگ سا آ کر گزر گیا۔

" اوہ۔ کیا اس نے تمہیں کوئی نئی ہدایات دی ہیں"... سنگ ہی نے قدرے پریشانی کے عالم میں کہا۔

" نہیں۔ ایجنٹ فائیو نے مجھے کوئی ہدایات نہیں دیں"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا تو سنگ ہی کی ناک سے ایسی آواز نکلی جیسے اس کا رکا ہوا سانس اچانک بحال ہو گیا ہو۔ ماسٹر کمپیوٹر کا جواب سن کر

تھریسیا کے چہرے پر بھی چھایا ہوا خوف کم ہو گیا تھا۔

" اوہ گڈ۔ اس کا مطلب ہے تمہارا سسٹم بالکل ویسے ہی کام کر رہا ہے جیسے پہلے تھا"... سنگ ہی نے کہا۔

" یس کمانڈر"... ماسٹر کمپیوٹر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" گڈ۔ ویری گڈ۔ میں نے تم سے تنویر کے بارے میں پوچھا تھا۔ تم نے اس کے بارے میں سرچ کیا ہے کہ وہ کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے"... سنگ ہی نے خوش ہو کر کہا۔

" سوری کمانڈر۔ میرے پاس تنویر نامی شخص کا ڈیٹا نہیں ہے"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا اور اس کا جواب سن کر سنگ ہی اور تھریسیا ایک بار پھر چونک پڑے۔

" کیا۔ کیا کہا تم نے۔ تمہارے پاس ایجنٹ فائیو کا ڈیٹا نہیں ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے"... سنگ ہی نے حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

" ایجنٹ فائیو کا ڈیٹا میرے پاس ہے لیکن میں تنویر کی بات کر رہا ہوں"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا تو سنگ ہی اور تھریسیا ایک بار پھر نارمل ہو گئے۔ انہیں یاد آ گیا تھا کہ انہوں نے ماسٹر کمپیوٹر میں تنویر کی بطور ایجنٹ فائیو کے انٹری کر رکھی تھی۔ ایجنٹ فائیو کے حوالے سے تو ماسٹر کمپیوٹر انہیں سب کچھ بتا سکتا تھا لیکن تنویر کے حوالے سے وہ انہیں کچھ نہیں بتا سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ابھی تک ماسٹر کمپیوٹر نے انہیں تنویر کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ تو بتاؤ ایجنٹ فائیو کہاں ہے اور کیا کر رہا ہے"... سنگ ہی نے کہا۔

"ایجنٹ فائیو مادام شی تارا کی طرف چلا گیا تھا۔ اس نے مادام شی تارا کو بے ہوش کر دیا تھا لیکن مادام شی تارا کو بروقت ہوش آگیا اور اس نے ایجنٹ فائیو کو بے ہوش کر دیا ہے"... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ میری بات کراؤ شی تارا سے"... سنگ ہی نے کہا اور اسی لمحے اس کے سامنے سکرین ابھری اور اس پر مادام شی تارا کی شکل نمودار ہو گئی۔

"مادام شی تارا"... سنگ ہی نے مادام شی تارا سے مخاطب ہو کر کہا تو مادام شی تارا چونک کر اوپر دیکھنے لگی۔

"یس کمانڈر"... مادام شی تارا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا ایجنٹ فائیو تمہارے پاس ہے"... سنگ ہی نے پوچھا۔

"یس کمانڈر۔ یہ میرے سامنے بے ہوش پڑا ہے"... مادام شی تارا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے بتایا گیا ہے کہ اس نے تم پر حملہ کیا تھا اور تمہیں بے ہوش کر دیا تھا"... سنگ ہی نے کہا۔

"یس کمانڈر۔ ایجنٹ فائیو نے مجھ پر اچانک اور دھوکے سے حملہ کیا تھا"... مادام شی تارا نے کہا اور پھر وہ سنگ ہی کو تنویر کے اچانک حملے کے بارے میں تفصیل بتانے لگی۔

"پھر اچانک مجھے ہوش آگیا تو میں اپنے کنٹرول روم کی میز پر پڑی تھی اور ایجنٹ فائیو ایک کرسی پر بیٹھا بڑبڑا رہا تھا۔ میں نے فوراً ہائپر سسٹم آن کیا اور غائب ہو گئی۔ اسے میرے غائب ہونے کا علم ہو گیا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا میں نے اسے مکا مار کر زمین پر گرا دیا اور اس کے سر پر زور دار ٹھوکر رسید کر کے اسے بے ہوش کر دیا۔ لیکن کمانڈر۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اس نے مجھ پر حملہ کیوں کیا تھا۔ یہ تو زیرو لینڈ کا وفادار بن چکا ہے"... مادام شی تارا نے کہا۔

"یہ زیرو لینڈ کا وفادار نہیں ہے شی تارا۔ اس نے ہم سب کو دھوکہ دیا ہے"... سنگ ہی نے کہا تو مادام شی تارا بری طرح سے چونک پڑی۔

"دھوکہ"... مادام شی تارا کے منہ سے نکلا۔

"یس"... سنگ ہی نے کہا اور پھر اس نے مادام شی تارا کو ساری حقیقت بتا دی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے زندہ ہونے کا سن کر اس کا رنگ بھی زرد ہو گیا تھا۔

"اوہ۔ اتنا بڑا دھوکہ۔ تنویر جیسا ایک عام ایجنٹ ہماری سپر کمپیوٹرائزڈ مشینوں کو چکمہ دے سکتا ہے تو عمران۔ اوہ مائی گاڈ۔ مجھے یقین ہی نہیں آ رہا کہ تنویر جو کچھ کر رہا تھا وہ محض ایک ڈرامہ تھا"... مادام شی تارا نے کہا۔

"بہرحال میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کے لئے

سٹار شپس بھیج دی ہیں۔ وہ ان سٹار شپس سے نہیں بچ سکیں گے۔ اب ہم اس ایجنٹ فائیو کا بھی وہ حال کریں گے کہ صدیوں تک اس کی روح بلبلاتی رہے گی"... سنگ ہی نے کہا۔

"یس کمانڈر۔ اس جیسے انسان کو تو فوراً گولی مار دینی چاہئے ورنہ یہ فراسکو ہیڈ کوارٹر کے لئے بے حد خطرناک ثابت ہو سکتا ہے"... مادام شی تارا نے کہا۔

"اسے کیسے ہلاک کرنا ہے اس کا فیصلہ میں کروں گا۔ تم اس کی تلاشی لو اور اس سے سی ایس کنٹرولر حاصل کر کے مجھے پہنچا دو۔ میں ماسٹر کمپیوٹر کو حکم دیتا ہوں کہ وہ روبوٹس بھیج کر ایجنٹ فائیو کو لے آئیں۔ اس بار میں تنویر کو ایسی جگہ رکھوں گا جہاں سے وہ کسی طریقے اور کسی کوڈ ورڈ کو استعمال کر کے آزاد نہیں ہو سکے گا"... سنگ ہی نے کہا۔

"یس کمانڈر"... مادام شی تارا نے کہا تو سنگ ہی نے اوور کہا تو اس کے سامنے سے سکرین غائب ہو گئی اور سنگ ہی ماسٹر کمپیوٹر کو ہدایات دینے لگا۔

"ہم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی کوئی خبر نہیں لی۔ اب تک تو سٹار شپس کو ان پر حملہ آور ہو جانا چاہئے تھا"... تھریسیا نے سنگ ہی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں۔ مادام شی تارا کو آلینے دو پھر میں انہیں چیک کرتا ہوں"... سنگ ہی نے کہا اور پھر تھوڑی ہی دیر میں مادام شی تارا وہاں پہنچ گئی۔

اس کے ہاتھ میں سی ایس آلہ تھا جو اس نے سنگ ہی کو دے دیا۔ سی ایس آلے کو دیکھ کر سنگ ہی کے دل سے رہا سہا خوف بھی دور ہو گیا کہ تنویر اس آلے سے ان کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔

"روبوٹس نے تنویر کو ڈارک روم میں پھینک دیا ہے"... مادام شی تارا نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے ہی ماسٹر کمپیوٹر کو یہ ہدایات دی تھیں۔ ڈارک روم میں، میں نے اس کی ساتھی روشی کو بھی پھینک رکھا ہے۔ اب وہ دونوں وہاں سے نہیں نکل سکیں گے"... سنگ ہی نے کہا۔

"ان دونوں خطرناک ایجنٹوں کو آپ زندہ رکھ کر غلطی کر رہے ہیں کمانڈر۔ اگر آپ کہیں تو میں ڈارک روم میں زہریلی گیس پھیلا کر انہیں ہلاک کر دوں"... مادام شی تارا نے کہا۔

"مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں یہ میں بخوبی جانتا ہوں۔ تم اپنے کام سے کام رکھو"... سنگ ہی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوکے"... مادام شی تارا نے ہونٹ بھینچ کر کہا۔ سنگ ہی کا رویہ اسے بے حد ناگوار گزرا تھا لیکن بلیک جیک کی غیر موجودگی میں وہ چونکہ فراسکو ہیڈ کوارٹر کا کمانڈر تھا اس لئے وہ اس کا ہر حکم ماننے پر مجبور تھی۔

"تم ایک کام کرو"... سنگ ہی نے کچھ سوچ کر کہا۔

"یس کمانڈر"... مادام شی تارا نے کہا۔

"ڈاکٹر ارشاد بے حد آرام کر چکا ہے۔ تم اسے فوراً ڈارک بیس

میں لے جاؤ۔ ڈارک بیس میں اسے کیا کرنا ہے سپریم کمانڈر نے اسے سمجھا دیا ہے۔ جب تک وہ ڈارک بیس میں رہے گا تم اس کے ساتھ رہو گی اور اس پر مسلسل نظر رکھو گی"۔۔۔ سنگ ہی نے کہا۔

"یس کمانڈر"۔۔۔ مادام شی تارا نے کہا۔

"اور ہاں۔ اسے صرف لیبارٹری میں لے جانا۔ اگر وہ غلطی سے بھی ریڈ ایریئے کی طرف جانے کی کوشش کرے تو اسے گولی مار دینا سپریم کمانڈر سے میں خود بات کر لوں گا"۔۔۔ سنگ ہی نے کہا تو مادام شی تارا نے اثبات میں سرہلا دیا اور وہاں سے چلی گئی۔

"ماسٹر کمپیوٹر۔ سکرین آن کرو اور مجھے دکھاؤ سٹار شپس نے بلیک اسپیس شپ کو تباہ کیا ہے یا نہیں"۔۔۔ مادام شی تارا کے جانے کے بعد سنگ ہی نے ماسٹر کمپیوٹر کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور اسی لمحے اس کے سامنے ایک بار پھر سکرین نمودار ہو گئی۔ چند لمحے سکرین پر جھماکے سے ہوئے اور پھر سکرین پر بلیک اسپیس شپ دکھائی دینے لگی۔ بلیک اسپیس شپ کو صحیح سلامت دیکھ کر سنگ ہی اور تھریسیا بے اختیار اچھل پڑے۔

"یہ کیا۔ بلیک اسپیس شپ تو بدستور خلاء میں موجود ہے۔ کہاں ہیں سٹار شپس اور انہوں نے ابھی تک بلیک اسپیس شپ پر حملہ کیوں نہیں کیا"۔۔۔ سنگ ہی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کمانڈر۔ بلیک اسپیس شپ پر بیس سٹار شپس نے حملہ کیا تھا لیکن بلیک اسپیس شپ نے ان تمام سٹار شپس کو تباہ کر دیا ہے"۔۔۔

ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی تو سنگ ہی اور تھریسیا کے رنگ اڑ گئے۔

"بلیک اسپیس شپ نے بیس کی بیس سٹار شپس کو تباہ کر دیا ہے۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ناممکن۔ یہ تو ممکن ہی نہیں ہے"۔۔۔ سنگ ہی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بلیک اسپیس شپ کے کمانڈر نے حیرت انگیز تیز رفتاری اور پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سٹار شپس کے حملوں سے خود کو بچایا تھا اور ان کے خلاف جوابی کارروائی کرتے ہوئے ان سب سٹار شپس کو تباہ کر دیا تھا"۔۔۔ ماسٹر کمپیوٹر نے کہا اور پھر سکرین پر اچانک منظر بدل گیا۔ اب سکرین پر عمران کی بلیک اسپیس شپ اور سٹار شپس کے درمیان ہونے والی حیرت انگیز اور انوکھی جنگ کا منظر نظر آ رہا تھا سنگ ہی اور تھریسیا آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر خلاء میں ہونے والی جنگ دیکھ رہے تھے۔ عمران واقعی بڑی مہارت اور تیز رفتاری سے بلیک اسپیس شپ کو کنٹرول کر رہا تھا۔ سٹار شپس بلیک اسپیس شپ پر مسلسل اور نہایت خوفناک حملے کر رہی تھیں لیکن عمران ہر طرف سے برسنے والی ریڈ ریز، راکٹس اور میزائلوں سے بچاتا ہوا ان سٹار شپس پر جوابی کارروائی کرتے ہوئے انہیں تباہ کر رہا تھا۔ پھر جب دو سٹار شپس باقی رہ گئیں تو عمران بلیک اسپیس شپ کو ریڈ سٹونز ایریئے میں لے گیا۔ ریڈ سٹون ایریئے میں داخل ہو کر اس نے بلیک اسپیس شپ کو بچانے کے لئے جو حیرت انگیز کارکردگی دکھائی اسے دیکھ کر واقعی سنگ ہی اور تھریسیا کی آنکھیں پھیل گئی تھیں۔

"مائی گاڈ۔ یہ انسان ہے یا جن۔ ہزاروں کی تعداد میں ریڈ سٹونز کے درمیان سے کوئی انسان اس طرح اسپیس شپ بچا کر نہیں لے جاسکتا۔ قطعی نہیں"... تھریسیا نے کہا۔

"یہ عمران اور اس کے ساتھی واقعی مافوق الفطرت انسان ہیں۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہ اس طرح ہماری بیس سٹار شپس کو تباہ کر سکتے ہیں اور یہ جس طرح خود کو ریڈ سٹونز سے بچا کر نکل آیا ہے یہ واقعی اس کی بے پناہ مہارت اور اعلیٰ کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت ہے"... سنگ ہی نے کہا۔

"تم عمران اور اس کے ساتھیوں کی تعریف کر رہے ہو"... تھریسیا نے حیران ہو کر سنگ ہی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں ان کی نہیں ان کی اعلیٰ کارکردگی کی تعریف کر رہا تھا"... سنگ ہی نے فوراً خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"ایک ہی بات ہے۔ ان کی تعریف کرو یا ان کی کارکردگی کی"... تھریسیا نے منہ بنا کر کہا۔

"ماسٹر کمپیوٹر۔ اب یہ فراسکو ہیڈ کوارٹر سے کتنی دور ہیں"... سنگ ہی نے ماسٹر کمپیوٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ بلیو اور ریڈ زون سے نکل کر دور جا چکے ہیں۔ فراسکو ہیڈ کوارٹر سے یہ تقریباً پچانوے ہزار کلو میٹر دور ہیں"... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ان کی بلیک اسپیس شپ کام

کرنا چھوڑ دے اور یہ یونہی خلاؤں میں بھٹکتے رہیں"... سنگ ہی نے کہا۔

"یہ چونکہ ریڈ اور بلیو زون سے دور ہیں اس لئے اب ایسا ممکن ہے"... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

"گڈ۔ تو پھر جلدی کرو۔ ان کی بلیک اسپیس شپ کی تمام مشینری جام کر دو اور پھر ایسا انتظام کرو کہ میری عمران سے بات ہو سکے"... سنگ ہی نے کہا۔

"یس کمانڈر۔ چند لمحے انتظار کریں"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا تو سنگ ہی نے جبڑے بھینچ لئے۔ اس کی نظریں خلاء میں تیز رفتاری سے اڑتی ہوئی عمران کی بلیک اسپیس شپ پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر اچانک سنگ ہی اور تھریسیا نے بلیک اسپیس شپ کی تمام بیرونی لائٹس آف ہوتے دیکھیں اور اس کے ساتھ ہی بلیک اسپیس شپ کی رفتار کم ہونے لگی۔ چند ہی لمحوں میں بلیک اسپیس شپ نہایت دھیمی رفتار میں خلاء میں تیرتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔

"گڈ شو۔ ماسٹر کمپیوٹر۔ گڈ شو۔ اب میری عمران سے بات کراؤ۔ میں اسے بتانا چاہتا ہوں کہ زیرو لینڈ سے ٹکرانا اس کے بس کی بات نہیں ہے۔ اب یہ انہی خلاؤں میں بھٹکتے بھٹکتے ہلاک ہو جائیں گے اور ان کی لاشیں بھی ہمیشہ کے لئے ان خلاؤں میں گم ہو جائیں گی"... سنگ ہی نے سفاکانہ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے سکرین پر جھماکا سا ہوا اور سکرین پر بلیک اسپیس شپ کا اندرونی منظر ابھر آیا جہاں عمران اور

اس کے ساتھیوں کے چہروں پر پریشانی کے تاثرات صاف دکھائی دے رہے تھے۔

"اب آپ ان سے بات کر سکتے ہیں کمانڈر"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا تو سنگ ہی کے ہونٹوں پر زہر انگیز مسکراہٹ ابھر آئی۔

سنگ ہی کے ہونٹ ہلے اور اچانک اس کی آواز سنائی دی۔

"تم اور تمہارے ساتھی واقعی ڈھیٹ مٹی کے بنے ہوئے ہیں ۔ ان کسی بھی طرح تم سب کو پتہ نہیں موت کیوں نہیں آتی"... سنگ ہی نے کہا۔

"کیا کروں ۔ تمہارا بھتیجا جو ہوا"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس بار تم نے تنویر کے ساتھ مل کر ہمیں خوب بے وقوف بنایا تھا۔ میں تو یہی سمجھ رہا تھا کہ آخر خدا خدا کر کے تم لوگوں سے جان چھوٹ ہی گئی ہے ۔ مگر"... سنگ ہی نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

"اس آسانی سے کم از کم ہم تمہاری جان تو نہیں چھوڑیں گے چچا انکل"... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔ اس کے چچا انکل کہنے پر اس کے ساتھیوں کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی۔

"تم کیا سمجھے تھے کہ ہمیں معلوم ہی نہیں ہو گا کہ تم نے تنو
کے ساتھ مل کر کیا ڈرامہ کھیلا تھا"... سنگ ہی نے سر جھٹکتے ہوئے
کہا۔

"ڈرامہ ۔ ارے ہم نے ڈرامہ کب کیا تھا"... عمران نے کہا۔

"تنویر نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہمارے سامنے
گولیاں ماری تھیں اور پھر میں نے بھی تمہیں چیک کیا تھا۔ تم مر چکے
تھے مگر اب ۔ ہونہہ ۔ یہ سب ڈرامہ نہیں تو اور کیا تھا"... سنگ ہی
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے ۔ خدا کا کچھ تو خوف کرو چچا انکل ۔ ہم مرے ہوؤں
کیوں کوڑے برسا رہے ہو"... عمران نے کہا۔

"مرے ہوئے ۔ ہونہہ "... سنگ ہی نے سر جھٹک کر کہا۔

"اور نہیں تو کیا ۔ کیا تم ہمیں زندہ سمجھ رہے ہو"... عمران نے
حیران ہو کر کہا۔

"میرے سامنے ڈرامہ مت کرو ۔ میں اب تمہارے کسی جھانسے
میں نہیں آؤں گا"... سنگ ہی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرا یقین کرو چچا انکل ۔ ہم سب مر چکے ہیں ۔ میں عمران
بھوت ہوں ۔ یہ صفدر کا بھوت ہے ۔ یہ کیپٹن شکیل کا بھوت ہے ۔
یہ جولیا کا بھوت ہے اور"... عمران کی زبان کسی نان سٹاپ ٹرین کی
طرح چلنے لگی۔

"تم سب واقعی بھوت ہو ۔ یہ بات میں ضرور مانتا ہوں"... سنگ

ہی نے کہا۔

"مانتے ہو نا ۔ تو پھر یہ بھی مان جاؤ کہ مرنے کے بعد بھی ہمارے
بھوت بے حد خوبصورت، سمارٹ اور ہینڈسم ہوتے ہیں لیکن جب
تم اور آنٹی تھریسیا ہمارے ہاتھوں ہلاک ہو گی تو تم انتہائی بدصورت
اور خوفناک بھوت بن جاؤ گے"... عمران نے کہا۔

"فضول باتیں مت کرو ۔ میں نے تمہیں صرف یہ بتانے کے لئے
رابطہ کیا ہے کہ اب تم اور تمہارے ساتھی بچ نہیں سکتے ۔ میں نے
بلیک اسپیس شپ کا سارا سسٹم جامد کر دیا ہے ۔ اب یہ بلیک
اسپیس شپ کبھی آن نہیں ہو گی ۔ تم اور تمہارے ساتھی اسی طرح
خلاؤں میں بھٹکتے رہو گے ۔ تم جتنا مرضی زور لگا لو ان خلاؤں سے
کبھی نہیں نکل سکو گے"... سنگ ہی نے کہا۔

"چچا انکل ۔ ایک بات پوچھوں"... عمران نے بڑے تحمل بھرے
لہجے میں کہا۔

"پوچھو ۔ آخری بات سمجھ کر میں تمہاری ایک بات کا جواب دے
دوں گا"... سنگ ہی نے کہا۔

"کیا تمہارے پیٹ میں درد ہو رہا ہے"... عمران نے کہا تو سنگ
ہی کے ساتھ ساتھ عمران کے ساتھی بھی چونک پڑے ۔ عمران نے یہ
بات بڑی سنجیدگی سے کہی تھی۔

"درد ۔ کیا مطلب ۔ کیا کہنا چاہتے ہو"... سنگ ہی نے اسے
غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"تم ہمیشہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو مارنے کی دھمکیاں دیتے رہتے ہو۔ جب میں نے تمہیں بتا دیا ہے کہ ہم مر چکے ہیں اور ہم بھوتوں کی شکل میں خلاؤں کی سیر کر رہے ہیں تو تم پھر ہمیں مارنے کی دھمکیاں کیوں دے رہے ہو۔ جن کے پیٹ میں درد ہوتا ہے عموماً وہی ایسی باتیں کرتے ہیں"... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

"شٹ اپ۔ لگتا ہے موت کو سامنے دیکھ کر تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے جو اس قدر احمقانہ باتیں کر رہے ہو"... سنگ ہی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں تو صرف احمقانہ باتیں کر رہا ہوں جبکہ حماقت تمہارے چہرے سے ٹپکتی ہے"... عمران نے کہا تو سنگ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

"تم۔ تم۔ ہونہہ۔ تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔ جاؤ جہنم میں۔ اب میں تم سے کوئی رابطہ نہیں کروں گا"... سنگ ہی نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی سکرین سے اس کا چہرہ غائب ہو گیا۔

"ارے۔ ارے۔ اتنی جلدی بھاگ گئے چچا انکل۔ ابھی تو میں نے تم سے بہت سی باتیں پوچھنی تھیں"... عمران نے کہا تو وہ سب اس کے انداز پر ہنس پڑے۔

"کیا احمقوں جیسی باتیں کر رہے تھے"... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"احمقوں جیسی۔ کیا بات کر رہی ہو۔ میں تو بے حد الجھی ہوئی۔ میرا مطلب ہے سلجھی ہوئی باتیں کر رہا تھا"... عمران نے فوراً کہا تو وہ سب ہنس دیئے۔

"آپ سنگ ہی کو احمق بنا رہے تھے۔ اس کی کوئی خاص وجہ تھی عمران صاحب"... صفدر نے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"احمق بنانے کے لئے بھی کوئی خاص وجہ ہوتی ہے کیا"... عمران نے کہا۔

"آپ کا انداز تو ایسا ہی تھا جیسے"... صفدر کہتے کہتے رک گیا۔

"جیسے کیا"... عمران نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ البتہ ایک بات ضرور کہوں گا"... صفدر نے کہا۔

"وہ کیا بڑے بھائی"... عمران نے پوچھا۔

"جب بلیک اسپیس شپ کی مشینری آف ہوئی تھی تو میں نے آپ کے چہرے پر بھی تاریکی چھاتے دیکھ لی تھی لیکن جب آپ نے سنگ ہی سے باتیں کرنی شروع کی تھیں میں نے آپ کی آنکھوں اور چہرے پر بشاشت سی دیکھی تھی جیسے آپ کو ہفت اقلیم کا خزانہ مل گیا ہو"... صفدر نے کہا۔

"ہفت اقلیم کا خزانہ اور وہ بھی سنگ ہی کو دیکھ کر۔ بہت خوب اچھا مذاق کرتے ہو مگر ہنسی نہیں آتی۔ کیوں دوستو"... عمران نے جولیا اور دوسرے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ تمہارے چہرے پر اب واقعی کوئی

پریشانی نہیں ہے۔ سچ سچ بتاؤ کیا بات ہے"... جولیا نے کہا۔

"مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں نہ پہلے پریشان تھا اور نہ اب ہوں۔ اگر تمہیں میرا فریش چہرہ اچھا نہیں لگ رہا تو میں پریشان ہو جاتا ہوں۔ ہائے۔ ہائے۔ یہ کیا ہو گیا۔ بلیک اسپیس شپ کی مشینری جام ہو گئی ہے۔ اب ہم کیا کریں گے۔ کیا ہم واقعی ان خلاؤں میں بھٹکتے رہیں گے۔ ہائے۔ کیا اب مجھے بلکہ ہم سب کو کنوارہ ہی مرنا پڑے گا"... عمران نے چہرے پر پریشانی پیدا کرتے ہوئے بڑی بوڑھیوں کی طرح باقاعدہ ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"تو تم نہیں بتاؤ گے"... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"کیا بتاؤں۔ خوف سے میری جان ہی نکلی جا رہی ہے۔ میری ٹانگیں کانپ رہی ہیں، جسم پر لرزا سا طاری ہوتا ہوا محسوس ہو رہا ہے اور دل۔ ہائے دل۔ دل نے تو جیسے دھڑکنا ہی چھوڑ دیا ہے"... عمران نے اسی انداز میں کہا تو وہ سب اس کی اداکاری پر ہنس دیئے۔

"میں بتاتا ہوں کہ عمران صاحب کی پریشانی کیوں کافور ہو گئی ہے"... چوہان نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا مطلب۔ تم کیسے جانتے ہو"... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"جانتا تو نہیں۔ البتہ مجھے کچھ کچھ اندازہ ضرور ہو رہا ہے"... چوہان نے کہا۔

"کیسا اندازہ"... کراسٹی نے کہا۔

"آپ سب نے شاید غور نہیں کیا۔ اس شپ کا سارا نظام

بیٹریوں پر چلتا ہے۔ بیٹریاں آن ہوں تو اسپیس شپ کی کمپیوٹرائزڈ مشینیں، اس کی لائٹس اور آکسیجن سسٹم آن رہتا ہے اور اگر بیٹریاں فیل ہو جائیں تو سارا سسٹم فیل ہو جاتا ہے۔ جب اچانک اسپیس شپ کی مشینری بند ہوئی تھی تو یہاں کی تمام سکرینیں بھی آف ہو گئی تھیں اور یہاں یکلخت اندھیرا چھا گیا تھا اس کے ساتھ ہی ہمیں اپنے جسموں پر دباؤ بھی محسوس ہوا تھا اور ہمارا سانس بھی بھاری ہو گیا تھا۔ لیکن چند ہی لمحوں کے بعد لائٹس آن ہو گئیں۔ دوسری مشینریاں تو آن نہیں ہوئیں مگر لائٹس کے ساتھ ہی آکسیجن پیدا کرنے والا سسٹم بھی آن ہو گیا اور ہم یہاں آسانی سے سانس لینے لگے۔ پھر ایک سکرین آن ہوئی اور عمران صاحب سنگ ہی سے باتیں کرنے لگے۔ میرا خیال ہے کہ سنگ ہی نے پہلے ہماری بلیک اسپیس شپ کا سارا سسٹم فیل کر دیا تھا۔ شاید اس نے اسپیس شپ کی بیٹریوں کو ہی بریک ڈاؤن کرنے کی کوشش کی تھی مگر اس نے چونکہ عمران صاحب سے بات کرنی تھی اس لئے اسے ان بیٹریوں کو ری چارج کرنا پڑا۔ بیٹریوں کے ری چارج ہوتے ہی یہاں کا سسٹم بحال ہو گیا۔ اب جبکہ ہم یہاں سانس لے رہے ہیں اور یہاں کی تمام لائٹس بھی آن ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ عمران صاحب اس بلیک اسپیس شپ کو اور اس کی باقی مشینری کو بھی آن کر سکتے ہیں"... چوہان نے کہا تو عمران اس کی طرف یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا جیسے اچانک چوہان کے سر پر سینگ نکل آئے ہوں۔

"کیا چوہان درست کہہ رہا ہے"... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یا اللہ مجھے معاف کرنا۔ مجھ سے بھول ہو گئی۔ بہت بڑی بھول ہو گئی"... عمران نے اوپر دیکھ کر دونوں کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔

"بھول ہو گئی۔ کیا مطلب۔ یہ تم کانوں کو کیوں ہاتھ لگا رہے ہو"... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"میں نے تو سنگ ہی سے جھوٹ کہا تھا کہ ہم سب مر چکے ہیں اور ہم سب بھوت ہیں۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ میرے منہ سے نکلی ہوئی بات سچ ثابت ہو جائے گی اور چوہان بھوت بن جائے گا"... عمران نے اسی انداز میں کہا تو چوہان بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ اب چوہان کو بھوت کہنے سے تمہاری کیا مراد ہے"... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"بھوت۔ ارے۔ یہ واقعی بھوت بلکہ بھوتوں کا سردار ہے۔ اس قدر ٹیکنیکل بات یا تو کوئی انجینئر سمجھ سکتا ہے یا پھر کوئی بھوت۔ چوہان انجینئر تو ہے نہیں اس لئے میں اسے بھوت نہ کہوں تو اور کیا کہوں"... عمران نے کہا تو چوہان بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو میرا اندازہ صحیح تھا"... چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بھوتوں کے اندازے بھی کبھی غلط ہوتے ہیں کیا"... عمران نے کہا تو وہ سب ہنسنے لگے۔

"کیا واقعی ہماری اسپیس شپ دوبارہ درست حالت میں آ گئی ہے"... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ سنگ ہی نے اس اسپیس شپ کی بیٹریاں واقعی بریک ڈاؤن کرنے کی کوشش کی تھی اگر وہ مجھ سے بات کرنے کی کوشش نہ کرتا تو واقعی وہی کچھ ہوتا جو اس نے کہا تھا۔ اسپیس شپ سے آکسیجن ختم ہو جاتی اور اب تک ہم واقعی لاشیں بن کر خلاؤں میں بھٹک رہے ہوتے۔ مگر سنگ ہی مجھے ڈرانے اور دھمکانے کے لئے آن لائن ہو گیا اور آن لائن ہونے کے لئے ظاہر ہے اسے بیٹریوں کو ری چارج کرنا ہی تھا۔ بیٹریوں کے ری چارج ہوتے ہی یہاں آکسیجن پلانٹ کے ساتھ سارا سسٹم دوبارہ اپنی نارمل پوزیشن میں آ گیا۔ میں نے جان بوجھ کر سنگ ہی سے ایسی باتیں کی تھیں تاکہ وہ بھاگ جائے اور دوبارہ ہم سے رابطہ نہ کرے۔ اب وہ یہی سمجھتا رہے گا کہ بلیک اسپیس شپ کا سارا سسٹم بند ہو گیا ہے اور بہت جلد ہم لاشوں میں تبدیل ہو جائیں گے اور پھر ہماری لاشیں خلاؤں میں بھٹکتی رہیں گی۔ اب ظاہر ہے وہ لاشوں سے تو رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کرے گا"... عمران نے کہا تو وہ سب عمران کو تحسین آمیز نظروں سے دیکھنے لگے جو ہر بات لمحوں میں سمجھ جاتا تھا۔

"تو کیا اب اگر ہم بلیک اسپیس شپ کو آن کر کے دوبارہ فراسکو ہیڈ کوارٹر کی طرف لے جانے کی کوشش کریں گے تو سنگ ہی کو اس کی خبر نہیں ہو گی"... صدیقی نے کہا۔

"نہیں ۔ یہ بات نہیں ہے ۔ جیسے ہی ان مشینوں اور کمپیوٹرز کو آن کروں گا سنگ ہی کو فوراً پتہ چل جائے گا"... عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ اس صورت میں اس نے اگر دوبارہ بیٹریاں ڈاؤن کر دی تو پھر"... کراسٹی نے کہا۔

"میں بھی یہی سوچ رہا ہوں ۔ ہمیں اب ہر حال میں خود کو سنگ ہی سے بچانا ہے ۔ میں نے اور ڈاکٹر جمشید درانی نے اس بلیک شپ پر جو تجربات کئے تھے وہ زیادہ کامیاب ثابت نہیں ہوئے اور ہم فوراً ہی زیرو لینڈ کی نظروں میں آگئے ۔ ایسا شاید راڈار اور بلیک اسپیس شپ پر لگے ہوئے سگنلز کی وجہ سے ہوا ہے ۔ اگر راڈار پلیٹ کو بلیک اسپیس شپ سے ہٹا دیا جائے تو ہم ان کی نظروں میں آئے بغیر فراسکو ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکتے ہیں"... عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب ان ایریلوں اور راڈار پلیٹوں کو کیسے ہٹایا جا سکتا ہے اور بفرض محال ایسا ہو بھی جائے تو ہم فراسکو ہیڈ کوارٹر تک کیسے پہنچیں گے ۔ ان ایریلوں اور راڈار سگنلز سے ہی تو ہمیں پتہ چل سکتا ہے کہ فراسکو ہیڈ کوارٹر کہاں ہے ۔ جب یہ ہی نہ ہوں گے تو ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ فراسکو ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور ہم اس تک کیسے پہنچ سکتے ہیں"... صفدر نے کہا۔

"یہی ٹیکنیکل باتیں سوچ سوچ کر میں پریشان ہو رہا ہوں ۔ جب ہمارے پاس سگنلز رسیو ہی نہیں ہوں گے تو ہم واقعی فراسکو ہیڈ کوارٹر تک کیسے پہنچیں گے"... عمران نے کہا۔

"اب یہ بھی تو ممکن نہیں ہے کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں ۔ سنگ ہی کے خوف سے ہم بلیک اسپیس شپ کو آن ہی نہ کریں ۔ جب تک اسپیس شپ آن نہیں ہوگی ہم ان تک پہنچیں گے کیسے"... جولیا نے کہا۔

"یہی اصل پوائنٹ ہے"... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ان بیٹریوں کو کسی ایسے طریقے سے کور ڈ کر دیا جائے کہ انہیں کسی طرح سگنلز سسٹم سے ڈسٹرب ہی نہ کیا جا سکے ۔ وہ لوگ بیٹریوں کو ڈاؤن کرنے کے لئے ویوز اور سگنلز ہی استعمال کرتے ہوں گے"... چوہان نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"گڈ ۔ گڈ شو چوہان ۔ یہ کہہ کر تم نے واقعی سارا مسئلہ ہی حل کر دیا ہے ۔ ریئلی ویری گڈ چوہان"... عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ۔ چوہان نے ایسی کیا بات کر دی ہے جو تم اس قدر خوش ہو رہے ہو"... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"ہماری یہ اسپیس شپ ویوز اور سگنل سسٹم کے تحت ہی کام کرتی ہے ۔ بیٹریوں کو عموماً راستے میں بریک ڈاؤن ہونے کا احتمال ہوتا ہوگا جس کے لئے فراسکو ہیڈ کوارٹر یا زیرو لینڈ والے انہیں ری چارج کرنے کے لئے ویوز یا سگنلز کے ذریعے جھٹکے دیتے ہوں گے ۔ ہلکا سا جھٹکا لگتے ہی بیٹریاں آن ہو جاتی ہیں اور پھر وہ خودبخود سولر سسٹم کے تحت کام کرنا شروع کر دیتی ہیں ۔ ان بیٹریوں پر سگنل

رسیور لگے ہوئے ہیں۔ اگر واقعی ان رسیورز کو بیٹریوں سے ہٹا دیا جائے تو سنگ ہی تو کیا اس کا کمانڈر بلکہ اس کا بھی سپریم کمانڈر بیٹریوں کو بریک ڈاؤن نہیں کر سکے گا"... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن اب یہ کام کیسے ہو سکتا ہے۔ تم نے بتایا تھا کہ بیٹریاں شپ کی نچلی طرف لگی ہوئی ہیں جنہیں باہر سے ہی ٹھیک کیا جا سکتا ہے۔ اس وقت ہم اسپیس میں ہیں اور اسپیس میں رہ کر بھلا ہم ان بیٹریوں سے وہ رسیور کیسے ہٹا سکیں گے جو ہماری موت کا سبب بن سکتے ہیں"... جولیا نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"وہ کیا کہتے ہیں مرد مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی"... عمران نے کہا۔

"یہاں اس شعر کا کیا مطلب"... جولیا نے کہا۔

"مطلب جو بھی ہو ہمیں یہ کام ضرور کرنا ہے ورنہ واقعی ہمارے لئے فراسکو ہیڈ کوارٹر پہنچنا مشکل بلکہ ناممکن ہو جائے گا"... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کیا تم خلاء میں یہ سب کرو گے۔ لیکن"... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے کہا ہے نا۔ یہ بہت ضروری ہے۔ ہم یہاں اسپیس مشن پر آئے ہیں۔ اس اسپیس میں خوار ہونے کے لئے نہیں"... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ سب تم کرو گے کیسے"... جولیا نے پوچھا۔

"ظاہر سی بات ہے۔ یہ کام بلیک اسپیس شپ سے باہر جا کر ہی ہو سکتا ہے"... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کیا تم اسپیس شپ سے باہر جاؤ گے"... جولیا نے اس کی طرف آنکھیں پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔ دوسرے ساتھی بھی عمران کی اس بات پر حیران ہو رہے تھے۔

"میرے سوا اور دوسرا کوئی یہ کام نہیں کر سکتا۔ بیٹریاں کہاں ہیں اور ان کے رسیور کون سے ہیں وہ میں جانتا ہوں اس لئے مجھے ہی یہ کام کرنا ہو گا"... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ اسپیس شپ سے نکلنا کیا آپ کے لئے خطرناک نہیں ہو گا"... صدیقی نے کہا۔

"خطروں سے کھیلنا ہمارا پیشہ ہی نہیں ہمارا شوق بھی ہے۔ سب کی جانیں بچانے کے لئے کسی ایک کو تو اپنی جان کی بازی لگانی ہی پڑے گی"... عمران نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو یہ کام میں کروں گی"... کراسٹی نے کہا۔

"بات تو وہی ہے۔ تم بیٹریوں کو کہاں تلاش کرو گی اور تمہیں کیسے معلوم ہو گا کہ ان بیٹریوں پر کہاں سگنل رسیور لگے ہوئے ہیں"... عمران نے کہا تو کراسٹی کے ساتھ ساتھ ان سب نے بھی ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا یہ مسئلہ کسی اور طریقے سے حل نہیں ہو سکتا"... جولیا نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ اور کوئی راستہ نہیں ہے"... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر آپ باہر جائیں گے تو ہم آپ کو اکیلے نہیں جانے دیں گے عمران صاحب۔ آپ کو ہم میں سے بھی کسی ایک کو ساتھ لے جانا ہو گا"... صدیقی نے کہا۔

"کیوں بھائی۔ میں اپنے ساتھ ساتھ کسی دوسرے کی جان کو خطرے میں کیوں ڈالوں"... عمران نے کہا۔

"تو پھر تم کیوں خود کو خطرے میں ڈال رہے ہو"... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"میری قسمت میں کنوارہ ہی مرنا لکھا ہے شاید اس لئے"... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا تو جولیا اسے گھور کر رہ گئی۔ عمران اٹھا اور دوبارہ کیبن کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ کیبن سے باہر آیا تو اس کی کمر پر نہ صرف آکسیجن سلنڈر لدے ہوئے تھے بلکہ اس نے سر پر شیشے کا بڑا سا گلوب بھی چڑھا رکھا تھا۔ اس کے دائیں پہلو میں ایک عجیب و غریب گن سی لٹک رہی تھی جس پر ایک چرخی سی چڑھی ہوئی تھی۔ اس چرخی پر سلور تار لپٹی ہوئی تھی۔

"صفدر۔ کنٹرولنگ سیٹ پر بیٹھ جاؤ۔ میں ایئر ٹائٹ دروازے کی طرف جا رہا ہوں۔ جیسے ہی پہلا دروازہ بند ہو تم دوسرا دروازہ کھول دینا"... کنٹوپ کے اندر سے عمران نے کہا۔ ان سب کے کانوں پر چونکہ ہیڈ فونز لگے ہوئے تھے اس لئے اس کی آواز ان سب کو

بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

"اوکے"... صفدر نے کہا اور ایک بار پھر عمران کی سیٹ پر جا بیٹھا۔ عمران نے اسے دروازہ کھولنے اور بند کرنے کا طریقہ بتایا اور ایک چھوٹی سی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک دروازہ کھولا اور مڑ کر ان کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ سب بھی اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ عمران نے ہاتھ ہلا کر انہیں الوداع کہا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔ دروازے سے باہر نکلتے ہی اس نے دروازہ بند کر دیا تھا۔ اس طرف چونکہ ڈبل ڈور تھا جن میں سے ایک ڈور لاک ہو جاتا تھا تب دوسرا کھلتا تھا۔ عمران نے دروازہ بند کیا تو صفدر نے دوسرا دروازہ کھولنے کے لئے بٹن پریس کر دیا۔

"کیا ہم عمران کو باہر جاتے اور اسے کام کرتے نہیں دیکھ سکیں گے"... جولیا نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمام سکرینیں آف ہیں۔ عمران صاحب نے ان سکرینوں کو آن کرنے کا طریقہ ہی نہیں بتایا"... صفدر نے لاچاری سے کہا۔

"کسی سکرین کو آن کرنے کی کوشش بھی مت کرنا۔ فی الحال بیٹریوں پر صرف ایک مشین کام کر رہی ہے جس سے آکسیجن اور ڈور اوپن کلوز کئے جا سکتے ہیں۔ اگر تم نے کسی سکرین کو آن کیا تو اس کے ساتھ دوسری مشین بھی آن ہو جائے گی اور سنگ ہی کو فوراً علم ہو جائے گا کہ ہم کیا کر رہے ہیں"... ہیڈ فون میں انہیں عمران کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ آپ بے فکر رہیں عمران صاحب۔ میں کسی سکرین کو آن نہیں کروں گا"... صفدر نے کہا۔

"کیا تم ٹھیک ہو"... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں"... عمران کی آواز سنائی دی۔

"اوکے"... جولیا نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔ ادھر عمران اسپیس شپ سے باہر نکل کر ہلکے پھلکے گیس بھرے غبارے کی طرح تیر رہا تھا۔ وہ اسپیس شپ کے ساتھ ساتھ اڑتے ہوئے انداز میں اس کے نچلے حصے کی طرف آ گیا۔ اسپیس شپ کے عین نیچے آ کر اس نے ایک سائیڈ پر لگا ہوا چھوٹا سا بٹن پریس کیا تو اسپیس شپ کا ایک خانہ سا کھل گیا اور اس میں سے ایک ٹرے سی سرکتی ہوئی باہر آ گئی۔ اس ٹرے کے اوپر والے حصے پر سیاہ رنگ کی لمبوتری سی بیٹریاں لگی ہوئی تھیں جن کی تعداد چار تھی جبکہ ٹرے کے نچلے حصے میں دو سلنڈر سے لگے ہوئے تھے۔ ان بیٹریوں اور سلنڈروں کے ساتھ بے شمار تاریں اور چھوٹی چھوٹی مشینیں سی لگی ہوئی تھیں۔ بیٹریوں کے دائیں طرف فولادی تاروں کا جال سا پھیلا ہوا تھا جن پر ایریل نما سرے نکلے ہوئے تھے۔ ان سروں کے اوپر چھوٹی چھوٹی گول پلیٹیں تھیں جو مختلف رنگوں کی تھیں۔

عمران ان پلیٹوں کو غور سے دیکھنے لگا۔ پھر اس نے لباس کی جیب سے ایک کٹر نکال لیا۔ اس نے نیلے رنگ کی ایک پلیٹ کے نیچے تار کو کٹر سے پکڑا اور زور لگا کر وہ تار کاٹنے ہی لگا تھا کہ اچانک

اسے ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کے ہاتھ سے کٹر نکل گیا۔ اسے یہ جھٹکا اچانک اسپیس شپ کے آگے نکل جانے کی وجہ سے لگا تھا۔ جھٹکا لگنے کی وجہ سے عمران اسپیس شپ سے دور ہٹ گیا تھا جیسے کسی نے اسے پیچھے دھکیل دیا ہو۔ اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ اسپیس شپ کی طرف بڑھتا اس نے اچانک اسپیس شپ کی بیرونی لائٹس آن ہوتے دیکھیں۔ پھر ٹیل سے تیز روشنی سی نکلی اور عمران نے یکلخت اسپیس شپ کو آگے بڑھتے دیکھا۔

اسپیس شپ کو اس طرح آگے بڑھتے دیکھ کر عمران بوکھلا گیا۔ وہ بری طرح سے ہاتھ پیر مارنے لگا لیکن دیکھتے ہی دیکھتے اسپیس شپ اس سے کافی فاصلے پر چلی گئی۔ ہاتھ پاؤں مارنے سے عمران کا جسم کسی سٹارٹ ہوتے ہوئے پنکھے کی طرح گھومنے لگا۔ عمران نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی مگر بے سود۔ خلاء میں اس کا ہلکا پھلکا جسم جیسے اس کے قابو میں ہی نہیں آ رہا تھا۔ وہ خود کو سنبھالنے میں لگا ہوا تھا اور اسپیس شپ آہستہ آہستہ اس سے دور ہوتی جا رہی تھی۔

تنویر کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو ایک تاریک جگہ پر پایا۔ ہوش میں آتے ہی اسے فوراً یاد آگیا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ ماسٹر کمپیوٹر کو وائس سسٹم کے تحت اپنے کنٹرول میں لینے کے بعد وہ سنگ ہی اور تھریسیا سے انوکھا اور حیرت انگیز کھیل کھیلنے کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ اچانک اس کی نظر میز پر پڑی جہاں اس نے بے ہوش مادام شی تارا کو ڈالا تھا۔ مادام شی تارا میز سے غائب تھی۔ وہ مادام شی تارام کو غائب دیکھ کر بوکھلا کر اٹھا ہی تھا کہ اس کے منہ پر مادام شی تارا کا فولادی مکا پڑا اور وہ کرسی سمیت الٹ کر گر پڑا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا اس کے سر پر جیسے قیامت سی ٹوٹ پڑی اور وہ بے ہوش ہو گیا تھا اور اس کے بعد اسے اب ہوش آ رہا تھا۔ اسے یاد تھا کہ اس نے مادام شی تارا کو میز پر سے غائب دیکھ کر فوری طور پر سی ایس آلہ میز سے اٹھا کر اپنی جیب میں منتقل کر لیا تھا۔ تنویر کا

ہاتھ بے اختیاری طور پر اپنی جیب میں رینگ گیا۔ دوسرے لمحے وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ سی ایس آلہ اس کی جیب میں نہیں تھا۔

"اوہ۔ سی ایس آلہ دوبارہ سنگ ہی کے پاس پہنچ گیا ہے"... تنویر نے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ آواز۔ یہ آواز تو تنویر کی معلوم ہو رہی ہے"... اچانک تنویر کو ایک جانی پہچانی سی نسوانی آواز سنائی دی تو وہ بری طرح سے چونک اٹھا۔

"روشی"... اس کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ وہاں چونکہ اندھیرا تھا اس لئے اسے اپنے ارد گرد کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"ہاں۔ ہاں میں روشی ہوں۔ مگر تنویر۔ کیا تم واقعی تنویر ہو"... روشی کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ میں تنویر ہوں"... تنویر نے کہا۔ اسے عمران نے بتایا تھا کہ روشی کو زیرو لینڈ لے جایا گیا ہے اس لئے وہ اس کی آواز سن کر حیران ہو رہا تھا کہ اگر روشی پہلے سے یہیں تھی تو اسے اس کے بارے میں پہلے کیوں علم نہ ہوا تھا۔

"اوہ۔ مگر تم یہاں کیا کر رہے ہو اور یہ کون سی جگہ ہے"... روشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ تم کہاں ہو"... تنویر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔ البتہ میں یہاں کی حیرت انگیز چیزیں دیکھ کر ضرور حیران ہو رہی ہوں ۔ نجانے یہ کون سی جگہ ہے جہاں ہر طرف روبوٹ ہی روبوٹ نظر آ رہے ہیں"... روشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو تمہیں یہ بھی معلوم نہیں ہو گا کہ تمہیں اغوا کرنے والے کون تھے اور تمہارے اغوا کا مقصد کیا ہے"... تنویر نے کہا۔

"یہ درست ہے کہ میں یہ نہیں جانتی کہ مجھے کس نے اغوا کیا تھا لیکن مجھے اس بات کا اندازہ ہے کہ ان کے اغوا کرنے کا مقصد کیا ہے"... روشی نے کہا۔

"کیا مقصد ہے ان کا ۔ کیوں اغوا کیا تھا انہوں نے تمہیں"... تنویر نے پوچھا۔

"یہ لوگ جو کوئی بھی ہیں مجھ سے چیف ایکسٹو کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں"... روشی نے کہا تو تنویر بے اختیار چونک پڑا۔

"چیف ایکسٹو کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں ۔ کیا مطلب ۔ تم چیف کے بارے میں کیا جانتی ہو"... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں چیف کے بارے میں اتنا ہی جانتی ہوں جتنا کہ تم جانتے ہو ۔ لیکن شاید ان کا خیال ہے کہ میں چیف کی اصلیت سے واقف ہوں اس لئے انہوں نے میرا برین سکین کیا تھا"... روشی نے کہا۔

"پھر"... تنویر نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"پھر کیا ۔ میرے ذہن میں کچھ ہوتا تو انہیں معلوم ہوتا"... روشی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا واقعی تم چیف کی اصلیت سے واقف نہیں ہو"... تنویر نے اندھیرے میں اس طرف دیکھتے ہوئے کہا جہاں سے روشی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"کیا بات کر رہے ہو تنویر ۔ تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے ۔ میں تمہارے ساتھ سیکرٹ سروس میں کام کرتی رہی ہوں ۔ چیف کے بارے میں مجھے اتنا ہی معلوم ہے جتنا تمہیں اور سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبران کو"... روشی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے یونہی ایک بات کی تھی ۔ تم غصہ کیوں کر رہی ہو"... تنویر نے کہا۔

"تم نے بات ہی غصہ دلانے والی کی ہے ۔ جس طرح ان لوگوں نے میرا برین سکین کیا تھا اگر مجھے کچھ معلوم ہوتا تو کیا وہ جان نہ گئے ہوتے کہ ایکسٹو کون ہے"... روشی نے اسی طرح ناگوار سے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ یہ بھی ٹھیک ہے ۔ ویسے جب تمہیں معلوم ہو گا کہ تمہارے اغوا کنندگان کون ہیں تو تم اچھل پڑو گی"... تنویر نے کہا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے"... روشی نے کہا۔

"میں بھی انہی کے درمیان ہوں"... تنویر نے کہا۔

"کون ہیں وہ"... روشی نے پوچھا۔

"پہلے تم یہ بتاؤ ایکریمیا میں تم ان کے ہتھے کیسے چڑھی تھی"... تنویر نے پوچھا تو روشی نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"تمہیں اغوا کرنے والے زیرو لینڈ کے ایجنٹ ہیں روشی"... تنویر نے رک رک کر کہا اور روشی بری طرح سے اچھل پڑی۔

"زیرو لینڈ کے ایجنٹ"... روشی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں"... تنویر نے کہا۔

"اوہ ۔ تت ۔ تو کیا میں ۔ میں زیرو لینڈ میں ہوں"... روشی نے کہا۔

"نہیں ۔ یہ زیرو لینڈ کا ایک ذیلی ہیڈ کوارٹر ہے ۔ فراسکو ہیڈ کوارٹر ۔ تم اور میں اس ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں اور یہ ہیڈ کوارٹر کوئی عام ہیڈ کوارٹر نہیں ہے"... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عام ہیڈ کوارٹر سے تمہاری کیا مراد ہے"... روشی نے پوچھا۔

"جس طرح مجرموں اور دشمنوں کے ہیڈ کوارٹر ہوتے ہیں یہ ان سے قطعی مختلف اور انوکھا ہیڈ کوارٹر ہے جہاں سارے کا سارا نظام کمپیوٹرائزڈ اور جدید سائنس کے تحت کام کرتا ہے ۔ اس ہیڈ کوارٹر کا سب سے انوکھا پن خلاء میں ہونا ہے ۔ ہم اس وقت زمین سے ہزاروں لاکھوں کلو میٹر دور خلاء میں موجود ہیں"... تنویر نے کہا اور پھر وہ روشی کو تفصیلات بتانے لگا جسے سن کر روشی کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ میرے خدا ۔ میں تو کبھی خواب میں بھی نہیں سوچ سکتی

تھی کہ میں خلاء میں ہوں"... روشی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چلو اب تو سوچ سکتی ہو نا"... تنویر نے ہنس کر کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ عمران اپنے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ تمہیں اور ڈاکٹر ارشاد کو چھڑانے کے لئے یہاں آئے گا"... روشی نے کہا۔

"کیوں ۔ کیا تمہیں یقین نہیں ہے"... تنویر نے کہا۔

"نہیں ۔ یہ بات نہیں ہے"... روشی نے کہا۔

"تو پھر"... تنویر نے پوچھا۔

"ہم خلاء میں ہیں ۔ کیا عمران کے لئے خلاء میں اس فراسکو ہیڈ کوارٹر تک پہنچنا آسان ہو گا ۔ تم خود ہی بتا رہے ہو کہ اس ہیڈ کوارٹر کا نظام کمپیوٹرائزڈ اور سائنسی طور پر کام کر رہا ہے"... روشی نے کہا۔

"میں نے عمران کو یہاں کی معلومات اور تصاویر فراہم کر دی ہیں وہ یہاں سوچ سمجھ کر اور ہر طرح کا حفاظتی انتظام کر کے آئے گا"... تنویر نے کہا۔

"خدا کرے کہ ایسا ہی ہو"... روشی نے دعائیہ لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ"... اچانک تنویر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا"... روشی نے پوچھا۔

"سنگ ہی اور تھریسیا نے مجھ سے کہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی بلیک اسپیس شپ میں یہاں آ رہے ہیں اور اس نے خلاء میں

ہی اس بلیک اسپیس شپ کو تباہ کر دیا ہے"... تنویر نے کہا۔

"اوہ ۔ پھر"... روشی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی اتنا تر نوالہ نہیں ہیں ۔ رکو ۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں کہ وہ کہاں ہیں"... تنویر نے کہا۔

"کیا مطلب ۔ تم کیسے معلوم کرو گے"... روشی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"خود ہی دیکھ لینا"... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ شاید تم دانتوں میں موجود کیپسول ٹرانسمیٹر کے ذریعے عمران سے رابطہ کرو گے"... روشی نے کہا۔

"نہیں ۔ اس ٹرانسمیٹر سے میں پہلے بھی عمران سے رابطہ کرنے کی کوشش کر چکا ہوں لیکن وہ اسپیس میں ہے اس لئے شاید اس لئے رابطہ نہیں ہو رہا ۔ بہرحال اب خاموش رہو"... تنویر نے کہا تو روشی خاموش ہو گئی۔

"ماسٹر کمپیوٹر ۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو"... تنویر نے اونچی آواز میں کہا۔

"یس زیرو ایجنٹ ۔ میں تمہاری آواز سن رہا ہوں"... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی تو تنویر کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی جبکہ اس مشینی آواز کو سن کر روشی بری طرح سے اچھل پڑی تھی۔

"یہ ۔ یہ آواز"... روشی کے منہ سے نکلا۔

"سب سے پہلے تو مجھے یہ بتاؤ کہ میں کہاں ہوں ۔ میرا مطلب ہے میں فراسکو ہیڈ کوارٹر کے کس حصے میں ہوں"... تنویر نے روشی کی بات ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

"تم فراسکو ہیڈ کوارٹر کے فورتھ پورشن کے ایک بلیک روم میں موجود ہو زیرو ایجنٹ"... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

"اوہ ۔ ٹھیک ہے ۔ کیا سنگ ہی اور تھریسیا یہاں سے میری آواز سن سکتے ہیں"... تنویر نے پوچھا۔

"نہیں ۔ وہ کنٹرول روم میں مصروف ہیں ۔ بلیک روم سے آپ کی آواز میرے سوا کوئی نہیں سن سکتا"... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

"گڈ ۔ اب یہ بتاؤ کہ اس جگہ روشنی کا انتظام ہو سکتا ہے"... تنویر نے کہا۔

"یس زیرو ایجنٹ"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"تو لائٹ آن کرو ۔ مجھے تم سے ضروری باتیں کرنی ہیں"... تنویر نے کہا اور اسی لمحے چیخ چیخ کی آوازوں کے ساتھ اچانک وہاں تیز روشنی پھیل گئی ۔ تیز روشنی میں ان کی آنکھیں چندھیا سی گئی تھیں ۔ جب تنویر کی آنکھیں دیکھنے کے قابل ہوئیں تو اس نے روشی کو اپنے قریب بیٹھے دیکھا ۔ وہ دونوں ایک ڈبے نما بند کمرے میں موجود تھے جہاں ان کے سوا اور کوئی نہیں تھا اور نہ وہاں استعمال کی کوئی چیز دکھائی دے رہی تھی ۔ روشی کے قریب ایک وائٹ گن پڑی تھی جسے دیکھ کر روشی نے فوراً اسے اٹھا لیا تھا۔

"ماسٹر کمپیوٹر۔ کیا تم جانتے ہو کہ زمین سے ایک بلیک اسپیس شپ فراسکو ہیڈ کوارٹر کی طرف آتی دکھائی دی تھی"... تنویر نے کہا۔

"یس۔ زیرو ایجنٹ۔ اس بلیک اسپیس شپ کے بارے میں کمانڈر سنگ ہی کو میں نے ہی انفارم کیا تھا"... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ کہاں ہے وہ اسپیس شپ اور کس پوزیشن میں ہے"... تنویر نے پوچھا۔

"بلیک اسپیس شپ کو ناکارہ بنادیا گیا ہے۔ اب وہ اسپیس میں بھٹک رہی ہے زیرو ایجنٹ"... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا تو اس کا جواب سن کر تنویر اور روشی دونوں چونک اٹھے۔

"اوہ۔ کیا بلیک اسپیس شپ پر اٹیک کیا گیا تھا"... تنویر نے پوچھا۔

"یس زیرو ایجنٹ۔ کمانڈر سنگ ہی نے بلیک اسپیس شپ کی تباہی کے لئے بیس سٹار شپس بھیجیں تھیں لیکن بلیک اسپیس شپ نے ان بیس کی بیس سٹار شپس کو تباہ کر دیا تھا"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"مجھے تفصیل بتاؤ"... تنویر نے کہا تو ماسٹر کمپیوٹر اسے بلیک اسپیس شپ اور سٹار شپس کے حملے اور دوسری تفصیل بتانے لگا۔

"کیا بلیک اسپیس شپ کی بیٹریاں تم نے بریک ڈاؤن کی ہیں"... ساری تفصیل سن کر تنویر نے پوچھا۔

"یس زیرو ایجنٹ۔ میں نے کمانڈر سنگ ہی کے حکم سے ایسا کیا ہے"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"ہونہہ۔ کیا تم دوبارہ ان بیٹریوں کو چارج کر سکتے ہو"... تنویر نے پوچھا۔

"یس زیرو ایجنٹ"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"تو سنو۔ میں زیرو ایجنٹ تمہیں حکم دیتا ہوں کہ بلیک اسپیس شپ کی تمام بیٹریوں کو دوبارہ چارج کرو اور بلیک اسپیس شپ کو فراسکو ہیڈ کوارٹر آنے کی کلیرنس دے دو۔ سنگ ہی اور تھریسیا کے ساتھ ساتھ کسی کو بھی اب اس بلیک اسپیس شپ کے بارے میں معلومات نہیں ملنی چاہئیں۔ اس اسپیس شپ کو تم خاموشی سے فراسکو ہیڈ کوارٹر میں لاؤ گے اور جب بلیک اسپیس شپ فراسکو ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے تو اس کی اطلاع مجھے دو گے۔ صرف مجھے"... تنویر نے کہا۔

"یس زیرو ایجنٹ"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"اگر کسی بھی طرح سنگ ہی اور تھریسیا کو اس بلیک اسپیس شپ کے فراسکو ہیڈ کوارٹر میں آنے کا پتہ چل جائے تو تم شپ اور شپ میں موجود تمام افراد کی حفاظت کرو گے اور ان پر کسی بھی قسم کا کوئی اٹیک نہیں ہونے دو گے"... تنویر نے کہا۔

"یس زیرو ایجنٹ۔ میں آپ کی ہدایات پر عمل کروں گا"... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو جلدی کرو ۔ دیر کیوں کر رہے ہو"... تنویر نے کہا تو ماسٹر کمپیوٹر نے پھر یس زیرو ایجنٹ کہا اور وہاں چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"یہ کیا چکر ہے تنویر ۔ فراسکو ہیڈ کوارٹر کا ماسٹر کمپیوٹر تمہارے احکامات کیسے مان رہا ہے"... روشی نے ماسٹر کمپیوٹر کے خاموش ہونے پر حیران ہوتے ہوئے تنویر سے پوچھا تو تنویر نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"گڈ شو تنویر ۔ رئیلی گڈ شو ۔ تم نے تو کمال ہی کر دیا ہے ۔ زیرو لینڈ کے مین ہیڈ کوارٹر پر تمہارا قبضہ ہے ۔ ماسٹر کمپیوٹر پر تمہارا کنٹرول ہے پھر تو تم یہاں کچھ بھی کر سکتے ہو"... روشی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ مین ہیڈ کوارٹر نہیں زیرو لینڈ کا سب ہیڈ کوارٹر ہے"... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جو بھی ہے اس ہیڈ کوارٹر کا کنٹرول تمہارے ہاتھ میں ہونا بہت بڑی بات ہے ۔ لیکن"... روشی کہتے کہتے رک گئی۔

"لیکن کیا"... تنویر نے چونک کر کہا۔

"اگر ماسٹر کمپیوٹر کا کنٹرول تمہارے پاس ہے تو تم یہاں کیا کر رہے ہو ۔ تمہیں تو اس ہیڈ کوارٹر کے مین کنٹرولنگ روم میں ہونا چاہئے تھا"... روشی نے کہا۔

"گھبراؤ نہیں ۔ کنٹرولنگ روم میں پہنچنا ہمارے لئے اب کوئی

مسئلہ نہیں ہے لیکن میں ماسٹر کمپیوٹر سے چند ضروری باتیں معلوم کرنا چاہتا ہوں ۔ اس کے علاوہ عمران اور باقی ممبران کو لے کر بلیک اسپیس شپ بھی یہاں آ رہی ہے ۔ مجھے ان سب کو بحفاظت یہاں لانا ہے ۔ پھر دیکھنا میں سنگ ہی اور تھریسیا کے ساتھ کیا کرتا ہوں ۔ میں نے ان کو تگنی کا ناچ نہ نچا دیا تو پھر کہنا"... تنویر نے کہا۔

"بلیک اسپیس شپ کا سسٹم آن کر دیا گیا ہے زیرو ایجنٹ ۔ بلیک اسپیس شپ فراسکو ہیڈ کوارٹر کی طرف لائی جا رہی ہے"... اس سے پہلے کہ روشی کوئی بات کرتی ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے ۔ بلیک اسپیس شپ کے یہاں آنے میں کتنا وقت لگے گا"... تنویر نے پوچھا۔

"اسے فراسکو ہیڈ کوارٹر کے بیس پوائنٹ میں آتے آتے دس گھنٹے لگ جائیں گے"... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

"اوکے ۔ اب تم میرے چند سوالوں کے جواب دو"... تنویر نے کہا۔

"یس زیرو ایجنٹ"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"یہ بتاؤ زیرو لینڈ کہاں ہے"... تنویر نے پوچھا۔

"سوری زیرو ایجنٹ ۔ زیرو لینڈ کے بارے میں میرے پاس کوئی ڈیٹا فیڈ نہیں ہے"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"اوہ ۔ کیا تمہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ زیرو لینڈ خلاء میں ہے یا زمین کے کسی حصے پر"... تنویر نے پوچھا۔

"نو زیرو ایجنٹ ۔ میرے پاس کوئی انفارمیشن نہیں ہے"... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اچھا یہ بتاؤ دنیا پر حملہ کرنے کے لئے یہاں جو اسپیس فورس تیار کی جا رہی ہے اس سپیشل فورس کا مرکز کہاں ہے"... تنویر نے پوچھا۔

"اسپیس فورس فراسکو ہیڈ کوارٹر سے سو میل دور بلیک سیٹلائٹ میں موجود ہے"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"بلیک سیٹلائٹ"... تنویر نے چونک کر کہا۔

"یس ۔ وہ فراسکو ہیڈ کوارٹر جیسا ایک چھوٹا سا سیارہ ہے جہاں اسپیس فورس کے لئے روبوٹس اور اسپیس شپس تیار کی جاتی ہیں"... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بلیک سیٹلائٹ کا انچارج کون ہے"... تنویر نے پوچھا۔

"وہاں کا سارا انتظام زیرو لینڈ کے ایک بڑے سائنس دان ڈاکٹر والٹن کے پاس ہے"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"ڈاکٹر والٹن"... تنویر نے کہا۔

"یس ۔ وہی اس سیٹلائٹ کا تنظیمی اور اموری انچارج ہے جسے کوڈ میں بلیک ایجنٹ کہا جاتا ہے"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"بلیک سیٹلائٹ میں جانے کے ذرائع کیا ہیں"... تنویر نے پوچھا۔

"بلیک سیٹلائٹ میں جانے کے لئے زیادہ تر لائف بالز کا

استعمال کیا جاتا ہے ۔ لیکن وہاں بلیک اسپیس شپ اور سٹار شپس بھی لے جائی جا سکتی ہے"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"کیا ان شپس کو بلیک سیٹلائٹ میں لے جانے کے لئے کوئی خاص کوڈ استعمال کیا جاتا ہے"... تنویر نے پوچھا۔

"یس ۔ اسپیس شپس کے کنٹرول پینل پر چند کوڈ لگائے جاتے ہیں"... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

"وہ کوڈ کیا ہیں"... تنویر نے کہا تو ماسٹر کمپیوٹر نے اسے کوڈ بتا دیئے۔

"اب مجھے بلیک سیٹلائٹ کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں بتاؤ"... تنویر نے کہا۔

"بلیک سیٹلائٹ کا سارا حفاظتی انتظام سائنسی ہے ۔ اس سیٹلائٹ میں جانے کے لئے جس اسپیس شپ کو استعمال کیا جاتا ہے اس کے بارے میں بلیک ایجنٹ کو پہلے ہی خبر کر دی جاتی ہے ۔ بلیک ایجنٹ اس اسپیس شپ میں آنے والے کی کمپیوٹرائزڈ مشینوں سے سکیننگ کرتا ہے اور پھر وہ بلیک سیٹلائٹ کے راستے اوپن کر دیتا ہے ۔ بلیک سیٹلائٹ میں پہنچ کر آنے والے انسان کی ایک بار پھر ہر لحاظ سے چیکنگ کی جاتی ہے ۔ جب تک بلیک سیٹلائٹ کا ماسٹر کمپیوٹر اس انسان کو مکمل طور پر کلیئر نہیں کر دیتا بلیک ایجنٹ اسے اسپیس شپ سے باہر نہیں نکلنے دیتا ۔ اگر کوئی اسپیس شپ بغیر اطلاع دیئے بلیک سیٹلائٹ کی طرف جانے کی کوشش کرے تو

بلیک ایجنٹ اس سپیش شپ کو بغیر وارننگ دیئے تباہ کر دیتا ہے۔
اس کے علاوہ بلیک سیٹلائٹ کے گرد ریڈیائی لہروں کا جال پھیلا ہوا
ہے جس کو کراس کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ اسی طرح بلیک سیٹلائٹ
میں بھی حفاظت کے بے پناہ انتظامات ہیں جو بلیک ایجنٹ کے
ہاتھوں میں ہیں"... ماسٹر کمپیوٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اسپیس شپ کے بلیک سیٹلائٹ جانے کی خبر کون کرتا ہے"...
تنویر نے پوچھا۔

"کمانڈر سنگ ہی کی آواز میں یہ کام مجھ سے ہی لیا جاتا ہے"...
ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"گڈ۔ یہ بتاؤ کہ اسپیس فورس کی تعداد کتنی ہے اور یہ زمین پر
کب اٹیک کریں گے"... تنویر نے پوچھا۔

"بلیک ایجنٹ اب تک ایک ہزار روبوٹس اور ایک ہزار ایسی
اسپیس شپس تیار کر چکا ہے جو زمین پر جانے اور وہاں اٹیک کرنے
کے لئے تیار ہیں۔ ان اسپیس شپس کو ظاہر ہے روبوٹس ہی زمین پر
لے جائیں گے اور وہاں حملے بھی روبوٹس کے ذریعے ہی کرائے
جائیں گے لیکن جب ان شپس کو زمین سے واپس خلاء میں بلایا
جائے گا تو اس کے لئے بلیک سیٹلائٹ میں ایک ایسے ریڈیو سسٹم
کی ضرورت تھی جو نہ صرف ان اسپیس شپس کو کنٹرول کر سکے بلکہ
انہیں فوری طور پر واپس بھی لا سکے۔ ایسی ایک ہیوی ڈیوٹی مشین
بلیک سیٹلائٹ میں نصب کر دی گئی ہے لیکن اس مشین میں ایک

ایسا نقص تھا کہ مشین آن ہونے کے بعد تھوڑی ہی دیر میں خود بخود
آف ہو جاتی ہے۔ اس مشین کو دوبارہ آن کرنے کے لئے بلیک
ایجنٹ کو کئی گھنٹے انتظار کرنا پڑتا ہے۔ بلیک ایجنٹ اور زیرو لینڈ
کے کئی بڑے سائنس دانوں نے اس نقص کو دور کرنے کی ہر ممکن
کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ جیسے ہی اس مشین کا یہ نقص دور
ہو جائے گا اسپیس شپس کو زمین پر حملے کے لئے بھیج دیا جائے گا"...
ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ شاید اس مشین کا نقص دور کرنے کے لئے پاکیشیا کے
نامور سائنس دان ڈاکٹر ارشاد کو اغوا کر کے یہاں لایا گیا ہے"...
تنویر نے کہا مگر ماسٹر کمپیوٹر نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

"اوکے ماسٹر کمپیوٹر۔ اب تم ہمارا یہاں سے باہر نکلنے کا انتظام
کرو۔ میرے ساتھ اس لڑکی کی بھی تم مدد کرو گے۔ ہم دونوں کے
بارے میں سنگ ہی، تھریسیا اور مادام شی تارا کو کچھ معلوم نہیں ہونا
چاہئے"... تنویر نے کہا۔

"یس زیرو ایجنٹ"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔ پھر اچانک دائیں
طرف چھت پر ایک سوراخ سا ہوا اور وہاں سے شیشے کے ستون
جیسی ایک لفٹ دیوار کے ساتھ سرکتی ہوئی نیچے آ گئی۔

"آؤ روشی۔ عمران اور باقی ساتھیوں کے آنے تک ہم سنگ ہی،
تھریسیا اور مادام شی تارا سے نپٹ لیں۔ فراسکو ہیڈ کوارٹر سے زیادہ
ہمارے لئے بلیک سیٹلائٹ اہمیت رکھتا ہے جہاں زمین پر حملے کے

لئے اسپیس فورس تیار کی جا رہی ہے"۔۔۔ تنویر نے کہا تو روشی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔ تنویر نے سائیڈ پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو لفٹ کا ایک دروازہ کھل گیا اور وہ دونوں لفٹ میں سوار ہو گئے۔ ان کے اندر آتے ہی لفٹ کا دروازہ خود بخود بند ہوا اور لفٹ انہیں لئے اوپر اٹھتی چلی گئی۔

عمران نے خود کو گھومنے سے تو روک لیا تھا لیکن اس اثناء میں بلیک اسپیس شپ اس سے خاصی دور جا چکی تھی جسے وہ اب کسی بھی طرح نہیں پکڑ سکتا تھا۔ دوسرے لمحے عمران نے بلیک اسپیس شپ کی ٹیل سے سرخ رنگ کا شعلہ لپکتے دیکھا تو اس کی آنکھیں اور زیادہ پھیل گئیں۔ بلیک اسپیس شپ کی ٹیل پر شعلے کا مطلب تھا کہ اب وہ رفتار پکڑنے والی ہے اور اگر اس نے رفتار پکڑ لی تو وہ انتہائی برق رفتاری سے حرکت میں آجائے گی اور وہ لمحوں میں اتنی دور چلی جائے گی کہ عمران ہمیشہ کے لئے اسی طرح خلاء میں تیرتا رہ جائے گا۔ عمران نے فوراً پہلو میں لگی ہوئی گن نکال لی۔ اس گن کے سرے پر کٹے ہوئے گیند جیسا ربڑ لگا ہوا تھا۔ گن پر ایک چرخی سی لگی ہوئی تھی جس پر باریک تار لپٹا ہوا تھا۔ عمران نے گن کا رخ اسپیس شپ کی طرف کر کے فوراً اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔

گن کے سرے سے لگا ہوا کٹے ہوئے گیند جیسا ربڑ نکلا اور گولی کی سی رفتار کے ساتھ بلیک اسپیس شپ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس ربڑ کے پیچھے تار لگا ہوا تھا۔ ربڑ کے آگے بڑھنے کے ساتھ گن پر لگی ہوئی چرخی بجلی کی سی تیزی سے گھوم رہی تھی۔ پھر وہ ربڑ بلیک اسپیس شپ کے دائیں ونگ سے جا لگا اور ونگ سے یوں چپک گیا جیسے لوہا مقناطیس سے چپکتا ہے۔ ربڑ کے ونگ سے چپکتے ہی گن کی چرخی رک گئی تھی۔ ابھی ربڑ بلیک اسپیس شپ سے چپکا ہی تھا کہ یکلخت بلیک اسپیس شپ انتہائی تیز رفتاری سے اوپر اٹھتی چلی گئی۔ بلیک اسپیس شپ کے ساتھ ہی عمران بھی اس کے پیچھے اٹھتا چلا گیا۔ اس کے ہاتھ میں گن تھی۔ گن سے نکلنے والی تار اور تار کے سرے پر لگا ہوا ربڑ چونکہ بلیک اسپیس شپ کے ونگ کے ساتھ چپکا ہوا تھا اس لئے عمران بھی بلیک اسپیس شپ کے ساتھ اسی رفتار سے اوپر اٹھتا جا رہا تھا۔

" عمران۔ عمران۔ کہاں ہو تم۔ عمران "... اچانک ہیڈ فون میں عمران کو جولیا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" یہ کیا ہو رہا ہے۔ اسپیس شپ کو کس نے آن کیا ہے "... عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

" ہم نے اسے آن نہیں کیا۔ یہ خود بخود آن ہو گئی ہے عمران۔ صفدر اسے روکنے کی کوشش کر رہا ہے مگر اس کا کہنا ہے کہ اسپیس شپ کے سارے فنکشن کو ریڈیو کنٹرول کر دیا گیا ہے "... جولیا کی

آواز سنائی دی۔

" اوہ۔ ٹھیک ہے۔ تم سب سیٹوں پر رہنا اور اپنی بیلنس باندھے رکھنا "... عمران نے کہا۔

" تم اپنے بارے میں بتاؤ۔ کیا تم خیریت سے ہو۔ اسپیس شپ کی مشینری تو آن ہو گئی ہے لیکن اس کی ساری سکرینیں آف ہیں "... جولیا نے کہا۔

" میں خیریت سے ہوں۔ بے فکر رہو "... عمران نے کہا۔ اس نے سیکرٹ سروس کے ممبران کو تو اپنی خیریت سے مطلع کر دیا تھا لیکن وہ جس حال میں تھا وہی جانتا تھا۔ اسپیس شپ کے ساتھ وہ جس تیز رفتاری سے اڑ رہا تھا اسے شدید اذیت کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ یہ تو شکر تھا کہ وہ خلاء میں تھا جہاں ہوا موجود نہ تھی اگر وہاں ہوا ہوتی تو جس تیز رفتاری سے بلیک اسپیس شپ کے ساتھ وہ اڑا جا رہا تھا ہوا کی رگڑ سے اب تک اس کے ٹکڑے ہو چکے ہوتے۔

عمران نے بروقت عقلمندی سے کام لیتے ہوئے وائر گن کا استعمال کر لیا تھا۔ اگر اسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو جاتی تو بلیک اسپیس شپ اس سے ہزاروں کلومیٹر دور چلی جاتی اور وہ خلاء میں ہی رہ جاتا۔ اب جیسا بھی تھا کم از کم وائر گن کی وجہ سے وہ بلیک اسپیس شپ کے ساتھ ہی تھا۔ اس نے گن کو مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔ گن سے نکلنے والا تار گو کہ بے حد باریک تھا لیکن وہ بے حد مضبوط تھا جس کا کم از کم ٹوٹنے کا احتمال نہیں ہو سکتا تھا۔

عمران نے دوسرے ہاتھ سے بھی گن کو پکڑ لیا۔ پھر اس نے گن کی سائیڈ میں لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو گن کی چرخی الٹی گھومنے لگی اس چرخی کے گھومنے کی رفتار بے حد کم تھی لیکن چرخی کے ریورس گھومنے سے عمران کا جسم بلیک اسپیس شپ کے قریب ہوتا جا رہا تھا خلاء میں ہونے کی وجہ سے عمران کا جسم دائیں بائیں نہیں جھول رہا تھا۔ وہ اسپیس شپ کی سیدھ میں اوپر اٹھتا جا رہا تھا۔

چرخی گھومتی رہی اور عمران کا جسم اوپر اٹھتے اٹھتے بلیک اسپیس شپ کے نزدیک آگیا یہاں تک کہ عمران کے ہاتھ اس ونگ سے آ لگے جس کے ساتھ وائر گن کا ربڑ چپکا ہوا تھا۔ ونگ کے کناروں پر چھوٹے چھوٹے ہینڈل سے لگے ہوئے تھے۔ عمران نے ایک ہینڈل کو پکڑا اور اپنے جسم کو گھما کر اپنے دونوں پیر ونگ کے دائیں سرے پر پھنسا لئے۔ اس نے گن چھوڑ دی تھی۔ ونگ کے ساتھ لگے ہینڈلوں کو پکڑتا ہوا وہ اسپیس شپ کی طرف بڑھنے لگا۔ ونگ کے ساتھ شپ کی باڈی پر ایک دروازہ تھا۔ عمران نے ونگ کے گول ہینڈلوں میں اپنے دونوں پیر پھنسائے اور ہاتھ چھوڑ کر الٹا ہو گیا۔ زور دار جھٹکا لگنے سے اسے اپنے جسم کی ہڈیاں ٹوٹتی محسوس ہوئیں مگر اس نے برق رفتاری سے ہاتھ بڑھا کر دروازے کے ساتھ لگے ہوئے ہینڈل کو پکڑ لیا۔

"صفدر۔ کنٹرول پینل کا اوپن ڈور والا بٹن پریس کرو۔ جلدی"... عمران نے مائیک میں کہا۔

"اوہ یس۔ میں اوپن کر رہا ہوں"... صفدر کی آواز سنائی دی۔

"ہری اپ۔ ہری اپ"... عمران نے کہا۔ اس کا جسم چونکہ مڑا ہوا تھا اور ونگ اور اسپیس شپ کی باڈی کے درمیان میں تھا اس لئے عمران کو اپنے جسم پر شدید دباؤ محسوس ہو رہا تھا جو اسپیس شپ کی تیز رفتاری کی وجہ سے محسوس ہو رہا تھا۔

"م۔ میں کوشش کر رہا ہوں عمران صاحب لیکن کنٹرول پینل کام نہیں کر رہا"... صفدر کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ دوبارہ کوشش کرو"... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ یہاں سارے کا سارا سسٹم جام ہوا پڑا ہے۔ بٹن تو پریس ہو رہے ہیں مگر"... صفدر کی پریشان زدہ آواز سنائی دی تو یہ سن کر عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے پیروں کو اکڑاتے ہوئے دروازے سے اپنے ہاتھ ہٹا لئے اور جسم کا پورا زور لگاتے ہوئے اپنے جسم کو اوپر اٹھایا اور ونگ کے اوپر لگے ایک آہنی راڈ کو پکڑ لیا۔ پھر اس نے ونگ کے ہنڈلوں سے اپنے پیر نکالے اور سیدھا ہو گیا۔ اس کا جسم یکبارگی اوپر اٹھا۔ اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ راڈ سے چھوٹ جاتا اس نے دوسرے ہاتھ سے اگلے راڈ کو پکڑا اور جسم کو دباؤ ڈال کر نیچے کر لیا۔ ونگ کے دائیں طرف ایک چھوٹا سا چھجا سا بنا ہوا تھا۔ ونگ کے اوپر اسی طرح چھوٹے بڑے راڈز لگے ہوئے تھے۔

عمران ان راڈز کو پکڑتا ہوا اس چھجے کی طرف بڑھنے لگا۔ ایسا

کرتے ہوئے اسے شدید مشکل ہو رہی تھی۔ اس کا جسم بار بار اوپر اٹھ رہا تھا۔ زور دار جھٹکوں سے ایک لمحے کے لئے اس کے ہاتھوں سے راڈز چھوٹتے چھوٹتے رہ جاتے مگر عمران ہمت ہارنے والوں میں سے نہیں تھا۔ وہ بار بار جسم نیچے لاتے ہوئے رینگتے ہوئے انداز میں اس چھجے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ چھجے کے اندر دو موٹی موٹی سلاخیں لگی ہوئی تھیں۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ایک سلاخ کو پکڑا اور پھر دوسری سلاخ کو پکڑتے ہوئے اس نے اپنے جسم کو اوپر گھسیٹ لیا۔ اس چھجے کی طرف آتے ہی اسے خلا میں جو شدید دباؤ محسوس ہو رہا تھا وہ قدرے کم ہو گیا۔ اس نے اپنے جسم کو ونگ کے ساتھ اس انداز میں پریس کر لیا کہ چند ہی لمحوں میں اسے اپنا جسم دوبارہ نارمل اور ہلکا پھلکا محسوس ہونے لگا۔

"عمران۔ تم کہاں ہو۔ ہمیں تمہاری بے حد فکر ہو رہی ہے"... عمران کو جولیا کی انتہائی پریشان آواز سنائی دی۔

"میری فکر مت کرو۔ میں ٹھیک ہوں۔ صفدر تم بتاؤ مین سکرین آن ہوئی ہے یا نہیں"... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ تمام سکرینیں بدستور آف ہیں۔ کیا میں ان سکرینوں کو آن کرنے کی کوشش کروں"... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میں تمہیں بتاتا ہوں اس پر عمل کرو۔ ہو سکتا ہے کوئی سکرین آن ہو جائے"... عمران نے کہا اور پھر وہ صفدر کو گائیڈ کرنے لگا۔

"اوہ۔ مین سکرین آن ہو گئی ہے عمران صاحب"... چند لمحوں بعد صفدر کی پرجوش آواز سنائی دی۔

"گڈ۔ کیا ہے سکرین پر"... عمران نے پوچھا۔

"سکرین پر وہی پہلے والا نقشہ ابھر آیا ہے۔ یہاں ریڈ اور بلیو لائنز کا جال سا پھیلا ہوا ہے اور سکرین پر فراسکو ہیڈ کوارٹر کا سپاٹ بھی ظاہر ہو گیا ہے جو مسلسل سپارک کر رہا ہے"... صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہماری اسپیس شپ کس لائن پر حرکت کر رہی ہے"... عمران نے پوچھا۔

"ہم ایسٹ زون سے بلیو لائن میں داخل ہو رہے ہیں جو ون ایسٹ زیرو ڈگری سے فراسکو ہیڈ کوارٹر کی طرف جا رہی ہے"... صفدر نے کہا۔

"اس بلیو لائن پر فراسکو ہیڈ کوارٹر سے کوئی ایرو حرکت کرتا نظر آ رہا ہے"... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ ایک چھوٹا سا ایرو مسلسل اوپر نیچے آ رہا ہے"... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"اسپیس شپ کی رفتار اور فراسکو ہیڈ کوارٹر کا فاصلہ بتاؤ"... عمران نے کہا تو صفدر نے اسے اسپیس شپ کی رفتار اور فراسکو ہیڈ کوارٹر سے فاصلے کے بارے میں بتانے لگا۔

"بلیو لائن پر نیچے آنے والے ایرو کا کیا مطلب ہے عمران

صاحب"... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" یہ ریڈیائی لہروں کو شو کرتا ہے جس کا مطلب ہے کہ ہماری اسپیس شپ کو فراسکو ہیڈ کوارٹر سے ہی کنٹرول کیا جا رہا ہے"... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ تو کیا فراسکو ہیڈ کوارٹر والے خود ہمیں ہیڈ کوارٹر میں آنے کا موقع دے رہے ہیں"... صفدر نے پوچھا۔

" لگتا تو یہی ہے"... عمران نے کہا۔

" میں تم سے پھر پوچھ رہی ہوں بتاؤ کیا تم اسپیس شپ کے اندر ہو"... جولیا کی ایک بار پھر آواز سنائی دی۔

" اگر میں اندر ہوتا تو تمہارے سامنے ہوتا۔ میں اسپیس شپ کے باہر ہوں اور ونگ سے چپکا ہوا ہوں"... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ کیا ہم آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتے عمران صاحب"... چوہان کی تشویش زدہ آواز سنائی دی۔

" تم کیا مدد کرو گے میرے بھائی۔ اسپیس شپ کے ڈور لاکڈ ہیں اگر ڈور کھل جاتے تو میں اندر آ جاتا لیکن اب لگتا ہے کہ مجھے باقی سارا سفر ونگ سے چپک کر ہی طے کرنا پڑے گا"... عمران نے کہا۔

" لیکن عمران صاحب۔ یہ سفر تو بے حد طویل ہے۔ سپیڈ اور فاصلہ بتانے والے میٹر کے تحت ہمیں فراسکو ہیڈ کوارٹر تک پہنچتے پہنچتے دس گھنٹے لگ جائیں گے"... کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

" تو کیا کیا جا سکتا ہے۔ یہ تو شکر ہے کہ میرے پاس وائر تھرو گن

موجود تھی۔ اگر میرے پاس وائر تھرو گن نہ ہوتی تو میں اب تک خلاؤں میں نجانے کہاں سے کہاں گم ہو گیا ہوتا"... عمران نے کہا۔

" لک۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا تھا"... جولیا کی ہکلاتی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران نے انہیں تفصیل بتا دی جسے سن کر وہ سب جیسے گنگ سے ہو کر رہ گئے تھے۔

" یہ تو واقعی اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا ہے جس نے آپ کی جان بچا لی ورنہ ہم آپ کو خلاؤں میں کہاں تلاش کر سکتے تھے"... صدیقی نے کہا۔

" ہاں واقعی۔ اس بار مجھ پر اللہ کا بے حد کرم ہوا ہے"... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب۔ میرے پاس ریز کٹر موجود ہے۔ اگر کہیں تو میں اس سے دروازوں کے لاک کاٹنے کی کوشش کروں تاکہ آپ کو کسی طرح سے اندر لایا جا سکے"... صدیقی نے کہا۔

" خبردار۔ ایسی غلطی مت کرنا۔ یہاں ہوا کا دباؤ تو نہیں ہے لیکن یہاں گیسوں کا اس قدر پریشر ہے کہ اگر اس اسپیس شپ میں معمولی سا بھی سوراخ ہو جائے تو اسپیس شپ اس قدر خوفناک دھماکے سے پھٹ جائے گی کہ تمہارے کانوں کے پردوں کے ساتھ تمہارے جسم بھی پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گے"... عمران نے کہا۔

" اوہ۔ لیکن آپ کب تک اس حال میں رہیں گے۔ کیا آپ کو ان گیسوں کا دباؤ محسوس نہیں ہو رہا"... صفدر نے کہا۔

"دباؤ تو ہے لیکن میں ونگ کے سائیڈ انجن کی آڑ میں ہوں۔ یہ انجن اس وقت آن ہوتے ہیں جب اس اسپیس شپ کو زمین کی طرف لے جایا جاتا ہے اس لئے مجھے فی الحال کوئی خطرہ نہیں ہے"... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا میں دروازے کھولنے کی دوبارہ کوشش کروں"... صفدر کی آواز سنائی دی۔

"یہ بھی پوچھنے کی بات ہے"... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ مجھے یہ کوشش خود ہی جاری رکھنی چاہئے تھی"... صفدر کی شرمندہ سی آواز سنائی دی۔

"میں وقتی طور پر سائیڈ انجن کے نیچے محفوظ ضرور ہوں اگر یہ مت بھولو کہ میں اس وقت مصنوعی آکسیجن سے سانس لے رہا ہوں اور سلنڈروں میں موجود آکسیجن زیادہ سے زیادہ تین چار گھنٹوں کے لئے کارآمد ہو سکتی ہے جبکہ اسپیس میٹر کے تحت ابھی دس گھنٹوں کا فاصلہ باقی ہے۔ اگر سلنڈروں سے آکسیجن ختم ہو گئی تو مجھے تم میں سے کوئی دوبارہ نہیں دیکھ سکے گا"... عمران نے کہا۔

"اللہ اپنا رحم کرے۔ ایسی بدشگونی کی باتیں تو مت کرو"... جولیا کی روہانسی آواز سنائی دی۔

"یہ بدشگونی کی باتیں نہیں ہیں بلکہ میں حقیقت بتا رہا ہوں"... عمران نے کہا اور اسپیس شپ میں خاموشی چھا گئی۔

"نہیں عمران صاحب۔ کچھ نہیں ہو رہا۔ میں ہر ممکن کوشش کر

"ہوں"... چند لمحوں بعد صفدر کی تھکی تھکی سی آواز سنائی دی۔

"میں تمہیں چند کوڈز بتا دیتا ہوں۔ ان کوڈز کو ری انٹر کرو۔ ہو سکتا ہے کام بن جائے"... عمران نے کہا اور اسے کوڈ بتانے لگا۔

"اوکے۔ میں پھر کوشش کرتا ہوں"... صفدر نے کہا۔

"کچھ کرو صفدر۔ اگر عمران کو کچھ ہو گیا تو اس کے ہم سب ذمہ دار ہوں گے اور ہم میں سے کوئی خود کو کبھی معاف نہیں کر سکے گا"... صالحہ نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

"صالحہ ٹھیک کہہ رہی ہے صفدر۔ ہمیں عمران کو ہر صورت میں واپس لانا ہے۔ وہ زیادہ دیر خلا میں نہیں رہ سکتے۔ آکسیجن کی کمی ان کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے"... کراسٹی نے کہا۔

"میں کوشش کر رہا ہوں"... صفدر نے کہا۔

"کوشش۔ تم صرف کوشش کر رہے ہو۔ عمران کی زندگی خطرے میں ہے اور تم۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں"... جولیا کی پھاڑ کھانے والی آواز سنائی دی اور عمران کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔ اس نے کچھ کہنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اس سچوئیشن میں اگر اس نے کچھ کہا تو جولیا پھٹ پڑے گی۔ اس بار صفدر نے بھی جولیا کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ پھر کافی دیر خاموشی چھائی رہی۔ شاید صفدر کوڈز ایڈجسٹ کر رہا تھا۔

"بات نہیں بن رہی کیا"... عمران نے کچھ دیر توقف کے بعد کہا۔

"نہیں عمران صاحب ۔ میں تمام حربے آزما چکا ہوں"... صفدر کی نحیف سی آواز سنائی دی۔

"ہونہہ ۔ تم سے کچھ نہیں ہو گا۔ اٹھو۔ میں کوشش کرتی ہوں۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" رکو جولیا ۔ خود کو سنبھالو ۔ صفدر جو کر رہا ہے ٹھیک کر رہا ہے"... عمران نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"لیکن عمران"... جولیا نے کہنا چاہا۔

"پلیز"... عمران نے اسی انداز میں کہا تو جولیا کی اسے ایک طویل سانس لینے کی آواز سنائی دی۔

"صفدر ۔ اب ایک آخری حربہ استعمال کرو۔ اگر یہ بھی کامیاب نہ ہوا تو پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی بتائیں"... صفدر نے کہا۔

" بلیک اسپیس شپ کے سسٹم کو دو مختلف طریقوں سے آف کیا جا سکتا ہے ۔ میں تمہیں دونوں طریقے بتا دیتا ہوں ۔ اگر سسٹم آف ہو گیا تو اسپیس شپ رک جائے گی اور پھر شاید کوئی کام بن جائے"... عمران نے کہا۔

" بہتر ۔ آپ بتائیں"... صفدر نے کہا تو عمران نے اسے دونوں طریقے بتا دیئے ۔ ابھی چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ اچانک بلیک اسپیس شپ کو ایک زور دار جھٹکا لگا ۔ یہ جھٹکا اس قدر شدید تھا کہ

عمران کے ہاتھوں سے سلاخیں چھوٹتے چھوٹتے بچی تھیں۔

" یہ کیا ہوا ہے"... عمران نے تیز لہجے میں کہا لیکن جواب میں اسے صفدر کی آواز سنائی نہ دی۔

" صفدر ۔ میں تم سے پوچھ رہا ہوں ۔ کیا ہوا ہے اسپیس شپ کو یہ جھٹکا کیوں لگا تھا"... عمران نے کہا لیکن اس بار پھر اسے صفدر نے کوئی جواب نہ دیا۔

" صفدر۔ جولیا۔ کیپٹن شکیل ۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو"... ایئر فون میں خاموشی پا کر عمران نے اونچی آواز میں کہا لیکن اسے کوئی آواز سنائی نہ دی ۔ اسی لمحے اسپیس شپ کو ایک زور دار جھٹکا لگا ۔ یہ جھٹکا اس قدر تیز اور شدید تھا کہ عمران کسی بھی طرح سے ان سلاخوں پر گرفت قائم نہ رکھ سکا جسے اس نے پکڑ رکھا تھا۔ جھٹکا لگتے ہی اس کے ہاتھوں سے سلاخیں چھوٹ گئیں۔ عمران کا جسم فضا میں اٹھا اور پھر بری طرح سے قلابازیاں کھاتا چلا گیا۔ بلیک اسپیس شپ لمحوں میں اس سے دور چلی گئی تھی۔

" الوداع میرے دوستو الوداع ۔ اب شاید میں تم سے کبھی نہ مل سکوں گا"... قلابازیاں کھاتے ہوئے عمران نے دور جاتی ہوئی بلیک اسپیس شپ کو دیکھتے ہوئے کہا ۔ دیکھتے ہی دیکھتے بلیک اسپیس شپ اس کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئی جبکہ عمران کا جسم بدستور قلابازیاں کھانے والے انداز میں پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ شاید کبھی واپس نہ آنے کے لئے۔

سنگ ہی اور تھریسیا اب خاصے مطمئن نظر آ رہے تھے۔ روشی اور غدار ایجنٹ تنویر کو انہوں نے فراسکو ہیڈ کوارٹر کے بلیک روم میں پھینکوا دیا تھا جہاں سے ان کا باہر آنا ناممکنات میں سے تھا۔ اسی طرح عمران اور اس کے دوسرے ساتھی جو بلیک اسپیس شپ میں فراسکو ہیڈ کوارٹر کی طرف آ رہے تھے انہوں نے ان کی بلیک سپیش شپ کو قطعی طور پر ناکارہ بنا دیا تھا جس سے انہیں یقین تھا کہ وہ اب ہمیشہ کے لئے خلاؤں میں بھٹکتے رہیں گے اور وہ کسی بھی صورت فراسکو ہیڈ کوارٹر تک نہ پہنچ سکیں گے۔

"سنگ ہی۔ ہم ایک بہت بڑی غلطی کر رہے ہیں"... اچانک تھریسیا کو ایک خیال آیا تو اس نے سنگ ہی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیسی غلطی"... سنگ ہی نے چونک کر کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی زندہ ہیں اور انہوں نے فراسکو

ہیڈ کوارٹر کی طرف آنے کی کوشش کی تھی اور پھر ہمیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ تنویر غدار ایجنٹ ہے۔ وہ نہ صرف یہاں کی انفارمیشن عمران کو بھیجتا رہا ہے بلکہ فراسکو ہیڈ کوارٹر کی بے شمار تصویریں بھی اسے بھیج چکا ہے۔ گو ہم نے تنویر کو قید کر دیا ہے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی بلیک اسپیس شپ ناکارہ کر کے انہیں خلاء میں ہمیشہ کے لئے بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ اس سارے معاملے کی رپورٹ ہم نے سپریم کمانڈر کو نہیں دی۔ اگر سپریم کمانڈر کو یہ سب کچھ معلوم ہو گیا تو"... تھریسیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"سپریم کمانڈر کو بلاشبہ اس سارے معاملے کی خبر ہو جائے گی۔ وہ ایک نہیں ہزاروں آنکھیں رکھتا ہے۔ اس سارے معاملے میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے۔ ہم نے جو کیا تھا سپریم کمانڈر کے حکم سے ہی کیا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں اور تنویر کے ساتھ ہم نے جو کیا ہے اسے دیکھ کر سپریم کمانڈر ہمیں کچھ نہیں کہے گا۔ بہرحال تم کہتی ہو تو میں رپورٹ کر دیتا ہوں"... سنگ ہی نے کہا۔

"میرا تو خیال ہے کہ ہمیں رپورٹ کر دینی چاہئے"... تھریسیا نے کہا۔

"اوکے۔ میں ماسٹر کمپیوٹر سے کہتا ہوں کہ میری زیرو لینڈ بات کرائے"... سنگ ہی نے کہا۔ اسی لمحے اس کے عقب میں سرر کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں چونک کر ایک ساتھ عقب میں موجود دروازے کی طرف مڑے۔ دروازہ کھلا تو روشی اور تنویر اندر آ گئے۔

ان دونوں کو اندر آتے دیکھ کر سنگ ہی اور تھریسیا بری طرح سے اچھل پڑے اور ان کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھیلتی چلی گئیں۔

"تم - کیا مطلب - تم دونوں یہاں کیسے آسکتے ہو - تم دونوں تو"... سنگ ہی نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم نے ہم دونوں کو بلیک روم میں پھینک دیا تھا اور یہ سمجھ رہے تھے کہ ہم وہاں سے کبھی نہیں نکل سکیں گے لیکن دیکھ لو ہم بلیک روم سے بھی نکل آئے ہیں اور تمہارے سامنے بھی آ گئے ہیں"... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے - تمہیں یہاں آنے سے کسی نے روکا کیوں نہیں - گارڈز - گارڈز"... تھریسیا نے چیختے ہوئے کہا تو فوراً ہی کھلے دروازے سے چار روبوٹس اندر آ گئے۔

"ان دونوں کو کور کرو - فوراً"... سنگ ہی نے چیختے ہوئے کہا تو چاروں روبوٹس نے تنویر اور روشی کو گھیر لیا اور وائٹ گنیں نکال کر ان کا رخ ان دونوں کی طرف کر دیا - یہ دیکھ کر تنویر کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ ابھر آئی۔

"اب بتاؤ - تم دونوں بلیک روم سے باہر کیسے آئے ہو"... سنگ ہی نے ان کی طرف خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"فراسکو ہیڈ کوارٹر کی کوئی دیوار میرا راستہ نہیں روک سکتی سنگ ہی - بلیک روم میں تو کیا تم مجھے خلاء میں بھی بھیج دو گے تو میں وہاں سے بھی واپس آجاؤں گا"... تنویر نے تحمل بھرے لہجے میں

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ - جلدی بتاؤ ورنہ میں تمہارا ایسا حشر کروں گا کہ صدیوں تک تمہاری روح بلبلاتی رہے گی"... سنگ ہی نے غراتے ہوئے کہا۔

"یو شٹ اپ - نانسنس - میں تمہارے حکم کا پابند نہیں ہوں جو تمہارے سوالوں کے جواب دوں"... تنویر نے اس کے انداز میں کہا تو سنگ ہی کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم نے مجھے - سنگ ہی کو نانسنس کہا ہے - تمہاری یہ جرأت"... سنگ ہی نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"میری جرأت کا تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے سنگ ہی - بہتر ہو گا اگر تم مجھ سے دھیمی آواز میں بات کرو - ورنہ"... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"ورنہ - ورنہ کیا"... سنگ ہی نے کہا۔

"ورنہ کا جواب تمہیں جلد ہی مل جائے گا - فی الحال ان روبوٹس کو یہاں سے جانے کے لئے تم کہو گے یا میں انہیں باہر بھیجوں"... تنویر نے کہا۔

"یہ روبوٹس میرے غلام ہیں - تمہارا حکم کیسے مانیں گے"... سنگ ہی نے کہا۔

"خود ہی دیکھ لو - کیوں روبوٹس - کیا تم میرا حکم مانو گے"...

تنویر نے ان روبوٹس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ۔ حکم دیں"... ان چاروں روبوٹس نے ایک ساتھ کہا۔

"میں تمہیں حکم دیتا ہوں ۔ ہمیں چھوڑ کر سنگ ہی اور تھریسیا کو کور کرو"... تنویر نے کہا اور دوسرے لمحے روبوٹس حرکت میں آئے اور گنیں لئے ہوئے سنگ ہی اور تھریسیا کی طرف بڑھنے لگے ۔ انہیں اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر سنگ ہی اور تھریسیا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں ۔ سنگ ہی کی طرح تھریسیا بھی فوراً اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی ۔ چاروں روبوٹس چبوترے کے گرد پھیل گئے تھے اور انہوں نے سنگ ہی اور تھریسیا پر گنیں تان لی تھیں۔

"یہ ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔ یہ روبوٹس ۔ یہ روبوٹس تمہارا حکم کیسے مان سکتے ہیں ۔ تم ۔ تم"... سنگ ہی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ان روبوٹس کو اگر میں حکم دوں تو یہ تم دونوں کو لمحوں میں سرخ شعاعوں سے جلا کر راکھ بھی کر سکتے ہیں"... تنویر نے کہا ۔ سنگ ہی اور تھریسیا حیرت سے تنویر کی شکل دیکھ رہے تھے ۔ پھر سنگ ہی کو جیسے کوئی خیال آیا اور اس نے فوراً کرسی کے بازو پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ماسٹر کمپیوٹر ۔ ایجنٹ فائیو اور اس کی ساتھی لڑکی پر فوراً اٹیک کرو"... سنگ ہی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"سوری کمانڈر سنگ ہی ۔ میرے پاس ایجنٹ فائیو کا کوئی ڈیٹا نہیں ہے ۔ البتہ میں لڑکی پر اٹیک کر سکتا ہوں"... ماسٹر کمپیوٹر کی

آواز سنائی دی۔

"رک جاؤ ماسٹر کمپیوٹر ۔ اس لڑکی پر تم کوئی اٹیک نہیں کرو گے"... ماسٹر کمپیوٹر کی بات سن کر تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔

"او کے زیرو ایجنٹ"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا تو اس کی بات سن کر سنگ ہی اور تھریسیا کے رنگ اڑ گئے۔

"کک ۔ کیا مطلب ۔ کیا ماسٹر کمپیوٹر تمہارے کنٹرول میں ہے"... تھریسیا نے آنکھیں پھاڑ کر تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ ماسٹر کمپیوٹر کا ماسٹر کنٹرول میرے ہاتھ میں ہے ۔ یہ سنگ ہی کی نہیں اب میری بات بھی مانتا ہے ۔ کیوں ماسٹر کمپیوٹر"... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس زیرو ایجنٹ"... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی تو سنگ ہی اور تھریسیا کے رہے سہے ہوش بھی اڑ گئے۔

"ہونہہ ۔ اس کا مطلب ہے تم نے سی ایس کا استعمال کیا تھا ۔ وہ جو لائٹ گئی تھی تم نے ہی ماسٹر کمپیوٹر کی ری فیڈنگ کے لئے آف کی تھی"... سنگ ہی نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ وہ سب میں نے کیا تھا"... تنویر نے کہا۔

"اب کیا چاہتے ہو تم"... سنگ ہی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"پہلے میں نے سوچا تھا کہ میں تمہارے ساتھ انوکھا اور حیرت انگیز کھیل کھیلوں گا ۔ تم ماسٹر کمپیوٹر کے ذریعے مجھے نقصان پہنچانے کی کوشش کرو گے اور میں تمہارے کئے ہوئے تمام وار ماسٹر کمپیوٹر

کے ذریعے ہی تم پر الٹ دوں گا۔ تم میرے خلاف چاہتے ہوئے بھی کچھ نہیں کر سکو گے۔ لیکن اب میں سوچ رہا ہوں کہ مجھے یہ سب کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ جب فراسکو ہیڈ کوارٹر کا کنٹرول میرے ہاتھ میں آگیا ہے تو کیوں نہ میں اس کا بھرپور فائدہ اٹھاؤں اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں فراسکو ہیڈ کوارٹر سے تم دونوں کا ہولڈ ختم کر دوں۔ تم دونوں کو کنٹرول روم سے باہر نکال دوں اور فراسکو ہیڈ کوارٹر کا تمام نظام ہم دونوں سنبھال لیں"... تنویر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر سائیڈوں میں مشینوں پر بیٹھے ہوئے افراد اٹھ کھڑے ہوئے جو خاموشی سے اب تک ان کی باتیں سن رہے تھے۔

"بیٹھ جاؤ۔ تم میں سے اگر کسی نے بھی کوئی غلط حرکت کی تو وہ اس کا ذمہ دار خود ہو گا۔ ماسٹر کمپیوٹر۔ ان تمام پر نظر رکھو۔ اگر ان کے ذہنوں میں بھی میرے خلاف بغاوت کا خیال آئے تو تم فوراً ان کا خاتمہ کر دینا"... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس زیرو ایجنٹ"... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی تو وہ سب ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سن کر صابن کی جھاگ کی طرح بیٹھتے چلے گئے۔

"تو تم اب اس کنٹرول روم میں قبضہ کرنے کے لئے آئے ہو"... سنگ ہی نے خشک لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اب تم دونوں کے لئے بہتر ہو گا کہ ان سیٹوں کو چھوڑ دو اور کنٹرول روم سے باہر چلے جاؤ"... روشی نے پہلی بار بولتے ہوئے

کہا۔

"کیا ایسا تم آسانی سے کر سکو گے"... سنگ ہی نے کہا اور اس انداز میں دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا جیسے کھڑے کھڑے تھک گیا ہو۔

"کوئی بھی چال چلنے سے پہلے یہ سوچ لینا تمہارا حربہ خود تم پر بھی الٹ سکتا ہے"... تنویر نے اس کا ہاتھ ایک بٹن کی طرف بڑھتے دیکھ کر کہا تو سنگ ہی کا ہاتھ وہیں رک گیا۔

"یہ سب کر کے تم بہت غلط کر رہے ہو تنویر۔ وقتی طور پر اگر تم نے ماسٹر کمپیوٹر کا کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے تو یہ مت بھولو کہ اس کا کنٹرول اب سنگ ہی کے پاس ہے۔ یہ ماسٹر کمپیوٹر کو دوبارہ ری فریش کر سکتا ہے"... تھریسیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"اچھا کیا تم نے مجھے یاد دلا دیا۔ یہاں میں تمہیں ایک چھوٹی سی بات بتاتا چلوں۔ میں نے ماسٹر کمپیوٹر میں جو فیڈنگ کی ہے اس کے مطابق اگر سی ایس آئے یا پھر کسی اور ذریعے سے ماسٹر کمپیوٹر کو ری فریش کرنے کی کوشش کی گئی تو فراسکو ہیڈ کوارٹر خوفناک تباہی کی زد میں آجائے گا۔ پھر نہ تم دونوں زندہ رہو گے نہ ہم اور نہ ہی یہ فراسکو ہیڈ کوارٹر اور نہ ماسٹر کمپیوٹر۔ سب کچھ چند لمحوں میں ختم ہو جائے گا۔ اگر یقین نہیں آرہا تو ماسٹر کمپیوٹر سے پوچھ لو"... تنویر نے کہا۔

"کیا یہ سچ کہہ رہا ہے ماسٹر کمپیوٹر"... سنگ ہی نے کہا۔

"یس کمانڈر سنگ ہی۔ یہ درست کہہ رہا ہے"... ماسٹر کمپیوٹر نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم میری توقع سے کہیں زیادہ چالاک اور خطرناک انسان ثابت ہوئے ہو تنویر۔ اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میں نے تمہیں یہاں لا کر کتنی بڑی غلطی کی ہے۔ مجھے چاہئے تھا کہ تمہیں وہیں ہلاک کر کے پھینک آتا اور تمہارے ان ساتھیوں کو بھی اپنے ہاتھوں سے گولیاں مار دیتا جنہوں نے تمہارے ساتھ مل کر مرنے کا ڈھونگ رچایا تھا"... سنگ ہی نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو ہونا تھا سو ہو گیا۔ اب شرافت سے کرسیاں چھوڑ دو ورنہ میرے حکم پر روبوٹس تمہیں اور تھریسیا کو اٹھا کر باہر خلاؤں میں بھی پھینک سکتے ہیں"... تنویر نے کہا تو سنگ ہی اور تھریسیا نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر سنگ ہی ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا کہتی ہو"... سنگ ہی نے تھریسیا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یہ عمران نہیں ہے جو ہماری ذہانت کا مقابلہ کر سکے"... تھریسیا نے منہ بنا کر کہا تو تنویر چونک پڑا۔

"ٹھیک کہتی ہو"... سنگ ہی نے مسکرا کر کہا۔ اس سے پہلے کہ تنویر اور روشی کچھ سمجھتے اچانک سنگ ہی اور تھریسیا چبوترے سے غائب ہو گئے۔ انہیں اس طرح غائب ہوتے دیکھ کر روشی اور تنویر بری طرح سے اچھل پڑے۔

"اوہ۔ یہ دونوں کہاں غائب ہو گئے ہیں"... تنویر نے بری طرح

سے چیختے ہوئے کہا اور چھلانگیں مارتا ہوا نہایت تیزی سے اس چبوترے پر آ گیا جہاں ایک لمحہ قبل سنگ ہی اور تھریسیا موجود تھے۔ چبوترے پر آتے ہی اس کی نظر کرسیوں کے پاس فرش پر پڑی۔ دونوں کرسیوں کے آگے ایک لمبا خلاء بنا ہوا تھا۔ اس سے پہلے کہ تنویر اس خلاء کی طرف بڑھتا خلاء بند ہو گیا۔ یہ دیکھ کر تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کیا ہوا۔ کہاں گئے وہ دونوں"... روشی نے اس کے قریب آ کر تیز لہجے میں کہا۔

"ان کے پیروں کے نیچے ایک خلاء سا کھلا تھا جس میں غالباً وہ دونوں گر گئے ہیں"... تنویر نے کہا۔

"اوہ۔ تھریسیا نے اپنے دائیں پاؤں کو آگے بڑھا کر فرش پر موجود کوئی خفیہ بٹن کو پریس کیا ہے۔ میں نے اسے اپنا دایاں پاؤں آگے بڑھاتے دیکھا تھا"... روشی نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہوا ہے"... تنویر نے کہا۔

"مگر کہاں گئے ہوں گے وہ"... روشی نے پوچھا۔

"ماسٹر کمپیوٹر۔ سنگ ہی اور تھریسیا کہاں گئے ہیں"... تنویر نے روشی کی بات کا جواب دینے کی بجائے ماسٹر کمپیوٹر سے پوچھا۔

"وہ دونوں ایمرجنسی وے سے نکل گئے ہیں زیرو ایجنٹ۔ ایمرجنسی وے ریڈ سیکشن کی طرف جاتا ہے اور وہ ریڈ سیکشن میں گئے ہیں"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"کہاں ہے ریڈ سیکشن"... تنویر نے پوچھا۔

"ریڈ سیکشن ہے تو اسی ہیڈ کوارٹر میں لیکن کہاں ہے یہ مجھے معلوم نہیں ہے"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"کیوں۔ تمہیں کیوں معلوم نہیں ہے"... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ریڈ سیکشن تک میری رسائی نہیں رکھی گئی زیرو ایجنٹ۔ اس سیکشن کو مجھ سے محفوظ رکھنے کے لئے ہی بنایا گیا تھا تاکہ اگر مجھ میں کوئی خلل آجائے اور میں کسی بھی طرح آؤٹ آف کنٹرول ہو جاؤں تو کمانڈر فوری طور پر ریڈ سیکشن میں جا کر مجھ سے اپنا بچاؤ کر سکیں"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"اوہ۔ ریڈ سیکشن میں جا کر وہ تمہارے خلاف کیا کر سکتے ہیں"... تنویر نے چونک کر کہا۔

"میں نہیں جانتا"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا تو تنویر کی آنکھوں میں تشویش کے سائے لہرانے لگے۔ سنگ ہی اور تھریسیا عین وقت پر اسے چکمہ دے گئے تھے۔ اب وہ فراسکو ہیڈ کوارٹر کے نجانے کس حصے میں تھے اور وہاں جا کر وہ کیا کر سکتے تھے اس کے بارے میں ماسٹر کمپیوٹر بھی لاعلمی ظاہر کر رہا تھا

"ان دونوں کا اس طرح نکل جانا ہمارے لئے خطرناک ہو سکتا ہے تنویر"... روشی نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر کمپیوٹر۔ اس ایر جنسی وے کو کھولو۔ ہم دونوں سنگ ہی

اور تھریسیا کے پیچھے جانا چاہتے ہیں"... تنویر نے کہا۔

"سوری زیرو ایجنٹ۔ ایر جنسی وے کو کھولنے کا طریقہ بھی مجھ سے پوشیدہ رکھا گیا ہے"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"ہونہہ۔ ہیڈ کوارٹر کے تمام روبوٹس کو ہر طرف پھیلا دو۔ ان سے کہو کہ وہ ہر جگہ سنگ ہی اور تھریسیا کو تلاش کریں۔ وہ جہاں بھی نظر آئیں انہیں ہلاک کر دیا جائے"... تنویر نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس زیرو ایجنٹ"... میں احکام جاری کر رہا ہوں۔ وہ جہاں بھی نظر آئیں انہیں ہلاک کر دیا جائے گا"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا اور پھر وہاں خاموشی چھا گئی۔

"ہمیں ان دونوں کو فوراً چبوترے سے اتار لینا چاہئے تھا۔ باتوں میں وقت ضائع کر کے ہم نے خود ہی انہیں یہاں سے نکلنے کا موقع دیا ہے"... روشی نے کہا۔

"وہ بچ کر جائیں گے کہاں۔ میں ان کے ہیڈ کوارٹر میں ہی ان کے مقبرے بنا دوں گا"... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"ریڈ سیکشن میں جا کر اگر انہوں نے دوبارہ ماسٹر کمپیوٹر کو اپنے کنٹرول میں کر لیا تو"... روشی نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"تب میں فراسکو ہیڈ کورٹر کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا"... تنویر نے کہا۔

"میں نے تمام روبوٹس کو احکام دے دیئے ہیں۔ جیسے ہی انہیں

کمانڈر سنگ ہی اور تھریسیا دکھائی دیں گے وہ انہیں فوراً ہلاک کر دیں گے"... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ روشی۔ ہم بھی ان دونوں کو تلاش کریں"... تنویر نے کہا اور تیزی سے چبوترے سے نیچے آگیا۔ روشی بھی اس کے پیچھے آ گئی۔ وہ دونوں تیز تیز چلتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھے ہی تھے کہ اچانک سرر کی تیز آوازوں کے ساتھ اوپر سے دو شیشے کے ستون نیچے آئے اور وہ دونوں ان میں بند ہو گئے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے شیشے کے ستونوں میں ان دونوں کو قید کر دیا گیا ہو۔ شیشے کے ستون اس قدر تنگ تھے کہ وہ ذرا سی بھی حرکت نہ کر سکتے تھے۔ پھر اچانک ان شیشے کے ستونوں میں نیلے رنگ کی تیز روشنی سی بھر گئی۔ تنویر کو یوں محسوس ہوا جیسے نیلی روشنی پڑتے ہی اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔ اسے اپنے جسم کے ساتھ ساتھ اپنا دماغ بھی سن ہوتا ہوا معلوم ہو رہا تھا اور پھر جیسے اس کے تمام احساسات ختم ہوتے چلے گئے۔ اس کے ذہن میں اندھیرے کی دبیز چادر پھیل گئی تھی۔

سنگ ہی نے آنکھوں ہی آنکھوں میں تھریسیا کو اشارہ کیا تو تھریسیا نے تنویر سے بات کرتے ہوئے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے وہ سنگ ہی کی بات سمجھ گئی ہو۔ پھر تھریسیا نے اپنا دایاں پاؤں آگے بڑھا کر فرش کے ایک حصے پر تین بار مخصوص انداز میں دباؤ ڈالا تو اچانک ان کے پیروں کے نیچے ایک خلاء سا بن گیا۔ خلاء کھلتے ہی وہ اس میں جا گرے۔ خلاء میں ربڑ کا ایک بڑا پائپ لگا ہوا تھا۔ وہ دونوں اس پائپ میں گرے تھے۔ پھر وہ دونوں اس پائپ میں گھسٹتے چلے گئے۔ پائپ دائیں بائیں مختلف حصوں سے گزر رہا تھا۔ پھر وہ دونوں پائپ کے دوسرے سرے سے نکلے اور یکلخت جیسے نرم گدوں پر آ گرے۔ ربڑ کے پائپ میں سفر کرتے ہوئے انہیں کوئی خراش نہیں آئی تھی اور اب وہ جس نرم و گداز گدے پر گرے تھے

اس سے بھی انہیں کوئی چوٹ نہیں آئی تھی۔

وہ جہاں گرے تھے وہ شیشے کا بنا ہوا بیضوی سا کمرہ تھا۔ ہر طرف فولادی فریم لگے ہوئے تھے جن میں تکونے اور چوکور شیشے کے بڑے بڑے ٹکڑے لگے ہوئے تھے۔ یہ ایک خلائی شٹل تھی جسے فراسکو ہیڈ کوارٹر کی نچلی سطح سے جوڑا گیا تھا۔ اس خلائی شٹل کو انتہائی ایمرجنسی کی صورت میں استعمال کیا جاتا تھا۔ خطرے کی صورت میں فراسکو ہیڈ کوارٹر کی اسپیس شپ کا کمانڈر ایمرجنسی وے سے نکل کر سیدھا اس خلائی شٹل میں آجاتا تھا۔ اس خلائی شٹل کو ہر لحاظ سے ماسٹر کمپیوٹر کی رینج سے الگ رکھا گیا تھا۔ یوں تو فراسکو ہیڈ کوارٹر میں آگ لگنے یا دھماکہ خیز مواد پھٹنے کا کوئی احتمال نہیں تھا لیکن چونکہ فراسکو ہیڈ کوارٹر کا سارا نظام کمپیوٹرائزڈ تھا اور اسے کنٹرول کرنے والا بھی ماسٹر کمپیوٹر تھا جس میں کبھی بھی خرابی پیدا ہو سکتی تھی اور فراسکو ہیڈ کوارٹر کی خلائی شپ خلاء میں تیرتے ہوئے شہاب ثاقب سے ٹکرا کر بڑے خطرے سے بھی دوچار ہو سکتی تھی اس لئے یہاں الگ سے خلائی شٹل نصب کی گئی تھی جس کے ذریعے اسپیس شپ کا کمانڈر اپنی جان ضرور بچا سکتا تھا اور اگر کسی طرح ماسٹر کمپیوٹر میں کوئی خرابی واقع ہو جاتی یا وہ کسی بھی فالٹ کے تحت کمانڈر کی دسترس سے نکل جاتا تو کمانڈر اس خلائی شٹل میں آکر اس کمپیوٹر کی دوبارہ پروگرامنگ کر سکتا تھا۔ اس خلائی شٹل کا نظام بھی کمپیوٹرائزڈ تھا جو فراسکو ہیڈ کوارٹر کے ماسٹر کمپیوٹر کو کنٹرول اور اس کی ری

پروگرامنگ کرتا تھا۔

سنگ ہی کو جب معلوم ہوا کہ فراسکو ہیڈ کوارٹر کے ماسٹر کمپیوٹر کا کنٹرول تنویر کے پاس ہے اور وہ اسے سی ایس سے دوبارہ ری فریش نہیں کر سکتا تو اس نے فوراً اس خلائی شٹل میں جانے کا پروگرام بنا لیا تھا۔ اس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں تھریسیا کو بھی اس شٹل میں جانے کے بارے میں آگاہ کر دیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ تھریسیا نے کہا تھا کہ عمران کے مقابلے میں تنویر کا ذہن ناپختہ ہے۔ اگر اس کی جگہ عمران ہوتا تو وہ کبھی بھی ماسٹر کمپیوٹر کو دو ہاتھوں میں نہ رہنے دیتا۔ تنویر نے ماسٹر کمپیوٹر کا کنٹرول خود بھی حاصل کر لیا تھا اور سنگ ہی سے بھی اس کا کنٹرول نہیں چھینا تھا جس کا سنگ ہی اس شٹل میں آ کر بھرپور فائدہ اٹھا سکتا تھا۔

"اگر تنویر عقلمندی کرتا اور ماسٹر کمپیوٹر کا سارا کنٹرول اپنے ہاتھوں میں لے لیتا تو ہم اس خلائی شٹل میں بھی آکر کچھ نہیں کر سکتے تھے"... سنگ ہی نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میں نے کہا تھا کہ تنویر عمران جیسا عقلمند اور ذہین نہیں ہے"... تھریسیا نے کہا۔ وہ دونوں گدے سے اٹھ کر آگے آ گئے جہاں دو پائلٹ سیٹیں موجود تھیں۔ سامنے ایک بڑا سا کنٹرول پینل تھا جس کے اوپر بے شمار بٹن، ڈائل اور بلب لگے ہوئے تھے جبکہ اوپر کی طرف ایک بڑے سائز کی سکرین موجود تھی جو آف تھی۔ سنگ ہی نے اپنی سیٹ پر آتے ہی کنٹرول پینل کے مختلف بٹن

پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسرے لمحے خلائی شٹل میں جیسے زندگی کی لہر سی دوڑ گئی۔ چینل پر لگے بلب روشن ہو گئے تھے اور ڈائلوں کے ساتھ میٹروں کی سوئیاں بھی تھرانے لگی تھیں۔ اسی لمحے سکرین پر جھماکے سے ہوئے اور سکرین پر نیلی روشنی سی پھیلتی چلی گئی۔ سنگ ہی نے سائیڈ پر لگے ایک بٹن کو پریس کیا تو اس کے سامنے ایک خانہ سا کھل گیا اور ایک چھوٹا سا ٹرے سا نکل کر باہر آ گیا۔ اس ٹرے پر سرخ رنگ کا ایک بٹن لگا ہوا تھا۔ سنگ ہی نے انگلی سے بٹن پریس کیا تو سکرین پر جھماکے سے ہونے لگے۔ پھر اچانک سکرین پر تیز جھماکا ہوا اور سکرین آف ہو گئی۔

"یہ کیا ہوا۔ میں نے تو نیو فیڈنگ کے لئے ماسٹر کمپیوٹر کو آن کیا تھا۔ پھر یہ خود بخود آف کیوں ہو گئی ہے"... سنگ ہی نے حیران ہو کر کہا۔

"پتہ نہیں۔ دوبارہ بٹن پریس کرو"... تھریسیا نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ سنگ ہی دوبارہ بٹن پریس کرتا اچانک سکرین پر جھماکا سا ہوا اور وہاں سپریم کمانڈر کا چہرہ دکھائی دیا۔ اس کے چہرے پر وہی فولادی ماسک تھا جس کے سوراخوں سے اس کی انگاروں جیسی سرخ آنکھیں دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کے عقب میں سلور کلر سے دائرے میں لکھے ہوئے زیڈ ایل کے حروف صاف دکھائی دے رہے تھے۔ سکرین پر سپریم کمانڈر کو دیکھ کر سنگ ہی اور تھریسیا ساکت رہ گئے تھے۔

"رک جاؤ سنگ ہی۔ ماسٹر کمپیوٹر کو ری فریش اور نیو فیڈنگ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"... اچانک سپریم کمانڈر کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مم۔ مگر سپریم کمانڈر۔ وہ۔ وہ"... سنگ ہی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ مجھے کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں سب جانتا ہوں"... سپریم کمانڈر نے دھاڑتے ہوئے کہا تو سنگ ہی اور تھریسیا سہم کر رہ گئے۔

"یہ سب تمہاری غیر ذمہ داری اور غفلت کا نتیجہ ہے سنگ ہی جو تم ہی ایکس ایل کو لے کر سیدھے ہارڈ روم میں چلے گئے تھے"... سپریم کمانڈر نے غراتے ہوئے کہا۔

"سپریم کمانڈر۔ میں اسے الیکٹرک شاکس دینا چاہتا تھا"... سنگ ہی نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"سنگ ہی۔ تم نہیں جانتے تم نے سی ایس تنویر جیسے ایجنٹ کو دے کر کتنی بڑی غلطی کی ہے"... سپریم کمانڈر نے کہا۔

"مجھے احساس ہے سپریم کمانڈر۔ لیکن یہ سب میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایجنٹ فائیو نہ صرف ہمیں بلکہ فراسکو ہیڈ کوارٹر کی کمپیوٹرائزڈ مشینوں کو بھی دھوکہ دے دے گا۔ اسے میں نے ہر مشین سے اور ہر قسم کے سکیننگ مرحلوں سے گزارا تھا۔ اگر ایک مشین بھی مجھے اس کے بارے میں مشکوک

کر دیتی تو میں اسے اسی وقت گولی مار دیتا"... سنگ ہی نے کہا۔

"یہ غلطی بلیک جیک کی ہے۔ اس نے تنویر کے ذہن کو کمپیوٹرائزڈ کنٹرول کرنے کی کوشش کی تھی۔ اگر وہ اپنے فن میں یکتا تھا تو اسے یہ کیوں معلوم نہیں ہوا کہ تنویر اس کے کنٹرول میں نہیں آیا بلکہ وہ جو کچھ بھی کر رہا ہے عمران کی ایماء پر کر رہا ہے"۔ تھریسیا نے کہا۔

"یہ غلطی بلیک جیک کی ہے یا تم دونوں کی مگر اس وقت میرے لئے سب سے اہم مسئلہ فراسکو ہیڈ کوارٹر بچانے کا ہے۔ تم نہیں جانتے ایجنٹ فائیو نے ماسٹر کمپیوٹر میں عجیب و غریب تبدیلیاں کر دی ہیں۔ اس نے سب سے پہلے ماسٹر کمپیوٹر کا زیرو لینڈ سے رابطہ ختم کیا تھا تاکہ اس کے بارے میں مجھے کسی بات کا علم نہ ہو سکے۔ زیرو لینڈ کے سپر کمپیوٹروں کی مدد سے میں نے فراسکو ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کرنے کی بہت کوشش کی تھی مگر کامیاب نہ ہو سکا تھا۔ اب جب رابطہ قائم ہوا تو سپر کمپیوٹروں نے مجھے ماسٹر کمپیوٹر میں تبدیلیوں کے بارے میں بتا دیا"... سپریم کمانڈر نے گھمبیر لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو کیا ایجنٹ فائیو کمپیوٹر ایکسپرٹ ہے جو اس نے ماسٹر کمپیوٹر میں ایسی تبدیلیاں کر دی ہیں جنہیں زیرو لینڈ کے سپر کمپیوٹر بھی درست نہیں کر سکتے"... سنگ ہی نے کہا۔

"نہیں۔ وہ کمپیوٹر ایکسپرٹ نہیں ہے۔ یہ میری غلطی ہے جو میں

نے فراسکو ہیڈ کوارٹر کے تمام نظام کو ماسٹر کمپیوٹر میں ایڈجسٹ کر رکھا تھا۔ ماسٹر کمپیوٹر وائس سسٹم کے تحت کام کرتا ہے۔ اس سسٹم کو ری فریش کرنے اور اسے نئی ہدایات دینے کے لئے ایک مخصوص وائس درکار ہوتی ہے۔ جب تم نے بلیک جیک کی جگہ ماسٹر کمپیوٹر کو احکامات دینے کے لئے اپنی وائس کمپیوٹر میں فیڈ کرائی تھی تو تم نے ماسٹر کمپیوٹر کو وائس کی کوڈ نہیں دیا تھا۔ وائس کی کوڈ فیڈنگ کے بعد اس وقت تک کمپیوٹر میں ری فیڈنگ نہیں کی جا سکتی جب تک وائس کی کوڈ فیڈ کرنے والا اپنی آواز میں ماسٹر کمپیوٹر کو کی کوڈ فراہم نہ کرے۔ ایجنٹ فائیو نے سب سے پہلے ماسٹر کمپیوٹر سے اس کی کارکردگی کے بارے میں تفصیل پوچھی تھی۔ پھر اس نے کمپیوٹر کو ری فریش کرتے ہوئے نہ صرف اس میں اپنی ہدایات فیڈ کر دیں بلکہ اپنی آواز میں وائس کی کوڈ بھی دے دیا۔ اب جب تک ایجنٹ فائیو اپنی آواز میں اس وائس کی کوڈ کو ختم نہیں کرے گا ماسٹر کمپیوٹر میں مکمل طور پر فیڈنگ نہیں کی جا سکتی۔

میں نے سپر کمپیوٹر کے ذریعے تمام معلومات حاصل کر لی ہیں۔ ایجنٹ فائیو نے نہایت خطرناک فیڈنگ کی ہے۔ اس نے ماسٹر کمپیوٹر میں ایسی فیڈنگ کر رکھی ہے کہ اگر ہر ایک گھنٹے بعد ماسٹر کمپیوٹر ایجنٹ فائیو کی اوریجنل آواز رسیو نہیں کرے گا تو اس کا سسٹم کلوز ہوتا جائے گا یہاں تک کہ اگر تین گھنٹوں تک ماسٹر کمپیوٹر نے ایجنٹ فائیو کی کوئی آواز نہ سنی تو ماسٹر کمپیوٹر کا سسٹم کلوز

ہو جائے گا اور اس کا بلاسٹنگ سیکشن حرکت میں آجائے گا اور اگلے ایک گھنٹے میں فراسکو ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام اسلحہ پھٹ جائے گا جس سے فراسکو ہیڈ کوارٹر خلاء میں ریزوں کی طرح بکھر جائے گا"... سپریم کمانڈر نے انہیں تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو سنگ ہی اور تھریسیا کی حالت غیر ہو گئی۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ایجنٹ فائیو نے اس حد تک ماسٹر کمپیوٹر کو اپنے کنٹرول میں لے لیا ہے"... تھریسیا نے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ سپر کمپیوٹر کے ذریعے میں نے ماسٹر کمپیوٹر میں ایجنٹ فائیو کی دی ہوئی دوسری ہدایات کو تو ختم کر دیا ہے لیکن میں اس فیڈنگ کو ختم نہیں کر سکا جو ایجنٹ فائیو کی آخری ہدایات کے تحت ماسٹر کمپیوٹر نے فیڈ کی تھی اور پھر اس نے وائس کی کوڈ لگاتے ہوئے ماسٹر کمپیوٹر کو فائنل آپریشن پر لاکڈ کر دیا تھا"... سپریم کمانڈر نے کہا۔

" میں سمجھا نہیں سپریم کمانڈر ۔ آخری ہدایات اور فائنل آپریشن سے آپ کی کیا مراد ہے"... سنگ ہی نے کہا۔

" ایجنٹ فائیو نے ماسٹر کمپیوٹر کو ہدایات دی تھیں کہ اگر تین گھنٹوں کے بعد وہ اس کی اصل آواز رسیو نہ کرے تو فراسکو ہیڈ کوارٹر کا بلاسٹنگ سیکشن خود بخود آن ہو جائے گا اور اس سے اگلے ایک گھنٹے میں فراسکو ہیڈ کوارٹر کا سارا اسلحہ پھٹ جائے گا تاکہ فراسکو ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر تباہ ہو جائے اور تم شاید یہ بھی نہیں جانتے کہ اگر فراسکو

ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا تو دنیا پر قبضہ کرنے کا میرا خواب ایک بار پھر تاخیر کا شکار ہو جائے گا۔ بلیک سیٹلائٹ میں جو اسپیس فورس تیار کی جا رہی ہے اس کا مین کنٹرولر فراسکو ہیڈ کوارٹر ہی ہے۔ اس فراسکو ہیڈ کوارٹر سے ہی پاکیشیا پر پہلے حملے کے لئے اسپیس فورس بھجوائی جانی تھی۔ اگر فراسکو ہیڈ کوارٹر تباہ ہو گیا تو اس کے ساتھ ہی بلیک سیٹلائٹ بھی تباہ ہو جائے گا کیونکہ بلیک سیٹلائٹ کی مشینوں کو لہروں کے ذریعے جو توانائی فراہم کی جا رہی ہے وہ فراسکو ہیڈ کوارٹر سے ہی دی جا رہی ہے۔ جب بلیک سیٹلائٹ کو توانائی ہی میسر نہیں آئے گی تو اس کا وجود برقرار کیسے رہ سکتا ہے"... سپریم کمانڈر نے غصیلے اور پریشان کن لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ کیا آپ سپر کمپیوٹر سے ایجنٹ فائیو کی وائس کی کوڈ حاصل نہیں کر سکتے"... سنگ ہی نے کہا۔

" نہیں ۔ یہ ناممکن ہے ۔ اس ماسٹر کمپیوٹر سے ہی تو میں نے فراسکو ہیڈ کوارٹر کو ناقابل تسخیر بنایا تھا"... سپریم کمانڈر نے کہا۔

" اوہ ۔ تب تو ہم چاہتے ہوئے بھی ایجنٹ فائیو کو ہلاک نہیں کر سکتے ۔ اگر وہ ہلاک ہو گیا تو اس کی ہلاکت کے چار گھنٹوں بعد فراسکو ہیڈ کوارٹر بھی تباہ ہو جائے گا"... تھریسیا چونکتے ہوئے کہا۔

" ہاں ۔ اب اس کا ہمارے لئے زندہ رہنا بے حد ضروری ہے اور یہ تمہاری ڈیوٹی ہے کہ اس کے ساتھ ہر گھنٹے آدھے گھنٹے بعد بات چیت کرتے رہو تاکہ اس کی وائس ماسٹر کمپیوٹر رسیو کرتا رہے اور

اس میں کوئی خلل پیدا نہ ہو"... سپریم کمانڈر نے کہا۔
"سپریم کمانڈر۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم ایجنٹ فائیو کی وائس ریکارڈ کر کے اسے ہلاک کر دیں۔ اس کی وائس کا ٹیپ ہم وقفے وقفے سے چلاتے رہیں گے تاکہ ماسٹر کمپیوٹر برابر ورک کرتا رہے"... تھریسیا نے کہا۔
"نہیں۔ ماسٹر کمپیوٹر ٹیپ شدہ آواز کو کسی بھی صورت میں قبول نہیں کرے گا۔ اسے ہر حال میں اصل آواز درکار ہوتی ہے"... سپریم کمانڈر نے کہا۔
"کیا واقعی اس کی وائس کوڈ ختم کرنے کا اور کوئی طریقہ نہیں ہے"... سنگ ہی نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا۔
"نہیں۔ کوئی طریقہ نہیں ہے"... سپریم کمانڈر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"کیا ایجنٹ فائیو کے مائینڈ کو بھی ہم سکیننگ کر کے اس سے کوئی مدد نہیں لے سکتے"... تھریسیا نے کہا۔
"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتی ہو تم"... سپریم کمانڈر نے کہا۔
"میرا مطلب ہے اگر کمپیوٹرائزڈ مشینوں سے ایجنٹ فائیو کے مائینڈ کو قبضے میں کر لیا جائے اور اس سے کہا جائے کہ وہ اپنی آواز میں ماسٹر کمپیوٹر سے وائس کوڈ ختم کر دے تو کیا تب بھی ہمیں اس کا فائدہ نہیں ہو گا"... تھریسیا نے کہا۔
"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ کام تم نہیں کر سکتے۔ ایجنٹ

فائیو کے مائینڈ کی سکیننگ بلیک جیک کر سکتا ہے۔ وہ اس کام میں ماہر ہے لیکن بلیک جیک ابھی اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ اسے فراسکو ہیڈ کوارٹر بھیجا جا سکے۔ اسے مکمل ہونے میں ابھی وقت لگے گا"... سپریم کمانڈر نے کہا۔
"کتنا وقت لگے گا"... سنگ ہی نے پوچھا۔
"تین سے چار ہفتے"... سپریم کمانڈر نے جواب دیا تو سنگ ہی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ تھریسیا کے چہرے پر بھی امید کی کرن ابھر کر غائب ہو گئی تھی۔
"تم دونوں کو فراسکو ہیڈ کوارٹر چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے ایجنٹ فائیو اور اس کی ساتھی عورت کو ایسٹاشم سے بے ہوش کر دیا ہے اور ان دونوں کو کرسٹل بلاکس میں قید کر دیا ہے۔ کرسٹل بلاکس ان دونوں کو لے کر ٹاپ سیکشن میں چلے گئے ہیں۔ وہاں سے وہ دونوں واپس نہیں آ سکتے مگر بہت جلد ہوش میں آ جائیں گے۔ تم دونوں کنٹرول روم میں جا کر اپنا کام سنبھالو اور ٹاپ سیکشن میں ایجنٹ فائیو کو ہوش میں لا کر اس سے کوئی نہ کوئی بات کرتے ہو۔ میں نے یہاں سپر کمپیوٹرز کی ڈیوٹی لگا دی ہے وہ ایک بار پھر سرچ کر رہے ہیں کہ کسی طرح ایجنٹ فائیو کی وائس کی کوڈ ختم کی جا سکے۔ اگر سپر کمپیوٹر کامیاب ہو گئے تو ٹھیک ہے ورنہ بلیک جیک یہاں آ کر سارے معاملے کو سنبھال لے گا"... سپریم کمانڈر نے کہا تو ان دونوں کے چہروں پر قدرے سکون چھا گیا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے سپریم کمانڈر۔ ہم یہ کام کر لیں گے"۔۔۔ سنگ ہی نے کہا۔

"اور سنو۔ عمران اور اس کے ساتھی فراسکو ہیڈ کوارٹر آ رہے ہیں ان سب کو بھی سنبھالنا تمہاری ذمہ داری ہے"۔۔۔ سپریم کمانڈر نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کا سن کر سنگ ہی اور تھریسیا بری طرح سے چونک پڑے۔

"عمران اور اس کے ساتھی۔ لیکن سپریم کمانڈر۔ ہم نے تو"۔۔۔ سنگ ہی نے کہا۔

"جانتا ہوں۔ تم نے انہیں مرنے کے لئے خلاء میں چھوڑ دیا تھا لیکن تم شاید یہ بھول گئے تھے کہ وہ کوئی عام انسان نہیں ہیں۔ خاص طور پر عمران جو جوش سے نہیں ہمیشہ ہوش اور عقل سے کام لیتا ہے۔ تم نے ماسٹر کمپیوٹر کے ذریعے ان کی بلیک اسپیس شپ کو ناکارہ کر دیا تھا لیکن پھر جب تم نے عمران سے رابطہ کیا تو ماسٹر کمپیوٹر کو ایک بار پھر ان کی اسپیس شپ کی بیٹریاں چارج کرنی پڑیں۔ تم دوبارہ ماسٹر کمپیوٹر کو اگر یہ ہدایات دے دیتے کہ بلیک اسپیس شپ کی بیٹریاں تباہ کر دی جائیں تو عمران اور اس کے ساتھی واقعی ہلاک ہو کر ہمیشہ کے لئے خلاء میں گم ہو جاتے۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ ادھر ایجنٹ فائیو نے بھی ماسٹر کمپیوٹر سے کہہ کر بلیک اسپیس شپ کو فراسکو ہیڈ کوارٹر لانے کے احکامات دے دیئے تھے۔ دوسری طرف عمران مخصوص خلائی لباس پہن کر بلیک اسپیس شپ سے باہر

چلا گیا تاکہ وہ بیٹریوں کے ساتھ لگے ان سگنلز آپریٹرز کو توڑ سکے جو ان کے لئے نقصان کا باعث بن سکتے تھے۔

ادھر عمران اسپیس شپ سے باہر نکلا اور وہ ایک آپریٹر کو توڑنے ہی لگا کہ ماسٹر کمپیوٹر نے ایجنٹ فائیو کے حکم کے تحت بلیک اسپیس شپ کو ریڈیو کنٹرول کیا اور اسے فراسکو ہیڈ کوارٹر لانے کے لئے آن کر دیا۔ عمران اچانک بلیک اسپیس شپ حرکت میں آنے کی وجہ سے خلاء میں رہ جاتا لیکن اس نے بروقت ایرو ڈرائیر کا سہارا لے لیا اور ایرو ڈرائیر کے ذریعے بلیک اسپیس شپ کے ساتھ اڑنے لگا۔ تب مجھے حرکت میں آنا پڑا۔ میں نے بلیک اسپیس شپ میں گرین لائٹ فائر کی اور اس کے تمام ساتھیوں کو بے ہوش کر دیا۔ میں ان سب کو زندہ رکھنا چاہتا ہوں۔ وہ اس لئے کہ میں انہیں فراسکو ہیڈ کوارٹر میں آنے سے روک نہیں سکتا تھا لیکن عمران جو بلیک اسپیس شپ کے باہر چپکا ہوا تھا وہ بلیک اسپیس شپ کو زوردار جھٹکے لگنے کی وجہ سے خود کو کنٹرول نہ کر سکا اور بلیک اسپیس شپ سے الگ ہو کر خلاؤں میں چلا گیا جبکہ بلیک اسپیس شپ فراسکو ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھ گئی۔ کچھ ہی دیر میں وہ یہاں پہنچ جائے گی۔ گرین لائٹ سے بے ہوش ہونے کے سبب انہیں اس وقت تک ہوش نہیں آئے گا جب تک انہیں اینٹی بی ایس تھرٹین انجکشنز نہ لگائے جائیں۔ بہرحال وہ جیسے ہی یہاں پہنچیں انہیں بلیک اسپیس شپ سے نکال کر ریڈ ٹیوبز میں ڈال دینا۔ میں ان سب کو اب بلیک جیک کے واپس آنے تک

زندہ رکھنا چاہتا ہوں ۔ وہ سب ذہین ایجنٹ ہیں ۔ ان جیسے ذہین اور تیز طرار ایجنٹوں کی زیرو لینڈ کو بے حد ضرورت ہے ۔ اب وہ فراسکو ہیڈ کوارٹر میں آ کر ہمیشہ کے لئے زیرو لینڈ کے وفادار بن جائیں گے"... سپریم کمانڈر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"سپریم کمانڈر ۔ کیا ان سب کو زندہ رکھنا ضروری ہے"... سنگ ہی نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"ہاں ۔ میں نے کہا ہے نا کہ وہ ذہین ایجنٹ ہیں اور میں ذہین انسانوں کی قدر کرتا ہوں ۔ اگر وہ بلیک جیک کے ذریعے زیرو لینڈ کے وفادار بن گئے تو ٹھیک ہے ورنہ میں ان سب کی کھوپڑیوں کا آپریشن کر کے ان کے دماغ نکال لوں گا اور پھر ان کے دماغ زیرو لینڈ کے ایجنٹوں کی کھوپڑیوں میں منتقل کر دوں گا ۔ نارمل انداز میں نہیں تو اس طرح انہیں زیرو لینڈ کا وفادار بننا ہی پڑے گا"... سپریم کمانڈر نے کہا۔

"اور عمران ۔ کیا واقعی عمران ہمیشہ کے لئے خلاؤں میں کھو گیا ہے"... تھریسیا نے جیسے کھوئے کھوئے سے انداز میں کہا۔ اس کا انداز دیکھ کر سنگ ہی چونک پڑا۔ اس نے ایک بار پھر تھریسیا کی آنکھوں میں عمران کے لئے ہمدردی کے تاثرات نمایاں ہوتے دیکھ لئے تھے۔

"نہیں ۔ جب عمران کے ساتھیوں کی میرے لئے اہمیت ہے تو میں عمران کو کیسے نظر انداز کر سکتا ہوں ۔ اس کا دماغ تو میرے لئے بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے ۔ اس جیسے دماغ والا انسان شاید ہی

روئے زمین پر کہیں موجود ہو اس لئے میں عمران کا دماغ ضرور حاصل کروں گا ۔ میں نے اس کو خلاء سے لانے کے لئے تیز رفتار شٹل بھیج دی ہے ۔ جلد ہی وہ بھی یہاں پہنچ جائے گا"... سپریم کمانڈر نے کہا تو تھریسیا کے چہرے پر بے اختیار سکون سا چھا گیا۔

تنویر کو ہوش آیا تو اس نے خود کو شیشے کے ایک ستون میں قید پایا۔ شیشے کا ستون اسپیس شپ کے باہر اوپر والے حصے میں نکلا ہوا تھا۔ شیشے کے اس ستون سے تنویر فراسکو ہیڈ کوارٹر کے اسپیس شپس کے اوپر والے حصے کو بخوبی دیکھ سکتا تھا۔ ستون چاروں طرف سے بند تھا۔ ہوش میں آتے ہی تنویر کو یاد آگیا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ سنگ ہی اور تھریسیا کے فرار ہوتے ہی وہ ان کی تلاش میں باہر کی طرف لپکے ہی تھے کہ اچانک اس پر اور روشی پر بلیو لائٹ پڑی تھی جس سے وہ ایک لمحے میں بے ہوش ہو گئے تھے۔ تنویر حیران تھا کہ فراسکو ہیڈ کوارٹر کا سپر کنٹرول اس کے پاس تھا پھر اس پر بلیو لائٹ کیوں فائر کی گئی تھی۔ اس نے ماسٹر کمپیوٹر کو ہدایات دے رکھی تھیں کہ وہ اس کی اور روشی کی حفاظت کرے گا۔ اگر سنگ ہی اور تھریسیا نے ریڈ سیکشن میں جا کر ان پر بلیو لائٹ فائر کی تھی تو

ماسٹر کمپیوٹر نے ان کی حفاظت کیوں نہیں کی تھی۔

ستون زیادہ چوڑا نہیں تھا لیکن تنویر اس میں گھوم کر چاروں طرف دیکھ سکتا تھا۔ اس سے کچھ فاصلے پر اسی طرح کا ایک اور ستون نظر آ رہا تھا جس میں اسے روشی بے ہوشی کے عالم میں سکڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اسی لمحے تنویر کی نظر ایک طرف سے آتی ہوئی ایک بڑی سی اسپیس شپ پر پڑی۔ اس اسپیس شپ کو دیکھ کر تنویر چونک پڑا۔ یہ وہی اسپیس شپ تھی جسے بلیک جیک زمین پر لے گیا تھا اور عمران نے اس اسپیس شپ کو اپنے استعمال کے لئے وہیں رکھ لیا تھا۔ تنویر سمجھ گیا کہ ماسٹر کمپیوٹر اس کی ہدایات پر بلیک اسپیس شپ کو فراسکو ہیڈ کوارٹر لے آیا تھا۔ اس سپیش شپ میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے علاوہ اور کون ہو سکتا تھا۔

"اچھا ہوا یہ سب یہاں آگئے ہیں۔ مجھے انہی کا انتظار تھا۔ اب میں ان کے ساتھ مل کر فراسکو ہیڈ کوارٹر کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا"... تنویر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

بلیک اسپیس شپ خلاء میں آہستہ آہستہ تیرتی ہوئی فراسکو ہیڈ کوارٹر کی اسپیس شپ کی طرف آ رہی تھی۔ پھر اچانک فراسکو ہیڈ کوارٹر کا ایک چوکور دروازہ کھلا اور بلیک اسپیس شپ اس چوکور دروازے سے فراسکو ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو گئی۔ اس اسپیس شپ کے اندر جاتے ہی دروازہ بند ہو گیا۔ بلیک اسپیس شپ کے ہیڈ کوارٹر میں جانے کے بعد تنویر غور سے شیشے کے ستون کو دیکھنے

لگا۔ ستون اوپر اور نیچے سے بند تھا۔ اوپر ایک ٹھوس فولادی ڈھکن تھا مگر نیچے بھی ایک ایک فولادی ٹکڑا نظر آ رہا تھا جس میں باریک باریک سوراخ تھے۔ شاید یہ آکسیجن مہیا کرنے کے لئے بنائے گئے تھے۔ تنویر سوچنے لگا کہ اگر اس نے اس ستون کے شیشے کو توڑنے کی کوشش کی تو وہ خلاء میں پہنچ جائے گا جہاں شاید وہ دوسرا سانس بھی نہ لے سکے۔

چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالا تو اسے وہ چھوٹا سا پسٹل مل گیا جو اس نے مادام شی تارا کے کمرے سے حاصل کیا تھا۔ پسٹل پر موجود سرخ بٹن دیکھ کر اس کے ذہن میں ایک خیال آیا۔ اس ہیڈ کوارٹر میں رہتے ہوئے اس نے وہاں موجود بھاری اسلحے کے بارے میں بھی خاصی تفصیل معلوم کر لی تھیں۔ وہ اس پسٹل کے استعمال کا طریقہ جانتا تھا۔ وہ اگر ستون میں بیٹھنے کی کوشش کرتا تو وہ اس میں بری طرح سے پھنس سکتا تھا اس لئے اس نے اپنی دونوں ٹانگیں سمیٹتے ہوئے پسٹل کا رخ نیچے کیا اور سرخ بٹن کو تین بار مخصوص انداز میں پریس کر دیا۔ پسٹل کے سرے سے سرخ رنگ کی روشنی کی لکیر سی نکلی اور اس کے قدموں کے پاس فولادی ٹکڑے پر پڑنے لگی۔

جس جگہ روشنی پڑ رہی تھی وہاں چھوٹا سا سیاہ دھبہ سا پڑ گیا تھا جو بتدریج پھیلتا جا رہا تھا اور وہاں سے ہلکا ہلکا دھواں نکلنے لگا تھا۔ چند ہی لمحوں میں وہ پورے فرش پر پھیل گیا۔ تنویر نے پسٹل کا بٹن آف کر

کے پسٹل جیب میں رکھا اور دونوں ہاتھ شیشے کے ستون کے ساتھ لگا کر اپنے جسم کو قدرے اوپر اٹھاتے ہوئے اپنے پاؤں زور سے اس گول فرش پر مار دیئے۔ کھٹاک کی آواز کے ساتھ فولادی گول ٹکڑا وہاں سے الگ ہو کر نیچے جا گرا۔ فولادی ٹکڑے کے الگ ہوتے ہی وہاں ایک گول ہول سا بن گیا تھا۔ نیچے سے تیز روشنی اوپر آ رہی تھی۔

تنویر ستون کی سائیڈوں میں پھنسا ہول سے نیچے دیکھ رہا تھا۔ وہ شاید فولادی ٹکڑے کے نیچے گرنے کا رد عمل دیکھنا چاہتا تھا لیکن نیچے سے اسے جب کوئی آواز سنائی نہ دی تو اس نے ٹانگیں سیدھی کیں اور پھر اس نے آہستہ آہستہ نیچے کھسکنا شروع کر دیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ہول سے باہر آ گیا۔ وہ ایک بڑے سے کمرے میں ہاتھ کے بل لٹکا ہوا تھا۔ اندر کمرے میں ایک بہت بڑی پیچیدہ سی مشین دکھائی دے رہی تھی جو آن تھی۔ اس مشین پر سینکڑوں ڈائل تھے اور ہزاروں کی تعداد میں مختلف رنگوں کے بلب تیزی سے جل بجھ رہے تھے۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔

تنویر نے ہاتھ چھوڑے اور نیچے گرتے ہوئے اس نے قلابازی کھائی اور پیروں کے بل فرش پر آ کھڑا ہوا۔ پھر وہ مشین کی طرف بڑھا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ مشین کی ایک سائیڈ پر کی بورڈ لگا ہوا تھا۔ اس کی بورڈ پر بے شمار بٹن تھے۔ کی بورڈ پر مشین کے بارے میں ہدایات درج تھیں جنہیں پڑھ کر تنویر بے اختیار مسکرا

دیا ۔ یہ مشین فراسکو ہیڈ کوارٹر کا انجن روم تھا جس سے فراسکو ہیڈ کوارٹر کی تمام مشینری کام کرتی تھی ۔ بورڈ پر ہدایات شاید ہیڈ کوارٹر میں موجود افراد کے لئے لکھی گئی تھیں اور اس پر واضح طور پر اس مشین سے دور رہنے کی ہدایات دی گئی تھی ۔ تنویر نے ایک بٹن کو پریس کیا تو اچانک سرر کی آواز کے ساتھ چھت میں ایک خانہ سا کھلا اور ایک لمبا سا شیشے کا ستون نیچے آگیا ۔ اس ستون میں سے روشی لڑھک کر نیچے آگری ۔ تنویر تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اس نے روشی کو سنبھال لیا۔

" روشی ۔ ہوش میں آؤ روشی "... تنویر نے روشی کو اس کے کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا لیکن روشی کو ہوش نہ آیا ۔ تب تنویر نے اسے نیچے لٹایا اور پھر اس نے ایک ہاتھ سے روشی کی ناک پکڑا اور دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا ۔ چند لمحوں بعد اچانک روشی کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور اس نے یکلخت آنکھیں کھول دیں ۔ اسے ہوش میں آتے دیکھ کر تنویر نے اس کی ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹا لئے ۔

" یہ ۔ یہ کون سی جگہ ہے "... روشی نے ہوش میں آتے ہی تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا تو تنویر نے اسے ساری صورت حال بتا دی ۔

" اوہ ۔ کیا یہ سب ماسٹر کمپیوٹر نے کیا تھا "... تنویر کی بات سن کر روشی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" معلوم نہیں ۔ میں معلوم کرتا ہوں "... تنویر نے کہا۔

" ماسٹر کمپیوٹر ۔ ماسٹر کمپیوٹر "... تنویر نے اونچی آواز میں ماسٹر کمپیوٹر کو آواز دی ۔

" یس زیرو ایجنٹ "... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی ۔

" ماسٹر کمپیوٹر ۔ میں نے تمہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا تھا کہ ہیڈ کوارٹر میں تم میری اور روشی کی حفاظت کرو گے ۔ پھر ہم پر بلیو لائٹ فائر کیوں کی گئی تھی اور ہمیں کرسٹل بلاکس میں کیوں قید کیا گیا تھا "... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" سوری زیرو ایجنٹ ۔ میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دے سکتا "... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا تو تنویر اور روشی چونک پڑے ۔

" کیا مطلب ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا تم میری وائس کنٹرول میں نہیں ہو "... تنویر نے کہا۔

" تمہارا کنٹرول زیرو لینڈ کے سپر کمپیوٹر نے ختم کر دیا ہے ۔ اب میں صرف کمانڈر سنگ ہی کے احکامات کا پابند ہوں "... ماسٹر کمپیوٹر نے جواب دیا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔

" کیا میرا وائس ڈسٹرکشن کوڈ کنٹرول بھی ختم ہو گیا ہے "... تنویر نے کہا۔

" نہیں ۔ اسی وائس ڈسٹرکشن کنٹرول کی وجہ سے ہی میں تم سے بات کر رہا ہوں ۔ اگر یہ کوڈ نہ ہوتا تو میں تمہاری کسی بات کا کوئی جواب نہ دیتا "... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا تو تنویر کے ہونٹوں پر زہر انگیز مسکراہٹ پھیل گئی ۔

"کیا سنگ ہی اور تھریسیا واپس کنٹرول روم میں آ گئے ہیں"... تنویر نے پوچھا۔

"جواب نہیں دیا جا سکتا"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

"اچھا یہ بتاؤ فراسکو ہیڈ کوارٹر میں جو بلیک اسپیس شپ آئی ہے وہ کہاں ہے"... تنویر نے کہا۔

"جواب نہیں دیا جا سکتا"... ماسٹر کمپیوٹر نے رٹے رٹائے جملے کی طرح کہا۔

"کیا تمہارے سسٹم کو میں دوبارہ کسی طرح اپنے کنٹرول میں کر سکتا ہوں"... تنویر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جواب نہیں دیا جا سکتا"... ماسٹر کمپیوٹر نے اسی انداز میں کہا۔

"ہونہہ۔ جہنم میں جاؤ"... تنویر نے غرا کر کہا اور خاموش ہو گیا۔ زیرو لینڈ سے ماسٹر کمپیوٹر کو ایک بار پھر ری بیک اور ری فریش کر دیا گیا تھا جس سے تنویر کا اس پر سے کنٹرول تقریباً ختم ہو گیا تھا۔ اب ماسٹر کمپیوٹر اس کی بات کا جواب نہیں دے رہا تھا۔

"کیا سوچ رہے ہو اور ماسٹر کمپیوٹر سے تم کس بلیک اسپیس شپ کا پوچھ رہے تھے"... روشی نے کہا تو تنویر نے اسے بلیک اسپیس شپ کے بارے میں بتا دیا۔

"اوہ۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ اسی شپ میں ہمارے ساتھی ہیں"... روشی نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں اس سپیشل شپ کو پہچانتا ہوں"... تنویر نے اثبات

میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر کمپیوٹر سے تمہارا کنٹرول ختم ہو گیا ہے۔ اس کا کنٹرول ایک بار پھر سنگ ہی اور تھریسیا کے پاس چلا گیا ہے اور اسے اب یقیناً اس شپ کی آمد کا علم ہو گیا ہو گا"... روشی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ شاید"... تنویر نے کہا۔

"شاید نہیں یقیناً۔ ہمارے ساتھی خطرے میں ہیں تنویر۔ ہمیں فوراً ان کے پاس پہنچنا ہو گا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ سنگ ہی اور تھریسیا انہیں کسی مصیبت میں مبتلا کر دیں"... روشی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہمیں ہر حال میں انہیں سنگ ہی اور تھریسیا سے بچانا ہے"... تنویر نے اٹھتے ہوئے کہا تو روشی بھی سر ہلا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ہم کہاں ہیں۔ یہ کون سی جگہ ہے"... روشی نے پوچھا۔

"یہ فراسکو ہیڈ کوارٹر کا مین ورکنگ شعبہ ہے"... تنویر نے کہا۔

"کیا خیال ہے۔ اس مشین کو ہم تباہ نہ کر دیں۔ یہ مشین ہی نہ رہے گی تو یقیناً سنگ ہی کا بھی ماسٹر کمپیوٹر سے کنٹرول ختم ہو جائے گا"... روشی نے پہلو میں اڑسی ہوئی ریز گن نکالتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ابھی نہیں۔ پہلے ہمیں اپنے ساتھیوں تک پہنچنا ہے۔ نجانے وہ کس حال میں ہوں گے"... تنویر نے کہا تو روشی نے اثبات

میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں ابھی دروازے کی طرف بڑھے ہی تھے کہ اچانک سرر کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا اور دوسرے لمحے وہاں روبوٹس نظر آئے جو لیزر گنیں لے کر اندر آ رہے تھے۔

"ان سب کا خاتمہ کرنا ہوگا ورنہ ہم اپنے ساتھیوں تک نہیں پہنچ سکیں گے"... تنویر نے کہا اور اس نے جھٹ سے جیب سے لیزر پسٹل نکالا اور اس کا رخ ایک روبوٹ کی طرف کر کے بٹن پریس کر دیا۔ سرخ رنگ کی لکیر سی نکل کر ایک روبوٹ سے ٹکرائی اور ایک لمحے کے لئے روبوٹ ٹھٹکا مگر اس نے فوراً گن کا رخ تنویر کی طرف کر دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ گن کا بٹن دباتا روشی نے فوراً اپنی لیزر گن سے اس پر شعاع ماری دی۔ سرخ رنگ کی شعاع جیسے ہی روبوٹ سے ٹکرائی ایک زور دار دھماکہ ہوا اور اس روبوٹ کے ٹکڑے اڑ گئے۔ دھماکے کی شدت سے اس کے پیچھے آنے والے روبوٹس بھی اچھل کر پیچھے جا گرے تھے۔

"آؤ"... تنویر نے کہا اور وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھے۔ روشی نے آگے بڑھتے ہی گرتے ہوئے روبوٹس پر سرخ شعاعیں پھینکنی شروع کر دیں۔ یکے بعد دیگرے کئی دھماکے ہوئے اور باہر جیسے روبوٹس کے پرزوں کا ڈھیر سا لگ گیا۔ تنویر نے آگے بڑھ کر دروازے کے پاس گری ہوئی ایک روبوٹ کی گن اٹھا لی۔ وہ دونوں دروازے کی سائیڈوں سے لگ گئے۔ باہر روبوٹس کے قدموں کی آوازیں سن کر ان دونوں نے ایک دوسرے

کی طرف دیکھا پھر وہ دونوں سیدھے ہوئے اور دروازے کے سامنے آ گئے۔ دروازے کے سامنے آتے ہی انہوں نے اچانک دروازے سے باہر چھلانگیں لگا دیں۔ وہ اڑتے ہوئے دروازے سے باہر نکل کر پہلو کے بل فرش پر گرے۔ فرش پر گرتے ہی تنویر نے اپنا جسم دائیں طرف اور روشی نے بائیں طرف پلٹاتے ہوئے یکلخت لیزر گنوں کے بٹن پریس کر دیئے۔ راہداری کے دونوں اطراف سے دو دو روبوٹ آ رہے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ تنویر اور روشی پر ریز پھینکتے روشی اور تنویر کی گنوں سے نکلنے والی ریز نے ان کے پرخچے اڑا دیئے اور وہ دونوں تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"تم اس طرف جاؤ میں ادھر جاتا ہوں۔ جو بھی سامنے آئے اسے اڑا دینا اور اوپر جو تم گول شیشے کے بلاک دیکھ رہی ہو ان سے بچ کر رہنا۔ ان سے ماسٹر کمپیوٹر تم پر اٹیک کر سکتا ہے"... تنویر نے کہا تو روشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ دونوں تیزی سے راہداری میں بھاگتے چلے گئے۔ سامنے سے مزید روبوٹس آتے دیکھ کر تنویر فوراً ایڑی کے بل گھومتا ہوا ایک دیوار کی سائیڈ میں جا لگا۔ روبوٹس نے بھی اس کو دیکھ لیا تھا۔ انہوں نے یکلخت تنویر پر ریز فائر کی لیکن سرخ شعاعیں تنویر کے قریب سے گزر گئیں۔ تنویر نے فوراً اپنا جسم جھکایا اور ان دونوں روبوٹس پر باری باری شعاع پھینک دی۔ خوفناک دھماکوں سے راہداری گونج اٹھی۔ سرخ شعاعوں نے ان دونوں روبوٹس کے بھی ٹکڑے اڑا دیئے تھے۔ اسی لمحے اچانک ہر طرف جیسے

سائرن بجنے لگے۔

"الرٹ۔ الرٹ۔ ایجنٹ زیرو اور اس کی ساتھی لڑکی نے ہیڈ کوارٹر میں بلاسٹنگ ریز فائر کرنا شروع کر دی ہیں۔ چھ روبوٹس بلاسٹ کئے جا چکے ہیں۔ الرٹ۔ الرٹ"... اچانک ماسٹر کمپیوٹر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو تنویر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی ہر طرف سے یکلخت دوڑنے بھاگنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ تنویر فوراً دائیں طرف ایک چھوٹی سی راہداری میں مڑ گیا۔ اسی لمحے اس راہداری کا سامنے والا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان باہر آگیا۔ دروازہ کھلنے کی آواز سن کر تنویر کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ لفٹ کا دروازہ ہے۔

لفٹ سے نکلنے والا نوجوان تنویر کو دیکھ کر ٹھٹھکا ہی تھا کہ تنویر نے اس پر بھوکے عقاب کی طرح چھلانگ لگا دی۔ دوسرے لمحے نوجوان تنویر کی گرفت میں تھا۔ اس نے تڑپ کر تنویر کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی لیکن تنویر کے دونوں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور اس نے نوجوان کو اٹھا کر بری طرح سے لفٹ میں پھینک دیا اور خود چھلانگ لگا کر اس کے قریب آگیا۔ تنویر نے فوراً ریز گن نوجوان کے سر سے لگا دی۔ ان کے اندر آتے ہی لفٹ کا دروازہ بند ہو گیا تھا۔ نوجوان فرش پر گرا لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں شدید خوف نمایاں ہو گیا تھا۔

"کیا نام ہے تمہارا"... تنویر نے اس کی گردن پکڑ کر اسے ایک

جھٹکے سے اٹھا کر دیوار سے ٹکراتے ہوئے غرا کر پوچھا۔ نوجوان کا جسم کانپ رہا تھا۔

"بارسل۔ مم۔ میرا نام بارسل ہے"... نوجوان نے اٹک اٹک کر کہا۔

"کنٹرول روم کہاں ہے"... تنویر نے اس کی شہ رگ پر انگوٹھا رکھتے ہوئے کہا۔

"بب۔ بتاتا ہوں"... بارسل نے بری طرح سے کانپتے ہوئے کہا تو تنویر نے انگوٹھے کا دباؤ کم کر دیا۔

"بتاؤ۔ جلدی کرو"... تنویر نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"دی تھرڈ فلور پر ہے"... بارسل نے کہا۔

"یہ کون سا فلور ہے"... تنویر نے پوچھا۔

"سکس۔ سکس فلور"... بارسل نے کہا۔

"کیا کرتے ہو تم یہاں"... تنویر نے پوچھا۔

"میں سکس فلور کا انچارج ہوں"... بارسل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سکس فلور۔ کیا ہے سکس فلور میں"... تنویر نے پوچھا۔

"اسلحہ۔ یہاں اسلحہ ہے۔ اسلحے کا سٹور۔ مجھے فوراً وہاں پہنچنا ہے تاکہ میں ہیڈ کوارٹر کو کسی بھی خطرے سے بچانے کے لئے اس اسلحہ کے سٹور کو محفوظ رکھ سکوں"... بارسل نے کہا۔

"محفوظ رکھنے سے تمہاری کیا مراد ہے"... تنویر نے پوچھا۔

"مجھے کمانڈر نے اسلحہ خانے کو سیلڈ کرنے کا حکم دیا ہے۔ میں نے اسلحہ خانے میں جا کر اندر سے اسے مکمل طور پر سیلڈ کرنا ہے تاکہ کوئی بھی غیر متعلق شخص یہاں نہ آسکے"... بارسل نے کہا۔

"مجھے اس سیکشن میں لے چلو۔ کتنے افراد ہیں وہاں"... تنویر نے پوچھا۔

"چار روبوٹس ہیں"... بارسل نے جواب دیا۔

"تو چلو۔ آگے بڑھو۔ اور سنو۔ اگر کوئی غلط حرکت کی تو اس کے ذمہ دار تم خود ہو گے۔ میں تمہارا کوئی لحاظ نہیں کروں گا"... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں تعاون کروں گا۔ مجھے مت مارنا پلیز"... بارسل نے خوف سے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو"... تنویر نے کہا تو بارسل نے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ پر لگے بٹن کو پریس کر کے لفٹ کا دروازہ کھول دیا۔ باہر چار روبوٹس تھے جو تیز تیز چلتے ہوئے لفٹ کی طرف آرہے تھے۔

"دیوار کے ساتھ لگ جاؤ"... تنویر نے بارسل کو لفٹ کی دائیں دیوار کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا اور خود بائیں طرف ہو گیا۔ پھر تنویر نے خود کو نیچے گراتے ہوئے اپنے جسم کو پلٹایا اور پھر اس نے دروازے کے سامنے آتے ہوئے اچانک سامنے سے آنے والے روبوٹس پر لیزر ریز فائر کر دی۔ خوفناک دھماکے ہوئے اور راہداری میں ان چاروں روبوٹس کے ٹکڑے بکھر گئے۔

"چلو آؤ"... ان چاروں روبوٹس کو تباہ کر کے تنویر نے تیزی سے اٹھتے ہوئے کہا تو بارسل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں لفٹ سے نکل کر آگے بڑھے۔ راہداری کے سرے پر پہنچ کر تنویر نے اسے رکنے کو کہا اور خود سائیڈ کی دیوار سے لگ کر راہداری کے دائیں بائیں دیکھنے لگا۔ راہداری خالی تھی۔

"کس طرف جانا ہے"... تنویر نے اس سے پوچھا تو بارسل نے دائیں طرف اشارہ کر دیا۔ تنویر نے سر ہلایا اور وہ بائیں جانب آگئے ابھی وہ آگے بڑھے ہی تھے کہ اچانک چھت پر ایک خانہ سا کھلا اور وہاں سے اچانک بنفشی رنگ کی تیز لائٹ سی نکلی۔ خانہ کھلتے دیکھ کر تنویر نے فوراً دائیں طرف چھلانگ لگا دی۔ بنفشی لائٹ نوجوان بارسل پر پڑی اور اس کے حلق سے ایک کربناک چیخ نکلی اور وہ گر گیا۔ اس کا جسم ایک لمحے کے لئے سرخ ہوا اور پھر سیاہ پڑتا چلا گیا۔ دوسرے لمحے اس کے کوئلہ بنے جسم سے تنویر نے دھواں سا نکلتے دیکھا۔

"تم یہاں سے بچ کر نہیں جا سکتے تنویر"... اچانک سنگ ہی کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی تو تنویر نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اس نے راہداری کی دیوار کے ساتھ لگتے ہی لیزر گن سے چھت کے اس حصے پر فائر کر دیا جہاں سے بنفشی رنگ کی شعاع نکلی تھی۔ وہاں ایک چھوٹا سا کیمرے نما آلہ لگا ہوا تھا۔ لیزر ریز نے دھماکے سے اس آلے کو تباہ کر دیا۔ تنویر ابھی سیدھا ہوا ہی تھا کہ اچانک

اس کے دائیں بائیں دروازے کھلے اور بے شمار روبوٹس نکل کر اس
کے سامنے آگئے ۔ ان روبوٹس کو دیکھ کر تنویر ایک طویل سانس
لے کر رہ گیا۔ اس کے چھپنے کے لئے وہاں ایسی کوئی جگہ نہیں تھی
جہاں وہ چھلانگ لگا کر ان روبوٹس سے بچ سکتا ۔ پھر وہ ان تمام
روبوٹس کو ایک ہی وقت میں تباہ نہیں کر سکتا تھا ۔ اگر وہ ایسی
کوشش کرتا تو بچ جانے والے روبوٹس یقیناً اس پر شعاعیں پھینک
دیتے جن سے بچنا تنویر کے لئے ناممکن ہو جاتا۔

" اپنی گن پھینک دو تنویر اور خود کو ان روبوٹس کے حوالے کر دو
ورنہ تم ان کے ہاتھوں سے نہ بچ سکو گے"... تھریسیا کی غراتی ہوئی
آواز سنائی تو تنویر نے گن اچھال دی ۔ فوراً ہی دو روبوٹس آگے بڑھے
اور انہوں نے نہایت تیزی سے تنویر کو گرفت میں لے لیا۔ دوسرے
لمحے ایک روبوٹ نے تنویر کے دونوں ہاتھ پیچھے موڑ کر اس کے
ہاتھوں میں کلپ ڈال دیئے ۔

" اسے لے جا کر سٹار روم میں پھینک دو"... سنگ ہی کی غراتی
ہوئی آواز سنائی دی تو روبوٹس نے تنویر کو اس کے بازوؤں سے پکڑا
اور اسے تقریباً گھسیٹتے ہوئے انداز میں ایک طرف لے کر چلنے لگے ۔

سنگ ہی اور تھریسیا بے حد خوش نظر آرہے تھے ۔ ایک تو انہیں
واپس کنٹرول روم میں آنے کا موقع مل گیا تھا دوسرے ماسٹر کمپیوٹر کا
اختیار ایک بار پھر سنگ ہی کو مل گیا تھا۔ عمران ایک شٹل میں اور
اس کے ساتھی بلیک اسپیس شپ میں فراسکو ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے تھے
وہ سب بے ہوش تھے ۔ سنگ ہی نے ان سب کو وہاں سے نکال کر
بلیک روم میں پہنچا دیا تھا جہاں وہ ستونوں کے ساتھ بندھے ہوئے
تھے ۔

تنویر اور روشی بھی دوبارہ ہیڈ کوارٹر میں آگئے تھے ۔ ان دونوں
نے ہیڈ کوارٹر کے کئی روبوٹس کو تباہ کر دیا تھا لیکن سنگ ہی نے
آخرکار ان دونوں کو بھی گرفتار کر لیا تھا۔ اس نے روبوٹس کو حکم دیا
تھا کہ وہ تنویر اور روشی کو سٹار روم میں پھینک دیں مگر پھر اس نے
کچھ سوچ کر ان دونوں کو بھی اسی بلیک روم میں لا کر ستونوں سے

بند حوا دیا تھا جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

سنگ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنے کے لئے بلیک روم میں جانا چاہتا تھا لیکن تھریسیا اسے وہاں جانے سے روک رہی تھی۔ تھریسیا کو تو سنگ ہی کے اس اقدام سے بھی الجھن ہو رہی تھی کہ سنگ ہی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو سپریم کمانڈر کے حکم سے ریڈ ٹیوبز میں قید کرنے کی بجائے بلیک روم میں قید کر دیا تھا۔

" میں تم سے پھر کہہ رہی ہوں سنگ ہی کہ ان سب کو ایک ساتھ بلیک روم میں رکھنے کی غلطی مت کرو۔ سپریم کمانڈر کے حکم کے مطابق ان سب کو ریڈ ٹیوبز میں ڈال دو۔ وہاں سے وہ کبھی نہیں نکل سکیں گے"... تھریسیا نے سنگ ہی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" تم خواہ مخواہ ان سے گھبرا رہی ہو تھریسیا۔ وہ ہماری قید میں ہیں اب وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے"... سنگ ہی نے کہا۔ اس نے سامنے موجود سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے اپنی کرسی پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو سکرین پر جھماکہ سا ہوا اور سکرین پر ایک بڑے سے کمرے کا منظر ابھر آیا جہاں عمران اور اس کے ساتھی ستونوں کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔

" لو۔ خود دیکھ لو۔ کیا یہ کسی طرح خود کو ان ستونوں سے آزاد کرا سکتے ہیں۔ ان ستونوں کے ساتھ الیکٹرک وائر نصب ہیں۔ میں نے ماسٹر کمپیوٹر کو ہدایات دے رکھی ہیں کہ اگر ان میں سے کسی نے بھی خود کو ان ستونوں سے الگ کرنے کی کوشش کی تو فولادی

ستون میں ہزاروں وولٹ کرنٹ دوڑ جائے گا اور یہ ایک لمحے میں جل کر سیاہ ہو جائیں گے"... سنگ ہی نے کہا۔

" آخر ان سب کو یہاں باندھنے کا تمہارا مقصد کیا ہے"... تھریسیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں عمران اور اس کے ساتھیوں سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے ان سب کو بتانا ہے کہ وہ کہاں ہیں اور میں ان کے ساتھ کیا کر سکتا ہوں اور پھر میرے لئے سب سے بڑا مسئلہ تنویر کا ہے جس کے پاس ماسٹر کمپیوٹر کی ڈسٹرکشن کی ہے۔ میں تنویر سے ہر قیمت پر وہ کی حاصل کرنا چاہتا ہوں جس سے فراسکو ہیڈ کوارٹر کو تباہ کیا جا سکتا ہے۔ تنویر کے سامنے جب اس کے ساتھیوں کا میں برا حشر کروں گا تو وہ لامحالہ اپنے ساتھیوں کو بچانے کے لئے کی کوڈ بتا دے گا"... سنگ ہی نے کہا۔

" یہ تمہاری بھول ہے۔ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کو بخوبی جانتے ہو۔ تنویر کسی بھی صورت میں تمہیں کی کوڈ نہیں بتائے گا"... تھریسیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" دیکھتا ہوں وہ کی کوڈ کیسے نہیں بتاتا"... سنگ ہی نے کہا اور اس نے ایک بٹن پریس کیا تو اچانک ستون سے بندھے ہوئے عمران کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔

" یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو"... تھریسیا نے پوچھا۔

" خاموشی سے دیکھتی جاؤ"... سنگ ہی نے غراتے ہوئے کہا۔ اس

نے بٹن ایک بار پھر پریس کیا تو عمران کو ایک بار پھر جھٹکا لگا اور ساتھ ہی تھریسیا نے باقی افراد کے جسموں کو جھٹکے لگتے دیکھے تھے۔ سنگ ہی نے تیسری بار بٹن پریس کیا تو اچانک عمران کی آنکھیں کھل گئیں۔

"اوہ۔ تت۔ تم انہیں ہوش میں کیوں لا رہے ہو"... تھریسیا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس نے عمران کے باقی ساتھیوں کو بھی ہوش میں آتے دیکھا تھا۔ وہ سب ہوش میں آگئے تھے اور خود کو ستونوں کے ساتھ جکڑے پا کر حیران ہو رہے تھے۔ پھر وہ سب ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے۔ تنویر اور روشی کو دیکھ کر وہ سب خوشی کا اظہار کر رہے تھے اور روشی انہیں اپنے بارے میں اور سب انہیں اپنے بارے میں تفصیل بتانے لگے۔ سنگ ہی اور تھریسیا خاموشی سے ان کی باتیں سن رہے تھے۔

"اگر تم سب کی باتیں ختم ہو گئی ہوں تو میں بات کروں"... سنگ ہی نے کہا تو اس کی آواز سن کر وہ سب بری طرح سے چونک پڑے۔

"ارے۔ ملنگ ہی۔ یہ تو چچا ملنگ ہی کی آواز ہے"... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔ سنگ ہی کو ملنگ ہی کہتے سن کر اس کے ساتھیوں کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ پھیل گئی جبکہ سنگ ہی کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

"میں ملنگ ہی نہیں سنگ ہی ہوں"... سنگ ہی نے غراتے

ہوئے کہا۔

"کیا فرق پڑتا ہے۔ سنگ کا مطلب پتھر ہوتا ہے اور ملنگ بے چارہ جہاں بھی ہو عقل سے پیدل ہوتا ہے اس لئے میں تم کو سنگ ہی کہوں یا ملنگ ہی۔ تم ہو تو میرے چچا اور وہ بھی"... عمران نے کہا تو اس کے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"شٹ اپ۔ زیادہ زبان چلانے کی ضرورت نہیں ورنہ میں تمہاری زبان حلق سے کھینچ نکالوں گا"... سنگ ہی نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"ارے باپ رے۔ اگر تم نے میری زبان کھینچ لی تو میں بولوں گا کیسے۔ میری زبان ہی نہیں ہو گی تو میں آنٹی۔ مم۔ میرا مطلب ہے تھریسیا کو قبول ہے قبول ہے کیسے کہوں گا"... عمران نے کہا تو تھریسیا کا چہرہ بھی غصے سے سرخ ہو گیا۔

"ہونہہ۔ تم خود کو بہت بڑے سورما سمجھتے ہو عمران۔ مت بھولو کہ تم اور تمہارے ساتھی اس وقت سپریم کمانڈر کی وجہ سے زندہ ہیں۔ اگر سپریم کمانڈر تم سب کو یہاں لانے کے احکامات نہ دیتا تو تم اور تمہارے ساتھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خلاؤں میں بھٹکتے رہ جاتے"... سنگ ہی نے کہا۔

"یہ تمہارے سپریم کمانڈر کا نہیں ہم پر اللہ کا کرم ہے سنگ ہی۔ اللہ تعالیٰ کو ابھی ہماری زندگیاں مقصود تھیں اسی لئے ہم ابھی تک زندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ واقعی مسبب الاسباب ہے۔ وہ بعض اوقات

دشمنوں کے ہاتھوں بھی مرنے والوں کی جانیں بچالیتا ہے"... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تو کیا تم سپریم کمانڈر کے اس احسان کو نہیں مانو گے کہ اس نے تمہاری جانیں بچائی ہیں"... سنگ ہی نے کہا۔

"پھر وہی بات۔ ہماری جانیں محفوظ رکھنے والا ہمارا پروردگار ہے سپریم کمانڈر نہیں۔ جب یہ کام وہ کر ہی نہیں سکتا تو اس کا احسان کیسا"... عمران نے کہا تو سنگ ہی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کاش سپریم کمانڈر نے مجھے تم سب کو زندہ رکھنے کا حکم نہ دیا ہوتا تو میں تم سب کا اس قدر بھیانک حشر کرتا کہ صدیوں تک تمہاری روحیں بلبلاتی رہتیں"... سنگ ہی نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ اونٹوں کا بلبلانا تو سنا ہے یہ روحوں کا بلبلانا پہلی بار سن رہا ہوں۔ کیا تم کسی اونٹ کی نسل سے تعلق رکھتے ہو"... عمران نے کہا۔

"تنویر"... سنگ ہی نے عمران کی بات نظرانداز کرتے ہوئے تنویر سے کہا۔

"ارے بھائی اونٹ۔ میرا نام تنویر نہیں علی عمران ہے۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) عمران نے کہا۔

"شٹ اپ۔ میں تم سے نہیں تنویر سے بات کر رہا ہوں" سنگ ہی نے غراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ اچھا۔ لو بھائی تنویر اونٹ صاحب تم سے بات کر رہے ہیں"... عمران نے کہا۔

"بولو سنگ ہی۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"... تنویر نے کہا۔

"تم اور تمہارے تمام ساتھی جس حال میں ہیں یہ تم دیکھ رہے ہو۔ عمران اور تم سب لاکھ جدوجہد کر لو لیکن تم ان ستونوں سے آزاد نہیں ہو سکو گے۔ ان ستونوں کے ساتھ میں نے ہائی پاور الیکٹرک وائر منسلک کر دی ہے جس کا کنٹرول میرے پاس ہے۔ اگر تم نے خود کو ان ستونوں سے آزاد کرانے کی کوشش کی تو ماسٹر کمپیوٹر ان ستونوں میں ہزاروں وولٹ کرنٹ دوڑا دے گا جس سے تم سب ایک لمحے میں جل کر کوئلہ بن جاؤ گے اور یہ کام یہاں بیٹھے میں بھی کر سکتا ہوں"... سنگ ہی نے سرد لہجے میں کہا۔

"تو پھر میں کیا کروں"... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ایک موقع دینا چاہتا ہوں"... سنگ ہی نے کہا۔

"کیسا موقع"... تنویر نے پوچھا۔

"زندہ رہنے کا موقع۔ تمہارے پاس ماسٹر کمپیوٹر کا وائس ڈسٹرکشن کوڈ ہے۔ اگر تم مجھے وہ کوڈ بتا دو یا اس کی کوڈ سے ماسٹر کمپیوٹر سے ڈسٹرکشن کوڈ ہٹا دو تو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو آزاد کر دوں گا اور تم سب کو بحفاظت واپس زمین پر پہنچا دوں گا"... سنگ ہی نے کہا تو تقریباً

حیرت سے سنگ ہی کی شکل دیکھنے لگی۔

"مجھے وہ کوڈ یاد نہیں ہے"... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکو مت۔ خوفناک موت سے بچنے کے لئے تمہیں ماسٹر کمپیوٹر کو کہہ کر ڈسٹرکشن کوڈ ختم کرنا ہی ہو گا ورنہ میں تم سب کی زندگیاں جہنم بنا دوں گا"... سنگ ہی نے غراتے ہوئے کہا۔

"جہنم۔ ارے تمہیں جہنم کا بھی پتہ ہے۔ اوہ ہاں۔ جہنمی انسانوں کو جہنم کے بارے میں علم نہیں ہو گا تو اور کسے ہو گا"... عمران نے کہا۔

"تنویر۔ میں تم سے پوچھ رہا ہوں"... سنگ ہی نے غضبناک لہجے میں کہا۔

"میں نے کہا نا کہ مجھے وہ کوڈ یاد نہیں ہے"... تنویر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو زندہ رہنے کے لئے ایک گھنٹے کا وقت دیتا ہوں۔ اگر ایک گھنٹے تک تم نے ماسٹر کمپیوٹر کا ڈسٹرکشن کوڈ ختم نہ کیا تو میں تم سب کو ہلاک کر دوں گا۔ ایک گھنٹے بعد میں تمہاری کوئی بات نہیں سنوں گا"... سنگ ہی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن پریس کر کے سکرین آف کر دی۔

"ہونہہ۔ کیا تمہاری اس دھمکی سے وہ ڈر جائیں گے۔ کیا تنویر اس طرح ڈسٹرکشن کوڈ ختم کر دے گا"... تھریسیا نے سنگ ہی کو

گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جب انہیں موت کے جھٹکے لگیں گے تو وہ یقیناً ڈر جائیں گے۔ میں ایک ایک کر کے تنویر کے سامنے اس کے دوسرے ساتھیوں کو ہلاک کر دوں گا۔ تنویر انہیں ہلاک ہوتا دیکھ کر ہر صورت میں ڈسٹرکشن کوڈ کو ختم کر دے گا"... سنگ ہی نے غراتے ہوئے کہا۔

"اول تو ایسا ہو گا نہیں اور اگر تم نے عمران یا اس کے ساتھیوں میں سے کسی کو ہلاک کرنے کی کوشش کی تو اس کا سپریم کمانڈر کو کیا جواب دو گے"... تھریسیا نے کہا۔

"سپریم کمانڈر سے میں خود بات کر لوں گا"... سنگ ہی نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ جو مرضی کرتے پھرو۔ میں اپنے کیبن میں آرام کرنے جا رہی ہوں۔ جب تنویر تمہیں کوڈ بتا دے تو مجھے کال کر دینا"... تھریسیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ سنگ ہی نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ تھریسیا کاؤنٹر نما میز کے پیچھے سے نکلی اور چبوترے سے اتر کر دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"تم نے عقل مندی کا کام کیا ہے تنویر جو تم نے ماسٹر کمپیوٹر میں ڈسٹرکشن کوڈ لگا دیا ہے۔ اب اگر تم تین گھنٹوں تک خاموش رہو گے تو ماسٹر کمپیوٹر کا ڈسٹرکشن سنٹر حرکت میں آ جائے گا اور شاید اگلے چند گھنٹوں میں یہ ہیڈ کوارٹر مکمل طور پر تباہ ہو جائے"... عمران نے تنویر کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ تنویر نے چونکہ انہیں ساری صورت حال بتا دی تھی اس لئے وہ سب بھی تنویر کی ذہانت کی تعریف کر رہے تھے۔

"تنویر نے تو جو ذہانت دکھانی تھی دکھا دی۔ اب تم بھی کچھ کرو کیا یہیں قید رہنے کا ارادہ ہے تمہارا"... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بڑی رومانٹنگ اور پر فضا جگہ ہے۔ میں تو کہتا ہوں"... عمران کہنے ہی لگا تھا کہ جولیا پھٹ پڑی۔

"شٹ اپ۔ اگر زیادہ بکواس کی تو میں تمہارا سر توڑ دوں گی"... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"سر توڑنے کے لئے تمہیں اس ستون سے آزاد ہونا پڑے گا۔ ان فولادی ستونوں کے ساتھ ہمیں جن فولادی کڑوں سے باندھا گیا ہے ان کو توڑنے کے لئے ہمیں ہرکولیس جیسی طاقت کی ضرورت ہو گی اور ہم میں سے کوئی بھی ہرکولیس کا چچا یا ماموں نہیں ہے"... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس دیئے۔

"ماسٹر۔ میں ان کڑوں کو توڑ سکتا ہوں"... اچانک جوانا نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"میں بھی باس۔ میری اور جوانا کی طاقتوں کے سامنے یہ کڑے بے حد معمولی ہیں"... جوزف نے کہا۔

"اوہ۔ تو سوچ کیا رہے ہو کالے دیو۔ توڑ دو ان کڑوں کو اور آزاد ہو کر ہمیں بھی آزادی دلاؤ ورنہ جولیا کی طرح میں بھی تمہارا سر توڑ دوں گا"... عمران نے کہا۔

کڑوں میں ان کے ہاتھ اوپر کی جانب باندھے گئے تھے۔ گول کڑوں میں نہ صرف ان کے ہاتھ بلکہ پیر بھی بندھے ہوئے تھے۔ اسی طرح ایک راڈ نما سا کڑا ان کے جسموں کے درمیانی حصے میں بھی موجود تھا تا کہ وہ حرکت نہ کر سکیں۔ عمران کی بات سن کر جوزف اور جوانا نے زور لگا کر ہاتھوں پے کڑوں کو توڑنے کی کوشش شروع کر دی۔

"سنگ ہی اور تھریسیا ہمیں دیکھ رہے ہیں عمران ۔ اگر انہوں نے جوزف اور جوانا کو ایسی حرکت کرتے دیکھ کر بیچ بیچ ستونوں میں کرنٹ دوڑا دیا تو"... جولیا نے کہا ۔ ابھی اس نے یہ کہا ہی تھا کہ اچانک کمرہ جوزف اور جوانا کی تیز اور خوفناک چیخوں سے گونج اٹھا ۔ ان دونوں کے جسموں کو یکلخت زور دار جھٹکے لگنے شروع ہو گئے تھے جیسے واقعی انہیں زبردست شاکس لگائے جا رہے ہوں ۔ ان کے چہرے سیاہ ہو گئے تھے ۔ چند لمحے ان کے جسموں میں جھٹکے لگتے رہے پھر وہ دونوں ساکت ہو گئے ۔ ان دونوں کی یہ حالت دیکھ کر ان سب کی آنکھیں پھیل گئی تھیں ۔

"دیکھا ۔ میں نے کہا تھا نا"... جولیا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا ۔

"خاموش رہو"... عمران نے غرا کر کہا ۔ وہ تیز نظروں سے جوزف اور جوانا کو دیکھ رہا تھا ۔ پھر جوزف اور جوانا کے پھولتے پچکتے سینے کو دیکھ کر اس کے چہرے پر قدرے سکون آ گیا ۔ سنگ ہی نے ان دونوں کو جو الیکٹرک شاک دیا تھا اس سے وہ ہلاک نہیں ہوئے تھے بلکہ صرف بے ہوش ہوئے تھے ۔

"عمران ۔ اپنے ساتھیوں سے کہو کہ وہ دوبارہ ایسا کوشش نہ کریں ۔ اس بار ماسٹر کمپیوٹر نے تمہارے دو ساتھیوں کو شاکس دے کر صرف بے ہوش کیا ہے اگر انہوں نے دوبارہ ایسی حرکت کی تو ماسٹر کمپیوٹر انہیں اس قدر خوفناک شاکس دے گا کہ یہ حقیقتاً جل

کر کوئلہ بن جائیں گے"... اچانک سنگ ہی کی تیز اور غراتی ہوئی آواز سنائی دی ۔

"سنگ ہی ۔ تنویر نے مجھے ساری صورت حال بتا دی ہے ۔ اس نے تمہارے ماسٹر کمپیوٹر میں ڈسٹرکشن کوڈ لگا کر تمہیں اور تمہارے فراسکو ہیڈ کوارٹر کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا ہے"... عمران نے اس بار سخت لہجے میں کہا ۔

"کیا مطلب"... سنگ ہی نے چونک کر کہا ۔

"ماسٹر کمپیوٹر کا وائس ڈسٹرکشن کوڈ صرف تنویر کی آواز سے ہی ٹوٹ سکتا ہے ۔ تنویر نے اس کمپیوٹر میں جو فیڈنگ کی ہے اس کا دورانیہ محض تین گھنٹوں کا ہے ۔ جہاں تک میں ماسٹر کمپیوٹر کو سمجھ پایا ہوں اس کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ وہ تنویر کی اصل آواز موصول کرتا رہے تاکہ اس کا ڈسٹرکشن یونٹ حرکت میں نہ آسکے ۔ اگر تنویر ہلاک ہو جاتا ہے یا یہ اپنی زبان بند کر لیتا ہے تو تین گھنٹوں کی اس کی خاموشی کے بعد لامحالہ ماسٹر کمپیوٹر کو ڈسٹرکشن یونٹ حرکت میں لانا پڑے گا جس کا مطلب فراسکو ہیڈ کوارٹر کی صحیحاً تباہی ہوگا"... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف سنگ ہی خاموش ہو گیا ۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو"... چند لمحوں بعد سنگ ہی کی سرد آواز سنائی دی ۔

"میں جو کہنا چاہتا ہوں وہ تم بخوبی سمجھ سکتے ہو سنگ ہی ۔ تنویر

کو اگر میں خاموش رہنے کا حکم دے دوں تو سوچو تمہارے اس عظیم الشان اور ناقابل تسخیر ہیڈ کوارٹر کا انجام کیا ہو گا"... عمران نے زہریلے لہجے میں کہا۔

"تم ایسا نہیں کر سکتے۔ اگر تنویر نے اپنی زبان بند رکھنے کی کوشش کی تو میں ایک ایک کر کے تم سب کو اذیت ناک موت ماروں گا"... سنگ ہی نے کہا۔

"تب بھی تم تنویر کی زبان سے ایک لفظ بھی نہیں کہلوا سکو گے"... عمران نے کہا۔

"ایک گھنٹہ۔ صرف ایک گھنٹہ میں اور انتظار کروں گا۔ اس کے بعد دیکھوں گا کہ تنویر کس طرح اپنی زبان نہیں کھولتا"... سنگ ہی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہیں ایک گھنٹہ انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے سنگ ہی"... اچانک تنویر نے کہا تو عمران سمیت سبھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا مطلب"... سنگ ہی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"میں تم سے ایک ڈیل کرنا چاہتا ہوں"... تنویر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیسی ڈیل"... سنگ ہی نے کہا۔

"تنویر۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ تم کس ڈیل کی بات کر رہے ہو"... عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"میں تم سے بات نہیں کر رہا"... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لگتا ہے فراسکو ہیڈ کوارٹر میں آ کر تنویر کا سچ مچ دماغ خراب ہو گیا ہے"... کراسٹی نے کہا۔

"تم اپنی بکواس بند رکھو۔ سمجھیں"... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ یہ تم کراسٹی سے کس انداز میں بات کر رہے ہو"... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"میرے معاملے میں کسی کو دخل دینے کی ضرورت نہیں۔ آپ بھی خاموش رہیں تو بہتر ہو گا"... تنویر نے سخت لہجے میں کہا۔

"تمہارے ذہن میں کیا ہے"... چوہان نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہی جو تم سب کے ذہنوں میں نہیں ہے"... تنویر نے کہا۔

"مطلب"... صفدر نے چونک کر کہا۔

"یہ تم نے آپس میں کیا فضول باتیں شروع کر دی ہیں۔ تنویر تم بتاؤ۔ کیا ڈیل کرنا چاہتے ہو تم مجھ سے"... سنگ ہی نے سرد لہجے میں کہا۔

"صرف اپنی اور اس جولیا کی زندگی کی ڈیل۔ باقی سب کے ساتھ تم جو چاہو سلوک کر سکتے ہو"... تنویر نے کہا تو وہ سب اسے بری طرح سے گھورنے لگے۔

"میرے ساتھ پھر کوئی چال چلنے کے موڈ میں ہو"... سنگ ہی نے

غراتے ہوئے کہا۔

" نہیں ۔ میں کوئی چال نہیں چل رہا ۔ البتہ عمران نے میرے ساتھ چال چلی ہے ۔ صرف مس جولیا کے لئے میں اس کی باتوں میں آ کر فراسکو ہیڈ کوارٹر میں آگیا تاکہ پھر کبھی واپس نہ جا سکوں ۔ اب بھی عمران اور اس کی ٹیم صرف اسپیس فورس کو ختم کرنے کے لئے آئے ہیں ۔ مجھے بچانے کے لئے نہیں اس لئے اب مجھے بھی ان کی کوئی پرواہ نہیں ہے ۔ اگر تم واقعی مجھ سے ڈسٹرکشن کی کوڈ حاصل کرنا چاہتے ہو تو پردہ نشینی چھوڑ کر یہاں آؤ ۔ میں تم سے حتمی بات کرنا چاہتا ہوں "... تنویر نے کہا۔

" تم ضرورت سے زیادہ چالاک بننے کی کوشش کر رہے ہو تنویر ۔ اب میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہو چکا ہوں ۔ اور تم یہ سب مجھے بے وقوف بنانے کے لئے کر رہے ہو "... سنگ ہی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" سوچ لو سنگ ہی ۔ میں اس وقت سیریس ہوں اور واقعی تم سے بات کرنا چاہتا ہوں ۔ اگر تمہیں میری بات کا یقین نہیں ہے تو تمہاری مرضی ۔ میں نے اگر چپ سادھ لی تو سپریم کمانڈر بھی میری زبان نہیں کھلوا سکے گا اور میری خاموشی کا دورانیہ صرف چند گھنٹوں کے لئے ہو گا ۔ اس کے بعد کیا ہو گا یہ تم بہتر جانتے ہو "... تنویر نے سرد لہجے میں کہا تو سنگ ہی خاموش ہو گیا۔

" تمہارا انداز تو یہی ظاہر کر رہا ہے کہ تم سچ کہہ رہے ہو اور مجھ

سے واقعی کوئی ڈیل کرنا چاہتے ہو ۔ لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ تم اچانک اس طرح بدل کیسے گئے "... سنگ ہی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" بتایا تو ہے کہ مس جولیا کی وجہ سے کیونکہ وہ یہاں آ چکی ہے "... تنویر نے کہا۔

" اگر میں تھریسیا کو تمہارے پاس بھیج دوں تو "... سنگ ہی نے کہا۔

" نہیں ۔ کمانڈر تم ہو ۔ میں تم سے ہی بات کروں گا ۔ اور اب یہ میں تمہیں بھی آخری بار کہہ رہا ہوں ۔ آنا ہے تو آؤ ورنہ میں خاموشی اختیار کر رہا ہوں ۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا "... تنویر نے خشک لہجے میں کہا۔

" ہونہہ ۔ تمہارے ذہن میں پتہ نہیں کیا پلاننگ چل رہی ہے ۔ بہر حال میں آ رہا ہوں "... سنگ ہی نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میرا جینا مرنا عمران اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہے ۔ تم نے ڈیل کرنی ہے تو صرف اپنے لئے کرو "... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

" مس جولیا ۔ زندگی بار بار نہیں ملتی "... تنویر نے جولیا سے اس انداز میں بات کی جیسے وہ جولیا کو سمجھانا چاہتا ہو ۔

" بس ۔ اب خاموش ہو جاؤ ۔ اگر یہ اس انداز میں سوچ سکتا ہے تو بے بس ہم بھی نہیں ہیں ۔ اس سے بات کر کے وقت ضائع مت کرو "... عمران نے کرخت لہجے میں کہا تو وہ سب خاموش ہو گئے ۔

تنویر یہ سب کچھ عمران کے کہنے پر کر رہا تھا کیونکہ عمران نے ہی آئی کوڈ میں اسے یہ سب سمجھایا تھا۔ اسے آئی کوڈ میں باتیں کرتے ان سب نے بھی دیکھ لیا تھا۔

"تنویر۔ تم نے بتایا تھا کہ جب سنگ ہی اور تھریسیا نے تمہیں راڈز والی کرسی پر جکڑا تھا تو تم اس کرسی سے ایک کوڈ کے ذریعے آزاد ہو گئے تھے۔ کیا وہ کوڈ یہاں کام نہیں آ سکتا"... عمران نے کسی خیال کے تحت تنویر سے آئی کوڈ میں پوچھا۔

"نہیں۔ میں دو تین بار کوڈ آزما چکا ہوں۔ زیرو لینڈ والوں نے ماسٹر کمپیوٹر میں بہت سی تبدیلیاں کر دی ہیں جس سے وہ کی کوڈ ورڈ کام نہیں کر رہا"... تنویر نے بھی آئی کوڈ میں عمران کو بتاتے ہوئے کہا۔

"وہ کوڈ کیا تھا"... عمران نے پوچھا تو تنویر نے آئی کوڈ میں اسے کوڈ ورڈ بتا دیئے۔

"اوہ۔ یہ تو الفا بیٹا کوڈ ورڈ ہے۔ میں نے ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنی ہے۔ اس کی آواز کی لہروں سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ ماسٹر کمپیوٹر میں ڈی ایس ایس پروگرامنگ کی گئی ہے۔ ڈی ایس ایس پروگرامنگ کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ ان کمپیوٹروں میں وائس آرڈرز فیڈ کرنے کے لئے عموماً الفا بیٹا کوڈ ورڈز کا استعمال کیا جاتا ہے تاکہ بوقت ضرورت ان کوڈ ورڈز کو آسانی سے بدلا جا سکے اور ان ورڈز کو بدلنے کے لئے حروف کو الٹا دیا جاتا ہے

جیسے اے بی کو بی اے کر دیا جائے۔ اس سسٹم میں بھی ایسا ہی نظام موجود ہے۔ تم نے ماسٹر کمپیوٹر کو جو ڈسٹرکشن کوڈ دیا ہے وہ یقیناً ایسا کوڈ ہے جس کے ورڈز کو کمپیوٹر بدل نہیں سکتا اور وہ ورڈ شاید تم نے مقامی زبان میں کہے ہوں گے"... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے حروف ابجد کے چند حروف سے وہ کوڈ لگایا ہے۔ ایسے حروف ابجد جن سے انگریزی حروف نہیں بنتے۔ وہ ورڈز ش، غ اور گ ہیں"... تنویر نے کہا۔

"گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو۔ تم نے واقعی بہترین حکمت عملی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ان کوڈ ورڈ کو واقعی یہ لوگ کسی بھی طرح سے نہیں بدل سکتے"... عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اس کوڈ کو پلٹ سکتے ہو۔ اس طرح شاید ہم ان ستونوں سے آزاد ہو سکیں"... انہیں آئی کوڈ میں باتیں کرتے دیکھ کر جولیا نے بھی آئی کوڈ میں پوچھا۔

"کوشش کی جا سکتی ہے"... عمران نے کہا۔

"تو کرو کوشش"... جولیا نے کہا۔

"سنگ ہی کو تو آ لینے دو"... عمران نے کہا۔

"سنگ ہی کو یہاں بلا کر تم کیا کرو گے"... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"اس کا اچار ڈالنا ہے۔ سنا ہے ہاضمے کے لئے اچار بے حد مفید رہتا ہے۔ کئی روز سے میں نے کچھ کھایا پیا نہیں ہے اس لئے میرا

ہاضمہ خراب ہو گیا ہے ۔ سوچ رہا ہوں کہ شاید سنگ ہی کے اچار سے میرا ہاضمہ ٹھیک ہو جائے"... عمران نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے ۔

" تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے"... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" بات ۔ ارے میں باتیں کہاں کر رہا ہوں ۔ میں تو آنکھوں سے اشارے کر رہا ہوں اور دیکھ لو ہم تنویر کی موجودگی میں کس ڈھٹائی سے ایک دوسرے کو آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارے کر رہے ہیں ۔ پھر بھی تنویر کا خون نہیں کھول رہا"... عمران نے کہا تو ان سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی ۔ تنویر بھی دھیرے سے مسکرا دیا تھا اسی لمحے دروازہ کھلا اور سنگ ہی چار مسلح افراد کے ساتھ اندر آ گیا۔ اس کے ساتھ آنے والے روبوٹس نہیں تھے لیکن ان کے ہاتھوں میں جدید لیزر گنیں ضرور تھیں ۔

" ہاں ۔ اب بتاؤ کیا کہنا چاہتے ہو تم مجھ سے"... سنگ ہی نے تنویر کے سامنے آتے ہوئے کہا۔

"پہلے مجھے اس ستون سے آزاد کرو ۔ ڈیل کی باتیں آزاد ماحول میں ہوتی ہیں"... تنویر نے کہا۔

"شٹ اپ ۔ تمہیں جو کہنا ہے اسی حالت میں کہو ۔ آزادی کا خیال دل سے نکال دو"... سنگ ہی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری ۔ اس حالت میں تو میں تم سے ڈیل تو کیا کوئی بات بھی

نہیں کروں گا"... تنویر نے کہا تو سنگ ہی اسے گھور کر رہ گیا۔

" مجھے تمہاری آنکھوں میں مکاری نظر آ رہی ہے تنویر"... سنگ ہی نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

" مکاروں کو ہی دوسروں کی آنکھوں میں مکاری دکھائی دیتی ہے"... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سنگ ہی کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

" اوہ ۔ تم نے مجھے مکار کہا ۔ تمہاری یہ جرأت ۔ میں تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں گا"... سنگ ہی نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

" مکار ہونے کے ساتھ ساتھ تم بزدل اور کمینے بھی ہو سنگ ہی ۔ تمہیں شاید مجھ سے خوف آ رہا ہے اس لئے تم مجھے کھولنے سے ڈر رہے ہو کہ کہیں میں تمہاری شہ رگ نہ دبا دوں"... تنویر نے اسے مزید غصہ دلاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ تم سنگ ہی کو کمینہ اور بزدل کہہ رہے ہو ۔ تم ۔ تم اب تم میرے ہاتھوں سے نہیں بچ سکو گے ۔ میں تمہاری بوٹیاں اڑا دوں گا ۔ تمہارا خون پی جاؤں گا"... سنگ ہی نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا ۔ وہ تنویر کے ریمارکس پر واقعی بری طرح سے کھول اٹھا تھا۔

"یہی تمہاری کمینگی ہو گی جو تم ایک بندھے ہوئے شخص کے ساتھ ایسا سلوک کرو گے"... تنویر نے اسے اور زیادہ بھڑکاتے ہوئے کہا۔

"کھولو ۔ اسے کھول دو ماسٹر کمپیوٹر ۔ میں اپنے ہاتھوں سے اس کی ہڈیاں توڑوں گا اور اب میں اس کے حلق میں ہاتھ ڈال کر کی کوڈ حاصل کر لوں گا ۔ کھولو ۔ فوراً کھولو اسے اور تم چاروں بھی سن لو ۔ تم میں سے کوئی آگے نہیں بڑھے گا ۔ میں اکیلا اس غدار کی ہڈیاں توڑوں گا"... سنگ ہی نے بری طرح چیختے ہوئے پہلے ماسٹر کمپیوٹر پھر اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ کر کہا تو سنگ ہی کے ساتھی چند قدم پیچھے ہٹ گئے ۔ اسی لمحے کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ تنویر کے جسم، ہاتھوں اور پیروں سے کڑے کھل گئے ۔ تنویر گرنے ہی لگا تھا کہ اس نے فوراً خود کو سنبھال لیا ۔ سنگ ہی اس سے دو قدم پیچھے ہٹا ہی تھا کہ اچانک تنویر بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اڑتا ہوا سنگ ہی کے قریب آگیا ۔ سنگ ہی نے بوکھلا کر اسے مکا مارنے کی کوشش کی لیکن تنویر نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑا اور اپنا سر اس کے بازو کے نیچے سے نکالتے ہوئے تیزی سے گھوم گیا ۔ دوسرے لمحے سنگ ہی اس کے سینے سے کسی لوہے سے چپکنے والے مقناطیس کی طرح چپک گیا ۔ تنویر کا ایک بازو اس کی گردن کے گرد اور دوسرا بازو اس کے سینے کے گرد جم گیا ۔ سنگ ہی نے زوردار جھٹکا دے کر تنویر کو اپنے اوپر سے اچھالنا چاہا مگر تنویر کی گرفت بے حد مضبوط تھی ۔

"بس ۔ اگر اور مزاحمت کی تو میں تمہاری گردن توڑ دوں گا"... تنویر نے اس کی گردن کے گرد جمے ہوئے بازو کو ایک زوردار جھٹکا دیتے ہوئے کہا تو سنگ ہی کے حلق سے زوردار چیخ نکل گئی ۔ اس کی

آنکھیں ابل کر باہر آگئی تھیں اور اس کا رنگ ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا ۔

"اپنے ساتھیوں سے کہو یہ اپنے ہتھیار پھینک دیں"... تنویر نے سنگ ہی کو مزید جھٹکا دیتے ہوئے کہا ۔

"پپ ۔ پپ ۔ پھینک دو ۔ پھینک دو ہتھیار"... سنگ ہی کے حلق سے دبی دبی سی آواز نکلی اور مسلح افراد نے فوراً ہتھیار پھینک دیئے ۔

"اب ماسٹر کمپیوٹر سے کہہ کر ان سب کو بھی ستونوں سے آزاد کراؤ ۔ جلدی"... تنویر نے سرد لہجے میں کہا ۔ سنگ ہی یکلخت زور سے تڑپا اور اس نے ایک بار پھر تنویر کی گرفت سے اپنی گردن چھڑانے کی کوشش کی لیکن تنویر نے ایک بار پھر اسے زوردار جھٹکا دیا تو سنگ ہی کا جسم بری طرح سے تڑپنے لگا ۔

"میرے ساتھیوں کو آزاد کراؤ ورنہ میں سچ مچ تمہاری گردن توڑ دوں گا"... تنویر نے غراتے ہوئے کہا ۔

"نہیں ۔ میں انہیں آزاد نہیں کراؤں گا ۔ تم سب زیرو لینڈ کے دشمن ہو اور میں دشمنوں سے سودے بازی نہیں کروں گا"... سنگ ہی نے اذیت بھرے لہجے میں کہا ۔

"سوچ لو ۔ میرے بازو کا صرف ایک جھٹکا تمہاری گردن توڑنے کے لئے کافی ہے"... تنویر نے کہا ۔

"توڑ دو ۔ بے شک ہلاک کر دو تم مجھے ۔ مم ۔ مگر میں انہیں آزاد

نہیں کراؤں گا"... سنگ ہی نے کہا تو تنویر، عمران کی طرف دیکھنے لگا
عمران نے اسے اشارہ کیا تو تنویر نے سنگ ہی کے ساتھیوں کو پیچھے
ہٹنے کا حکم دیا۔ وہ پیچھے ہٹے تو تنویر سنگ ہی کو گردن سے گھسیٹتا ہوا
مسلح افراد کے پھینکے ہوئے اسلحے کے پاس لے آیا۔ اس نے سنگ ہی
کے جسم کو جھٹکے سے اٹھایا اور اسے اپنے سر کے اوپر سے گھماتے
ہوئے پوری قوت سے زمین پر پٹخ دیا۔ سنگ ہی کے حلق سے ایک
زوردار چیخ نکلی اور وہ بری طرح سے تڑپنے لگا۔ تنویر نے ایک لیزر گن
اٹھائی اور اس کا دستہ پوری قوت سے سنگ ہی کے سر پر مار دیا۔
سنگ ہی یکلخت زور سے تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔

اس کے ساکت ہونے کے باوجود تنویر نے اس کے سر پر ایک
اور ضرب لگا دی تاکہ اسے جلد ہوش نہ آسکے۔ تنویر نے فوراً لیزر گن کا
رخ مسلح افراد کی طرف کر کے بٹن پریس کر دیا۔ گن سے لیزر لائٹ
نکلی اور وہ چاروں چیختے ہوئے گر گئے۔ ان کے جسم سرخ ہوئے اور
پھر سیاہ ہوتے چلے گئے اور پھر ان کے سیاہ جسموں سے دھواں سا نکلنے
لگا۔ تنویر نے چھت کی طرف دیکھتے ہوئے مختلف سپاٹس پر بھی لیزر
گن سے فائر کرنا شروع کر دیا جہاں سے اس کے خیال کے مطابق
ماسٹر کمپیوٹر اس پر اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کر سکتا تھا۔ ان
سپاٹس سے چنگاریاں سی نکلیں اور کمرے میں یکلخت اندھیرا چھا گیا۔
اندھیرا ہوتے ہی کھٹاک کھٹاک کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ان سب
کے کڑے کھلتے چلے گئے۔

"گڈ۔ ش ع گ کہنے سے پہلے ہی تنویر نے کام کر دکھایا ہے۔
اس نے ماسٹر کمپیوٹر آئی اور اس کے کسی ایسے فنکشن کو تباہ کر دیا
ہے جس سے ان ستونوں کے کڑے کھل گئے ہیں"... عمران نے کہا۔

"اب ہمیں کیا کرنا ہے"... جولیا نے کہا۔

"فی الحال لیزر گنیں اٹھاؤ اور یہاں سے نکلو۔ ہمیں ہر حال میں
کنٹرول روم سنبھالنا ہے ورنہ ماسٹر کمپیوٹر ہمارے لئے واقعی جلاد بن
جائے گا"... عمران نے کہا تو جولیا، صفدر اور کراسٹی نے فوراً لیزر
گنیں اٹھا لیں۔ ایک گن تنویر کے پاس تھی۔

"سنگ ہی کا کیا کرنا ہے عمران"... تنویر نے پوچھا۔

"پڑا رہنے دو اسے یہیں"... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں
سر ہلا دیا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ کنٹرول روم کہاں ہے"... عمران نے
تنویر سے پوچھا۔

"ہاں آؤ"... تنویر نے کہا۔ وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھے
عمران اور تنویر نے دروازے کی سائیڈ سے لگ کر باہر جھانکا تو باہر
راہداری خالی تھی۔

"باہر نکلتے ہی دیواروں اور چھت پر لگے ہوئے کیمرے نما آلات
کو لیزر گنوں سے اڑا دینا ورنہ ماسٹر کمپیوٹر قدم قدم پر ہمارے لئے
موت کا جال پھیلا دے گا"... تنویر نے کہا تو جولیا، صفدر اور کراسٹی
آگے ہو گئے۔ پھر وہ تیزی سے باہر نکلے اور انہوں نے راہداری میں

آتے ہی دائیں بائیں چھلانگیں لگاتے ہوئے چھت اور دیواروں پر لگے ان آلات کو نشانہ بنانا شروع کر دیا جن کے ذریعے ماسٹر کمپیوٹر واقعی انہیں خوفناک صورت حال سے دوچار کر سکتا تھا۔

کیمرے نما آلے تباہ ہوتے ہی فراسکو ہیڈ کوارٹر میں جیسے بھونچال سا آ گیا ۔ ہر طرف ایک بار پھر الارم بج اٹھے تھے ۔ تنویر انہیں لئے راہداری کے دائیں طرف بھاگنے ہی لگا تھا کہ اچانک عمران ٹھٹھک کر رک گیا ۔ اس کو یکلخت اپنے جسم سے جان سی نکلتی ہوئی معلوم ہوئی ۔ دوسرے لمحے اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھایا اور وہ کسی خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح گرتا چلا گیا ۔ بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے تھریسیا کے قہقہے گونجتے ہوئے سنے تھے۔

اچانک تیز سیٹی کی آواز سن کر تھریسیا کی آنکھیں کھل گئیں ۔ وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے اپنے مخصوص کیبن میں آئی تھی اور آرام کرنے کی غرض سے اپنے بستر پر لیٹ گئی تھی ۔ سیٹی کی آواز سن کر وہ فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"ماسٹر کمپیوٹر ۔ کیا ہوا ہے ۔ یہ سیٹی کی آواز کیسی ہے"... تھریسیا نے چونک کر کہا ۔ اسی لمحے اس کے سامنے شیشے کی سکرین پھیل گئی جس پر جھماکے سے ہو رہے تھے ۔ پھر سکرین کلیئر ہوئی اور اس پر ایک منظر ابھر آیا ۔ اس منظر میں بلیک روم میں عمران اور اس کے ساتھی نظر آئے اور فرش پر سنگ ہی بے ہوش پڑا دکھائی دے رہا تھا اور اس کے قریب چار انسانوں کی جلی ہوئی لاشیں بھی دکھائی دے رہی تھیں۔

"یہ کیا ۔ یہ سب ستونوں سے آزاد کیسے ہو گئے اور سنگ ہی ۔ یہ

بلیک روم میں کیسے پہنچ گیا"... تھریسیا نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔

" مادام ۔ یہ سب زیرو ایجنٹ کی وجہ سے ہوا ہے ۔ کمانڈر سنگ ہی زیرو ایجنٹ کی باتوں میں آکر بلیک روم میں چلے گئے تھے ۔ زیرو ایجنٹ نے کمانڈر سنگ ہی کے ساتھ سختی سے بات کی تو کمانڈر سنگ ہی کو غصہ آگیا اور انہوں نے مجھے زیرو ایجنٹ کو آزاد کرنے کا حکم دے دیا ۔ میں نے جیسے ہی زیرو ایجنٹ کو ستون سے آزاد کیا زیرو ایجنٹ نے کمانڈر سنگ ہی پر حملہ کر دیا"... ماسٹر کمپیوٹر نے تھریسیا کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ۔ یہ نہیں مر سکتے ۔ ان کے جسموں میں واقعی بھوت گھسے ہوئے ہیں جو انہیں مرنے نہیں دیتے"... تھریسیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" مادام ۔ کمانڈر سنگ ہی چونکہ بے ہوش ہو گئے ہیں ۔ آپ سیکنڈ کمانڈر ہیں ۔ جب تک کمانڈر سنگ ہی کو ہوش نہیں آجاتا میں آپ کی ہدایات پر عمل کرنے کا پابند ہوں"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

" اوکے ۔ اب میں تمہیں کنٹرول کروں گی اور یہیں بیٹھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کروں گی ۔ میں دیکھتی ہوں وہ میرے ہاتھوں بچ کر کیسے نکلتے ہیں"... تھریسیا نے غراتے ہوئے کہا۔

" یس مادام "... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

" تم فوراً بی ایس بی سسٹم آن کرو اور اس راہداری میں بلی

نائٹرو گیس پھیلا دو"... تھریسیا نے کہا ۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جہاں عمران اور اس کے ساتھی کمرے سے نکل کر کمپیوٹر آئیز کو لیزر گنوں سے تباہ کر رہے تھے۔

" یس مادام ۔ بی ایس بی سسٹم آن ہو گیا ہے"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

" ہولڈ اپ "... تھریسیا نے چیخ کر کہا ۔ اسی لمحے اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو لڑکھڑاتے دیکھا جیسے فرش نے ان کے قدم پکڑ لئے ہوں اور پھر عمران اور اس کے ساتھی خالی ہوتے ہوئے بوروں کی طرح گرتے چلے گئے تو تھریسیا کے حلق سے بے اختیار قہقہہ نکل گیا ۔ اسی لمحے عمران اور اس کے ساتھیوں کے نیچے سے فرش ہٹا اور عمران اور اس کے ساتھی پلک جھپکنے میں غائب ہو گئے ۔ ان کے خلاء میں گرتے ہی فرش کا وہ حصہ دوبارہ برابر ہو گیا۔

" کیا مطلب ۔ یہ کہاں گرے ہیں"... انہیں اس طرح فرش سے غائب ہوتے دیکھ کر تھریسیا نے چونکتے ہوئے کہا۔

" میں نے انہیں آئرن روم میں پھینک دیا ہے مادام ۔ آئرن روم کی دیواریں حرکت میں لا کر میں ان سب کا ایک ساتھ قیمہ بنا دوں گا"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

" اوہ ۔ گڈ شو ۔ یہ تم نے بہت اچھا کیا ہے ۔ فولادی دیواروں میں پس کر ان کی ہڈیوں کا بھی سرمہ بن جائے گا اور ان کا وجود ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا ۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے"... تھریسیا نے

مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تو کیا مجھے آپ ان سب کو دیواروں میں پریس کی اجازت دیتی ہیں"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

" یس ۔ یہ بھی بھلا پوچھنے کی بات ہے"... تھریسیا نے کہا اور پھر وہ یکلخت بری طرح سے چونک اٹھی۔

" اوہ ۔ رکو ۔ ایک منٹ رکو"... تھریسیا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

" یس مادام"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

" ان میں تنویر بھی شامل ہے ۔ اگر تم نے دیواروں کو حرکت دی تو دوسروں کے ساتھ وہ بھی ہلاک ہو جائے گا"... تھریسیا نے کہا۔

" یس مادام ۔ میں ان سب کا قیمہ بنا دوں گا"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

" نہیں ۔ ان سب کو ہلاک نہیں کرنا ۔ ہمیں تنویر کو ہر حال میں زندہ رکھنا ہے ۔ اس کے پاس تمہاری ڈسٹرکشن کی ہے ۔ اگر وہ ہلاک ہو گیا تو تمہارا ڈسٹرکشن یونٹ حرکت میں آ جائے گا اور پھر یہ ہیڈ کوارٹر تباہ ہو جائے گا"... تھریسیا نے کہا۔

" یس مادام"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

" تو پھر ان میں سے فوراً تنویر کو باہر نکالنے کا انتظام کرو ۔ اس کے بعد باقی افراد کو بے شک پریس کر دینا ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا"... تھریسیا نے کہا۔

" تنویر ۔ آپ غالباً ایجنٹ زیرو کی بات کر رہی ہیں"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

" ایجنٹ زیرو ۔ ہاں ۔ ہاں ۔ تمہارے سسٹم میں جس نے ڈسٹرکشن کوڈ لگایا ہے اس کی بات کر رہی ہوں"... تھریسیا نے فوراً کہا۔

" اوکے مادام ۔ میں آئرن روم سے ایجنٹ زیرو کو نکلوا لیتا ہوں"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا۔

" اسے آئرن روم سے نکال کر فوراً ریڈ ٹیوب میں بند کر دینا ۔ اسے ریڈ ٹیوب سے کسی بھی طرح نہیں نکلنا چاہئے"... تھریسیا نے کہا۔

" اوکے مادام"... ماسٹر کمپیوٹر نے کہا اور پھر اچانک وہاں سے سکرین غائب ہو گئی۔

" ہونہہ ۔ اب دیکھتی ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھی موت سے کیسے بچتے ہیں"... تھریسیا نے کہا اور بستر سے اتر کر نیچے آ گئی ۔ اس نے بیڈ کے قریب رکھے ہوئے جوتے پہنے اور اطمینان بھرے انداز میں دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

زور دار دھماکے سے گرتے ہی عمران کو اپنے جسم میں شدید تکلیف کا احساس ہوا اور اس کے ذہن پر چھایا ہوا اندھیرا یکلخت ختم ہو گیا۔ اسے اپنے سر میں شدید تکلیف کا احساس ہوا تھا۔ شاید اوپر سے نیچے گرنے سے اس کا سر فولادی فرش سے ٹکرایا تھا جس سے اسے فوراً ہوش آگیا تھا۔ عمران کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھایا ہوا تھا۔ اس نے سر جھٹک کر اندھیرا دور کرنے کی کوشش کی مگر دوسرے لمحے اسے احساس ہوا کہ وہ جہاں موجود ہے وہاں تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑا اور خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ کچھ ہی دیر میں اس کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کے قابل ہو گئیں اور اسے دھندلا دھندلا سا نظر آنے لگا۔ اس نے دیکھا وہ ایک بہت بڑے کمرے میں پڑا تھا اور اس کے ارد گرد اس کے ساتھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے تھے۔

عمران کو اپنے سر میں ہونے والے درد سے فوراً سمجھ آگیا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا۔ راہداری میں ان پر بلیو نائٹرو گیس فائر کی گئی تھی۔ اس نے آن واحد میں ان کے اعصاب منجمد کر دیئے تھے۔ پھر شاید ان کو اوپر سے نیچے پھینکا گیا تھا اور اوپر سے نیچے پھینکے جانے سے عمران کا سر فرش سے ٹکرایا تھا اور یہی وجہ تھی کہ عمران کے دماغ میں چھائی ہوئی بلیو نائٹرو گیس کا اثر ختم ہو گیا تھا اور اسے ہوش آگیا تھا۔ انسانی اعضاء کا سارا نظام چونکہ دماغ سے ہوتا ہے اور دماغ کی رگیں بند ہونے سے سارا انسانی نظام بریک ہو جاتا ہے اور اگر انسانی دماغ کو چوٹ لگائی جائے تو دماغی رگوں کے ساتھ ساتھ سارے اعضاء میں بھی حرکت شروع ہو جاتی ہے۔ یہی عمران کے ساتھ ہوا تھا اور اسے گرنے سے چوٹ لگتے ہی ہوش آگیا تھا۔

عمران چند لمحے وہاں کا جائزہ لیتا رہا۔ کمرے میں اس کے ساتھیوں کے سوا اور کوئی نہیں تھا اور نہ ہی وہاں کوئی اور چیز دکھائی دے رہی تھی۔ البتہ دائیں بائیں دیواروں پر اسے لمبی لمبی نوکیلی سلاخیں سی دکھائی دیں۔ ان نوکیلی سلاخوں اور دیواروں کی ساخت دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ وہ متحرک دیواریں ہیں جنہیں حرکت دے کر ایک دوسرے سے ملا دیا جاتا تھا اور ان کے درمیان آنے والی ہر چیز ان نوکیلی سلاخوں میں پرو کر پس جاتی تھی۔ اسے اپنی تو فکر نہیں تھی مگر اپنے بے بس ساتھیوں کو اس قدر خوفناک کمرے میں دیکھ کر عمران یکبارگی کانپ اٹھا۔ وہ سوچنے لگا کہ اس کے

ساتھی جس طرح یہاں بے ہوش پڑے ہیں اگر تھریسیا کے حکم پر
ماسٹر کمپیوٹر نے ان دیواروں کو موو کرنا شروع کر دیا تو وہ اپنے
ساتھیوں کو کیسے بچا پائے گا۔ اسے دیواروں میں کوئی سوراخ اور
کوئی دروازہ تک دکھائی نہ دے رہا تھا۔ عمران اٹھا اور تیزی سے
صفدر کی طرف بڑھا۔ اس نے فوراً صفدر کو سیدھا کیا اور اس نے
ایک ہاتھ سے اس کی ناک اور دوسرے ہاتھ سے اس کا منہ بند کر دیا
اس مخصوص عمل سے چند ہی لمحوں میں صفدر کو ہوش آ گیا۔ سانس
رکنے کے عمل سے بھی جام شدہ دماغی رگوں کو حرکت دی جا سکتی
تھی۔

"ہوش میں آؤ صفدر۔ جلدی ہوش میں آؤ"... عمران نے اسے
آنکھیں کھولتے دیکھ کر سرد لہجے میں کہا۔

"ہم کہاں ہیں عمران صاحب اور یہ اندھیرا"... صفدر نے کہا۔

"ہم اس وقت موت کے منہ میں موجود ہیں۔ جلدی کرو۔ فوراً
اپنے ساتھیوں کو ہوش دلاؤ ورنہ ہم میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچے
گا"... عمران نے کہا۔ چند ہی لمحوں میں صفدر کی آنکھیں بھی
اندھیرے سے مانوس ہو گئیں تو وہ بھی کمرے کی خوفناک صورت
حال دیکھ کر کانپ اٹھا۔ پھر عمران اور صفدر اپنے ساتھیوں کو ہوش
دلانے میں مصروف ہو گئے۔

"حیرت ہے۔ اگر یہ موونگ والز ہیں تو یہ ابھی تک حرکت میں
کیوں نہیں آئیں۔ تھریسیا نے اگر ہمیں یہاں پھینک ہی دیا تھا تو

اسے اب تک ان خوفناک دیواروں کو حرکت میں لا کر ہمیں ہلاک
کر دینا چاہئے تھا"... کراسٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ کام ابھی اس نے تنویر کی وجہ سے نہیں کیا۔ اگر ہمارے
ساتھ تنویر نہ ہوتا تو وہ اب تک واقعی ہماری ہڈیوں کا سرمہ بنا چکی
ہوتی"... عمران نے کہا۔

"تنویر۔ اوہ ہاں۔ فراسکو ہیڈ کوارٹر کی ڈسٹرکشن کوڈ کی تنویر کو
معلوم ہے۔ وہ واقعی تنویر کو کیسے مار سکتے ہیں"... جولیا نے کہا۔

"وہ لازماً تنویر کو یہاں سے لینے آئیں گے۔ جیسے ہی کوئی یہاں
آئے گا ہم فوراً اسے چھاپ لیں گے اور یہاں سے نکل جائیں گے"...
عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"ان کے آنے میں نجانے کتنا وقت لگے۔ لیزر گنیں ہمارے پاس
ہیں۔ کیوں نہ ہم ان گنوں سے چھت میں سوراخ کر دیں اور پھر ان
سلاخوں پر چڑھ کر چھت سے باہر نکل جائیں"... چوہان نے کہا۔

"گڈ۔ یہ مناسب آئیڈیا ہے۔ کراسٹی اپنی گن مجھے دو"... عمران
نے سر ہلا کر کہا تو کراسٹی نے اپنے قریب پڑی ہوئی گن اٹھا کر عمران
کو دے دی۔ عمران سلاخوں والی دیوار کے قریب آیا اور اس نے گن
کو ایک کونے کی طرف کر کے چھت پر لیزر لائٹ فائر کر دی۔ چھت
کا ایک بڑا سا ٹکڑا سرخ ہوا اور بھک سے غائب ہو گیا۔ یہ لیزر گن
واقعی بے حد خوفناک تھی جس کی ایک شعاع سے ہی فولادی چھت
پگھلنے کی بجائے یوں جل کر غائب ہو گئی تھی جیسے خشک کاغذ کی بنی

ہوئی ہو۔

"آؤ"... عمران نے کہا۔ اس نے فوراً سلاخیں پکڑیں اور تیزی سے اوپر چڑھنے لگا۔ سوراخ کے قریب آکر اس نے احتیاط سے سر باہر نکالا تو اسے دائیں طرف سے چند روبوٹس آتے دکھائی دیئے۔

"رک جاؤ۔ روبوٹس آرہے ہیں۔ مجھے ان کا انتظام کرنے دو"... عمران نے کہا اور پھر وہ نہایت تیزی سے چھت سے باہر نکل آیا۔ آنے والے روبوٹس کی تعداد تین تھی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔ عمران کو اس طرح فرش سے نکلتے دیکھ کر وہ چونک پڑے۔ اس سے پہلے کہ وہ پہلوؤں سے لگی ہوئی لیزر گنیں نکالتے عمران نے ان پر اپنی لیزر گن سے فائر کر دیا۔ دوسرے لمحے روبوٹس دھماکوں سے پھٹ کر بکھر گئے۔

"سانسیں روک کر فوراً باہر آجاؤ"... عمران نے کہا تو وہ سب ایک ایک کر کے تیزی سے باہر آگئے۔ راہداری اب بالکل خالی تھی عمران اور اس کے ساتھی دیواروں کے ساتھ لگے آگے بڑھ رہے تھے اور وہ وقفے وقفے سے سانس لے رہے تھے تاکہ اگر ماسٹر کمپیوٹر دوبارہ وہاں گیس فائر کرے تو وہ اس سے بچ سکیں۔

"یہاں روبوٹس یا جو بھی انسان دکھائی دے اسے اڑا دو۔ اب ہمیں اس ہیڈ کوارٹر کی ہر حال میں اینٹ سے اینٹ بجانی ہے"... عمران نے کہا۔

"لیکن وہ اسپیس فورس"... جولیا نے کہا۔

"اسپیس فورس بھی تباہ ہو گی۔ میں نے یہاں خاور کو یونہی نہیں بھیج دیا تھا۔ اس کے پاس میگا ریڈ بلاسٹر ہیں۔ وہ ان میں سے ایک بھی بلاسٹر بلیک سیٹلائٹ میں چھوڑ آنے میں کامیاب ہو گیا تو بلیک سیٹلائٹ پر ایسی خوفناک تباہی آئے گی جسے روکنا زیرو لینڈ والوں کے لئے بھی ناممکن ہو جائے گا"... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے"... جولیا نے کہا۔ وہ سب دیواروں اور چھتوں پر لگی کمپیوٹرائز کو تباہ کرتے ہوئے آگے بڑھتے رہے اور ان کے سامنے جو بھی روبوٹ یا انسان آتا وہ اسے فوراً ہلاک کر دیتے۔ مسلسل اور مختلف راستوں سے ہوتے ہوئے وہ ایک بڑے سے ہال نما کمرے میں آگئے۔

"یہی ہے کنٹرول روم"... تنویر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ جیسے ہی دروازے کے قریب پہنچا اسی لمحے دروازہ کھلا اور انہیں سامنے تھریسیا دکھائی دی۔ شاید تھریسیا دروازہ کھول کر باہر آرہی تھی۔ انہیں دیکھ کر تھریسیا ٹھٹھک کر رک گئی۔ وہ تیزی سے پلٹی اور دروازے سے پیچھے ہٹنے ہی لگی تھی کہ عمران اس پر بھوکے عقاب کی طرح جھپٹ پڑا۔ تھریسیا کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اس نے عمران کی گرفت سے خود کو چھڑانے کی کوشش کی لیکن بھلا اب عمران اسے آسانی سے کہاں چھوڑنے والا تھا۔ عمران کے اشارے پر اس کے ساتھی فوراً کنٹرول روم میں داخل ہوئے اور انہوں نے کنٹرول روم میں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا۔ عمران

نے تھریسیا کی گردن کی ایک مخصوص رگ دبا کر اسے بے ہوش کر دیا تھا جبکہ تنویر نے لیزر گن سے اس چبوترے کو اڑا دیا تھا جہاں سے سنگ ہی ماسٹر کمپیوٹر کو کنٹرول کرتا تھا۔

"ان سب مشینوں کو تباہ کر دو۔ جلدی"... عمران نے کہا تو اس کے ساتھی سر ہلاتے ہوئے تیزی سے مشینوں کی طرف بڑھ گئے لیکن اس سے پہلے کہ وہ لیزر گنوں سے کنٹرول روم کی مشینوں کو تباہ کرتے اچانک تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور کنٹرول روم یوں لرزنے لگا جیسے خوفناک زلزلہ آ رہا ہو۔

"اوہ۔ کنٹرول روم سے باہر نکلو۔ ہری اپ۔ ماسٹر کمپیوٹر نے اس کنٹرول روم کو تباہ کرنے کا کاشن دے دیا ہے"... عمران نے ایک مشین پر کنٹرول روم کی تباہی کے الفاظ پڑھ کر چیختے ہوئے کہا عمران کی بات سن کر وہ سب تیزی سے دروازے کی طرف لپکے لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتے ایک ہولناک دھماکہ ہوا۔ اس قدر ہولناک جیسے آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔

سنگ ہی کو ہوش آیا تو اس نے خود کو بلیک روم میں موجود پایا وہ بلیک روم میں اکیلا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی وہاں سے نکل چکے تھے۔ البتہ اس کے قریب اس کے چاروں ساتھیوں کی جلی ہوئی لاشیں ضرور پڑی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو غائب دیکھ کر سنگ ہی کا چہرہ غیض و غضب سے سرخ ہوتا چلا گیا۔

"اوہ۔ نہیں عمران۔ میں اس بار تمہیں کامیاب نہیں ہونے دوں گا۔ میں تم سب کو ہر حال میں ہلاک کروں گا چاہے اس کے لئے مجھے فراسکو ہیڈ کوارٹر کو ہی کیوں نہ تباہ کرنا پڑے"... سنگ ہی نے حلق کے بل غراتے ہوئے کہا۔ وہ تیزی سے اٹھا اور کمرے سے باہر آ گیا اور تیزی سے کنٹرول روم کی طرف دوڑنے لگا۔ کنٹرول روم کی طرف جانے والے راستے کی طرف دوڑتے دوڑتے جب وہ ایک کمرے کے دروازے کے سامنے سے گزرنے لگا تو ایک خیال آتے ہی

وہ یکلخت ٹھٹھک گیا اور تیزی سے دروازے کی طرف آگیا۔

"اوپن ڈور"... اس نے دروازے کے قریب آکر کہا تو دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ دروازہ کھلتے ہی سنگ ہی فوراً اس کمرے میں داخل ہو گیا۔ کمرے میں ایک بڑی اور پیچیدہ سی مشین کام کر رہی تھی جس کے بے شمار ڈائل روشن تھے۔ مختلف رنگوں کے بلبوں کے ساتھ ڈائلوں میں سوئیاں تھرک رہی تھیں اور اس مشین سے تیز گونج کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"مجھے ان سب کو ہلاک کرنے کے لئے سب سے پہلے فراسکو ہیڈ کوارٹر کا زیرو لینڈ سے لنک ختم کر دینا چاہئے۔ سپریم کمانڈر نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو زندہ رکھنے کا حکم دیا ہے لیکن اس بار میں ان میں سے کسی ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ میں زیرو لینڈ سے فراسکو ہیڈ کوارٹر کا لنک ختم کر کے اس ہیڈ کوارٹر کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے جہنم بنا دوں گا۔ اس مشین سے نہ صرف زیرو لینڈ کا لنک ختم ہو جائے گا بلکہ ماسٹر کمپیوٹر کی ورکنگ بھی ختم ہو جائے گی۔ اگر یہ ہیڈ کوارٹر تباہ بھی ہو گیا تو سپریم کمانڈر کو اس بات کا کبھی علم نہیں ہو سکے گا کہ اسے تباہ کرنے میں میرا ہاتھ ہے۔ میں اس تباہی کا الزام آسانی سے عمران اور اس کے ساتھیوں پر ڈال دوں گا کہ یہ ان کا کام ہے"... سنگ ہی نے مسلسل بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ مشین کو چند لمحے غور سے دیکھتا رہا پھر وہ تیزی سے ایک دیوار کی طرف بڑھا جہاں شیشے کی ایک چھوٹی سی الماری تھی۔

اس الماری میں ایک بڑی لیزر گن نظر آ رہی تھی۔

سنگ ہی نے الماری کھولی اور اس میں سے لیزر گن نکال لی۔ دوسرے لمحے اس نے لیزر گن سیدھی کی اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ گن سے لیزر لائٹ نکل کر مشین پر پڑی اور ایک جھماکا سا ہوا اور مشین کے اس حصے سے چنگاریاں پھوٹنے لگیں۔ سنگ ہی جیسے غصے سے پاگل ہو گیا تھا۔ وہ بار بار مشین پر لیزر لائٹ فائر کر رہا تھا دھماکوں کے ساتھ اس مشین کے ٹکڑے اڑتے جا رہے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا سنگ ہی پر ایسا جنون طاری ہو گیا تھا کہ وہ اپنے ہی ہاتھوں فراسکو ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے پر تل گیا تھا۔

چند ہی لمحوں میں اس مشین کا ایک بہت بڑا حصہ تباہ ہو گیا اور پھر اس مشین میں موجود زندگی کی لہریں ختم ہوتی چلی گئیں۔ اس مشین کے بند ہوتے ہی فراسکو ہیڈ کوارٹر کا زیرو لینڈ سے تعلق ختم ہو گیا تھا اور ماسٹر کمپیوٹر بھی خاموش ہو گیا تھا۔ اب نہ ہی ماسٹر کمپیوٹر خود سے کچھ کر سکتا تھا اور نہ ہی یہاں ہونے والی کارروائی کے بارے میں زیرو لینڈ والوں کو کوئی خبر مل سکتی تھی۔

"ہونہہ۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھی کیسے زندہ بچتے ہیں"... سنگ ہی نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے اس کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ مختلف راستوں سے ہوتا ہوا وہ اس راہداری میں آگیا جہاں ہولڈز میں لائف بالز موجود تھے۔ سنگ ہی

نے ایک لائف بال کا دروازہ کھولا اور نشست پر بیٹھ گیا۔ اس نے سامنے لگے ہوئے بورڈ پر موجود چند بٹنوں کو پریس کیا تو لائف بال حرکت میں آگیا اور اس کا دروازہ بند ہوا اور وہ ہول سے کھسکنے لگا۔ چند ہی لمحوں میں لائف بال کسی بہت بڑے بلبلے کی طرح ہول سے الگ ہو کر باہر آگیا۔ اس کے باہر آتے ہی ہول پر خود بخود ایک شیشہ چڑھ گیا۔ لائف بال سنگ ہی کو لئے ہوئے آہستہ آہستہ فراسکو ہیڈ کوارٹر سے دور ہوتا جارہا تھا۔ سنگ ہی نے جیب سے سی ایس آلہ نکالا اور اس پر لگے ہوئے مختلف بٹن پریس کرتا چلا گیا۔ پھر اس نے ایک سرخ بٹن پر انگلی رکھی ہی تھی کہ اسے فوراً کوئی خیال آگیا۔

"اوہ۔ یہ میں کیا کر رہا ہوں۔ اگر میں نے فراسکو ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا تو اس کے ساتھ ہی بلیک سیٹلائٹ بھی تباہ ہو جائے گا۔ یہ لائف بال ایمرجنسی کی صورت میں بلیک سیٹلائٹ کی طرف ہی جا سکتا ہے۔ جب بلیک سیٹلائٹ ہی تباہ ہو گیا تو پھر میں کہاں جاؤں گا"... سنگ ہی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اب تک سب کچھ بے خیالی میں کرتا رہا ہو۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ میں نے کیا کر دیا۔ میں غصے میں اس قدر اندھا اور پاگل ہو گیا تھا کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے ہی مین ورکنگ مشین کو تباہ کر دیا۔ اوہ۔ اوہ۔ اب کیا ہو گا۔ سپریم کمانڈر کو کبھی بھی میری باتوں پر یقین نہیں آئے گا۔ فراسکو ہیڈ کوارٹر اور بلیک سیٹلائٹ کی تباہی کا سن کر وہ پاگل ہو جائے گا اور پھر وہ مجھے کبھی

زندہ نہیں چھوڑے گا۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ میں نے کیا کر دیا"... سنگ ہی نے باقاعدہ دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑتے ہوئے کہا۔ اس کا جسم بری طرح سے کانپ رہا تھا اور اس کا رنگ یوں زرد ہو رہا تھا جیسے سرسوں کا پھول۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کو بلیک روم میں موجود نہ پا کر وہ جیسے واقعی اپنا ذہنی توازن کھو چکا تھا۔ اس نے جس مین ورکنگ مشین کو تباہ کیا تھا اس مشین کو تباہ کرتے ہوئے اس کے ذہن پر جیسے پردہ سا پڑ گیا تھا جو اب اس کے ذہن سے ہٹا تھا اور اسے اب اپنی حماقت کا احساس ہونا شروع ہو گیا تھا۔

"میں۔ میں کیا کروں۔ اب میں فراسکو ہیڈ کوارٹر کو تباہی سے کیسے بچا سکتا ہوں۔ مین ورکنگ مشین تباہ ہو چکی ہے۔ زیادہ سے زیادہ دس منٹ بعد ماسٹر کمپیوٹر کا ڈسٹرکشن یونٹ خود بخود حرکت میں آجائے گا اور پھر فراسکو ہیڈ کوارٹر میں تباہی پھیل جائے گی۔ خوفناک تباہی اور میں شاید اب اس لائف بال میں قیدی بن کر رہ جاؤں گا"... سنگ ہی کے منہ سے خوف بھری آوازیں نکل رہی تھیں۔

لائف بال فراسکو ہیڈ کوارٹر سے دور ہٹ کر ایک طرف مڑا اور نہایت تیزی سے ایک طرف اڑنا شروع ہو گیا۔ اس کی رفتار کسی بھی خلائی جہاز سے کم نہ تھی۔ چند ہی لمحوں میں وہ ایک بہت بڑے مصنوعی سیارے کے قریب پہنچ گیا۔ یہ سیٹلائٹ چھتری نما تھا۔ اوپر

بڑی سی چھتری اور نیچے ایک ستون سا بنا ہوا تھا۔ ستون کے نیچے ایک بڑی سی پلیٹ نصب تھی۔ سیٹلائٹ کے چاروں طرف سفید روشنی جگمگا رہی تھی اور یہ چھتری نما سیٹلائٹ آہستہ آہستہ گھوم رہا تھا۔ لائف بال کی رفتار اس چھتری نما سیٹلائٹ کے قریب جاتے ہی قدرے کم ہو گئی تھی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ بلیک سیٹلائٹ کی طرف آنے والے لائف بال کا سوار اپنی شناخت کرائے۔ ہیلو۔ ہیلو"... اچانک لائف بال میں ایک تیز اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کمانڈر سنگ ہی۔ میں کمانڈر سنگ ہی ہوں"... سنگ ہی نے فوراً کہا۔

"لیکن فراسکو ہیڈ کوارٹر سے کمانڈر سنگ ہی کی لائف بال میں یہاں آنے کی کوئی اطلاع نہیں دی گئی۔ کون ہو تم۔ اپنی شناخت کراؤ"... وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"میں ایمرجنسی طور پر آ رہا ہوں ڈاکٹر"... سنگ ہی نے کہا۔

"اپنا کوڈ بتاؤ"... اسی آواز نے کہا۔

"سنگ ہی۔ ایس اے این جی۔ ایچ ای"... سنگ نے اپنا کوڈ بتاتے ہوئے کہا جو اس کے نام کے حروف سے بنایا گیا تھا۔

"اوکے"... آواز آئی اور دوسرے لمحے سنگ ہی نے چھتری کے ایک حصے میں بڑا سا سوراخ ہوتے دیکھا۔ اس کے ساتھ ہی لائف بال اس سوراخ کی طرف بڑھنے لگا۔ چند ہی لمحوں میں لائف بال

چھتری نما سیٹلائٹ کے ساتھ گھومتے ہوئے اس سوراخ میں جا کر اس طرح فکس ہو گیا جیسے فراسکو ہیڈ کوارٹر میں فکس تھا۔ دوسری طرف ایک بڑا سا کمرہ تھا جہاں بے شمار مشینی روبوٹس موجود تھے۔ ان روبوٹس کی تعداد بے حد زیادہ تھی اور دائیں طرف بحری بیڑے کی طرح ایک بہت بڑا پلیٹ فارم سا بنا ہوا تھا جہاں بڑی تعداد میں اڑن طشتریوں جیسی اسپیس شپس موجود تھیں۔ ان میں سے چند روبوٹس کام کر رہے تھے جبکہ بے شمار روبوٹس اپنی جگہوں پر ساکت کھڑے نظر آ رہے تھے۔ لائف بال جیسے ہی ہول میں فکس ہوا اس کا اگلا حصہ کسی ڈھکن کی طرح کھلتا چلا گیا۔ اسی لمحے ڈاکٹر والٹن ان روبوٹس کے درمیان سے نکلتا ہوا وہاں آ گیا۔

"کمانڈر سنگ ہی آپ یہاں۔ آپ نے فراسکو ہیڈ کوارٹر سے یہاں آنے کے بارے میں اطلاع کیوں نہیں دی"... ڈاکٹر والٹن نے آگے بڑھ کر سنگ ہی سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ سنگ ہی لائف بال سے نکل کر باہر آ گیا تھا۔

"میں نے بتایا تو ہے کہ میں ایمرجنسی طور پر یہاں آیا ہوں"... سنگ ہی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ لیکن کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ وہاں ایسی کیا ایمرجنسی ہو گئی تھی جو آپ کو اس طرح یہاں آنا پڑا"... ڈاکٹر والٹن نے غور سے سنگ ہی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"بعد میں بتاؤں گا۔ پہلے یہ بتاؤ مادام شی تارا اور اس کے ساتھ

آنے والا پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر ارشاد کہاں ہے"... سنگ ہی نے کہا۔

" وہ دونوں ابھی تھوڑی دیر پہلے فراسکو ہیڈ کوارٹر کے لئے روانہ ہوئے ہیں ۔میں نے فراسکو ہیڈ کوارٹر میں ان کے بارے میں اطلاع بھیج دی تھی"... ڈاکٹر والٹن نے کہا۔

" اوہ ۔جب میں نے ان دونوں کو یہاں بھیج دیا تھا تو تم نے ان کو واپس کیوں جانے دیا۔ڈاکٹر ارشاد کو تو اس وقت تک یہاں رہنا تھا جب تک وہ ہمارا کام نہیں کر دیتا"... سنگ ہی نے گھورتے ہوئے کہا۔

" اس سائنس دان کو ایم ایم سی ون مشین کے بارے میں کچھ بھی نہیں معلوم تھا کمانڈر ۔وہ تو اس مشین کو یوں دیکھ رہا تھا جیسے زندگی میں پہلی بار کسی مشین کو دیکھ رہا ہو ۔میں نے اس مشین کے بارے میں اس سے بات چیت کی تو مجھے یوں لگا جیسے وہ کچھ بھی نہ جانتا ہو ۔وہ اس مشین کے عام پرزوں کے بارے میں بھی نہیں جانتا تھا۔جب میں نے اسے مشین چیک کرنے کے لئے کہا تو وہ اس انداز میں مشین کے خانوں کو کھول کر دیکھنے لگا جیسے وہ کوئی کار مکینک ہو اور اس کے پرزوں کو ٹھونک بجا کر دیکھ رہا ہو جس پر مجھے شک ہوا کہ وہ اول تو سائنس دان ہی نہیں ہے یا پھر زیرو لینڈ میں سپریم کمانڈر نے اس کے مائینڈ کو اس حد تک سکین کر دیا ہے کہ اسے کوئی بھی بات یاد نہیں ۔میں نے خصوصی طور پر سپریم کمانڈر

سے بات کی تو سپریم کمانڈر نے مجھے حکم دیا کہ میں اسے فوراً واپس فراسکو ہیڈ کوارٹر بھجوا دوں ۔وہ فراسکو ہیڈ کوارٹر سے اسے دوبارہ زیرو لینڈ ٹرانسمٹ کر لیں گے اور دوبارہ اس کی چیکنگ کریں گے ۔چنانچہ میں نے اسے مادام شی تارا کے ساتھ واپس بھجوا دیا ہے"... ڈاکٹر والٹن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ سپریم کمانڈر سے تمہاری کب بات ہوئی تھی"... سنگ ہی نے چونک کر کہا۔

"یہی کوئی دس منٹ پہلے"... ڈاکٹر والٹن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔میں سپریم کمانڈر سے خود بات کر لوں گا۔پہلے تم میرے چند سوالوں کے جواب دو"... سنگ ہی نے کہا۔

"پوچھیں"... ڈاکٹر والٹن نے کہا۔

" بلیک سیٹلائٹ کا لنک فراسکو ہیڈ کوارٹر سے ہے ۔ بلیک اسپیس شپ کو ملنے والی تمام تر توانائی ہری نظام کے ذریعے فراسکو ہیڈ کوارٹر سے حاصل کی جاتی ہے اور یہاں موجود اسپیس فورس کا مین کنٹرول بھی فراسکو ہیڈ کوارٹر میں ہے ۔ یہ باتیں تم جانتے ہو نا"... سنگ ہی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" بالکل جانتا ہوں کمانڈر ۔ یہ بھی بھلا کوئی پوچھنے کی بات ہے"... ڈاکٹر والٹن نے کہا۔

" پھر یہ بتاؤ اگر فراسکو ہیڈ کوارٹر سے سپلائی معطل ہو جائے تو بلیک سیٹلائٹ کا نظام کب تک کام کر سکتا ہے"... سنگ ہی نے

پوچھا۔

"اس کا انحصار وائٹ لگیم بیٹریوں پر ہے کمانڈر۔ وہ فراسکو ہیڈکوارٹر سے ملنے والی سپلائی کی وجہ سے ہر وقت آن رہتی ہیں لیکن اگر کسی وجہ سے ان کی سپلائی رک جائے تو ان بیٹریوں میں موجود پاور آٹھ گھنٹوں تک کے لئے آسانی سے سارے سیٹلائٹ کو سنبھال سکتی ہے"... ڈاکٹر والٹن نے کہا۔

"اگر یہ دورانیہ طویل ہو جائے تو"... سنگ ہی نے پوچھا۔

"لیکن آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں"... ڈاکٹر والٹن نے حیران ہو کر کہا۔

"جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو"... سنگ ہی نے غراتے ہوئے کہا۔

"آٹھ گھنٹوں تک اگر بیٹریوں کو سپلائی نہ ملے تو ان کے بریک ڈاؤن ہونے کا خدشہ لاحق ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر ان بیٹریوں کے ساتھ بروقت ایسٹا ون ون مشین لنک کر دی جائے جو یہاں دوسری مشینوں کو سپلائی دینے کا کام کرتی ہے تو ان بیٹریوں کی لائف بڑھائی جا سکتی ہے"... ڈاکٹر والٹن نے کہا۔

"کس حد تک۔ مجھے پوری تفصیل بتاؤ"... سنگ ہی نے کہا۔

"ایسٹا ون ون کے لنک ہونے سے ان بیٹریوں کی سپلائی مہیا کرنے کی طاقت میں بیس سے پچیس فیصد تک اضافہ کیا جا سکتا ہے جس سے ان بیٹریوں سے سارے سیٹلائٹ کو تقریباً دو روز تک

آسانی سے کور کیا جا سکتا ہے"... ڈاکٹر والٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ یعنی ان دو روز میں ہم اس سیٹلائٹ کو زیرو لینڈ تک لے جا سکتے ہیں"... سنگ ہی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"زیرو لینڈ۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"... ڈاکٹر والٹن نے چونک کر کہا۔

"سنو۔ فراسکو ہیڈکوارٹر تباہ ہونے والا ہے اور اگر فراسکو ہیڈکوارٹر تباہ ہو گیا تو اس سے اگلے چند گھنٹوں میں بلیک سیٹلائٹ بھی اس تباہی کی زد میں آ جائے گا۔ جب فراسکو ہیڈکوارٹر سے بیٹریوں کو سپلائی نہیں ملے گی تو اس سیٹلائٹ کی بیٹریاں ڈاؤن ہو جائیں گی۔ ان بیٹریوں کے ڈاؤن ہوتے ہی یہاں کام کرنے والی مشینیں رک جائیں گی۔ ان مشینوں کے ساتھ ساتھ یہاں موجود اسلحے کے سٹورز میں بلیوشم ایم سکس میزائل بھی موجود ہیں جن کو خصوصی طور پر سرد خانوں میں رکھا جاتا ہے۔ اگر انہیں مخصوص ٹمپریچر سے باہر نکال لیا جائے تو وہ میزائل پھٹ سکتے ہیں جس سے بلیک سیٹلائٹ کا وجود ہمیشہ کے لئے مٹ سکتا ہے اس لئے ان میزائلوں کو کولڈ سٹور سے باہر نہیں نکالا جا سکتا۔ یہ وہ میزائل ہیں جو اس اسپیس فورس کے ذریعے دنیا میں تباہی لانے کے لئے استعمال میں لائے جائیں گے۔ ہمیں ہر حال میں ان میزائلوں کو تباہ ہونے سے بچانا ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم بلیک سیٹلائٹ کا

لنک فرانسکو ہیڈ کوارٹر سے ختم کر دیں اور بلیک سیٹلائٹ کو فوراً
زیرو لینڈ لے جائیں تاکہ ہم وہاں سے فاضل انرجی حاصل کر کے اس
سیٹلائٹ کو تباہی سے محفوظ رکھ سکیں"... سنگ ہی نے مسلسل
بولتے ہوئے کہا اور فرانسکو ہیڈ کوارٹر کی تباہی کا سن کر ڈاکٹر والٹن
حیران رہ گیا۔

" فرانسکو ہیڈ کوارٹر تباہ ہونے والا ہے ۔ لیکن "... ڈاکٹر والٹن نے
ہکلاتے ہوئے کہا۔

" یہ ان باتوں کا وقت نہیں ہے ۔ تم فوراً اس سیٹلائٹ کو
فرانسکو ہیڈ کوارٹر سے جس قدر دور لے جاسکتے ہو لے جاؤ اور بیٹریوں
کو فوراً ایسٹا ون ون مشین سے لنک کر دو تاکہ ہمیں زیرو لینڈ تک
پہنچنے میں مشکل نہ ہو سکے "... سنگ ہی نے کہا۔

" اوہ ۔ ٹھیک ہے ۔ میں یہ کام ابھی کر لیتا ہوں "... ڈاکٹر والٹن
نے کہا۔

" یہ بتاؤ مادام شی تارا کو یہاں سے نکلے کتنی دیر ہوئی ہے "...
سنگ ہی نے پوچھا۔

" دس منٹ ۔ دس منٹ ہو گئے ہیں انہیں یہاں سے گئے
ہوئے "... ڈاکٹر والٹن نے کہا۔

" اوہ ۔ وہ ابھی راستے میں ہی ہوں گے ۔ ٹھیک ہے میں انہیں جا
کر روکتا ہوں ۔ اگر وہ فرانسکو ہیڈ کوارٹر میں چلے گئے تو تھریسیا کے
ساتھ ساتھ وہ اور ڈاکٹر ارشاد بھی خوفناک موت کا شکار ہو جائیں

گے "... سنگ ہی نے کہا اور پھر وہ ڈاکٹر والٹن کی بات سنے بغیر ایک
بار پھر لائف بال میں آ بیٹھا۔

" سنو "... اچانک سنگ ہی نے ایک خیال کے تحت کہا۔

" یس "... ڈاکٹر والٹن نے کہا۔

" اس سیٹلائٹ کا فرانسکو ہیڈ کوارٹر کے تباہ ہونے کے بعد اس
وقت تباہ ہونے کا خدشہ ہے جب اس کی تمام بیٹریاں بریک ڈاؤن
ہو جائیں اس لئے تمہیں فوری طور پر اسے کسی طرف لے جانے کی
ضرورت نہیں ہے ۔ میں مادام شی تارا اور اس پاکیشیائی سائنس دان
کو لے کر واپس آرہا ہوں ۔ ہمارے آنے تک رکنا ۔ ایسا نہ ہو کہ
بلیک سیٹلائٹ یہاں سے روانہ ہو جائے اور ہم لائف بالز میں
خلاؤں میں بھٹکتے رہ جائیں "... سنگ ہی نے کہا۔

" اوہ ۔ آپ بے فکر رہیں کمانڈر ۔ فرانسکو ہیڈ کوارٹر کی تباہی سے
اس سیٹلائٹ کی صرف سپلائی معطل ہو گی ۔ اس کے فوری تباہ
ہونے کا کوئی خطرہ نہیں ہے ۔ میں اطمینان سے آپ کا انتظار کر سکتا
ہوں "... ڈاکٹر والٹن نے کہا۔

" اوکے ۔ میں جلد سے جلد ان دونوں کو لانے کی کوشش کرتا
ہوں "... سنگ ہی نے کہا ۔ اس نے ایک بٹن پریس کیا تو لائف بال
کا کھلا ہوا ڈھکن بند ہو گیا اور لائف بال حرکت میں آکر بلیک
سیٹلائٹ سے نکلتا چلا گیا ۔ بلیک سیٹلائٹ سے نکل کر سنگ ہی نے
لائف بال کی سپیڈ بڑھانے والا بٹن پریس کر دیا ۔ لائف بال گولی

سے ہزاروں گنا تیز رفتاری سے حرکت کرتا ہوا بلیک سیٹلائٹ سے دور ہوتا چلا گیا ۔ لائف بال میں چونکہ بیک مرر بھی لگا ہوا تھا اس لئے سنگ ہی کو بلیک سیٹلائٹ دور ہوتا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا ۔ پھر اچانک اس نے عین اس جگہ آگ کا الاؤ بلند ہوتے دیکھا جہاں بلیک سیٹلائٹ موجود تھا ۔ آگ کے الاؤ کو دیکھ کر سنگ ہی بری طرح سے چونک پڑا اور اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ بلیک سیٹلائٹ تباہ ہو گیا ۔ یہ ۔ یہ کیسے ہو گیا ۔ یہ کیسے ممکن ہے "... سنگ ہی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا ۔ اس نے فوراً بورڈ پر لگے ہوئے چند بٹن پریس کر دیئے ۔

" ہیلو ۔ ہیلو ۔ ڈاکٹر والٹن ۔ کیا تم میری آواز سن رہے ہو "...

سنگ ہی نے بری طرح چیختے ہوئے کہا لیکن اسے کوئی آواز سنائی نہ دی ۔ اسی لمحے اس کے سامنے کنٹرول پینل پر ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہوئی اور اس پر سرخ رنگ کے بڑے بڑے حروف ابھر آئے ۔ سکرین پر بلیک سیٹلائٹ ڈسٹرائے لکھا ہوا تھا جسے دیکھ کر سنگ ہی کا جیسے دل تک دھڑکنا بند ہو گیا تھا اور وہ یوں ساکت ہو گیا تھا جیسے پتھر کا بت بن گیا ہو ۔

خاور بلیک سیٹلائٹ میں ڈاکٹر ارشاد کا کردار بخوبی نبھا رہا تھا ۔ اب تک وہ کسی مرحلے پر ناکام نہیں ہوا تھا ۔ زیرو لینڈ میں اس کی جس سائنسی اور جدید انداز میں چیکنگ کی گئی تھی اور اس کے سر کے بال سے لے کر اس کے پیروں کے ناخنوں تک کو مشینی طریقے سے چیک کیا گیا تھا ۔ اس سے بعض اوقات خاور کو یوں لگا تھا جیسے ان کے سامنے اس کا پول کھل جائے گا اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ ڈاکٹر ارشاد نہیں ہے ۔

گو کہ مشینی چیکنگ کے دوران خاور کو عموماً بے ہوشی کی کیفیت میں رکھا جاتا تھا لیکن عمران نے اسے زیرو لینڈ روانہ کرتے وقت اس کے ذہن میں ایسی فیڈنگ کر دی تھی کہ اس میں بے ہوشی کے دوران اسے وقفے وقفے سے ہوش آ جاتا تھا ۔ ہوش میں آنے کے بعد خاور یہی ظاہر کرتا تھا کہ وہ بے ہوش ہے ۔ وہ موقع دیکھ کر

اپنے ارد گرد کے ماحول کی تصاویر اور وائس سسٹم سے عمران کو رپورٹ کر رہا تھا۔ عمران نے تنویر کی طرح اس کی ایک آنکھ میں جدید کیمرے والی جھلی لگا دی تھی اور وائس سسٹم کے استعمال کے لئے اس کے ایک دانت میں سوراخ کر کے ایک مائیکرو فون بھی فٹ کر دیا تھا۔

جب زیرو لینڈ کی جدید ترین مشینوں نے بھی اسے او کے قرار دے دیا تو خاور عمران کی ذہانت پر عش عش کر اٹھا تھا کہ زیرو لینڈ والے بھی ان چھپی ہوئی چیزوں کو نہیں ٹریس کر سکے تھے جو عمران نے خاص طور پر اسپیس فورس کو تباہ کرنے کے لئے لگائی تھیں۔ یہاں تک کہ زیرو لینڈ والے اس کے میک اپ تک کے بارے میں بھی نہیں جان سکے تھے۔ وہ اسے ہر لحاظ سے ڈاکٹر ارشاد ہی سمجھ رہے تھے۔

سپریم کمانڈر نے خاص طور پر اس کا مائینڈ بلینک کر کے اپنی ہدایات اس کے دماغ میں فیڈ کی تھیں۔ عمران نے اس کے ذہن میں ایسی گتھی الجھا دی تھی کہ بظاہر تو خاور سپریم کمانڈر کی ٹرانس میں آ گیا تھا لیکن حقیقت میں اس کا دماغ ہر لحاظ سے اصلی حالت میں تھا۔ اب خاور کو انتظار تھا کہ اسے کب اس مقام پر لے جایا جاتا ہے جہاں دنیا کو تباہ کرنے کے ارادے سے اسپیس فورس تیار کی جا رہی تھی۔ پھر آخر کار وہ دن بھی آ گیا۔ اسے زیرو لینڈ سے فراسکو ہیڈ کوارٹر ٹرانسمٹ کر دیا گیا۔ خاور اپنی پوری کوششوں کے باوجود اس بات کا

اندازہ نہیں لگا سکا تھا کہ زیرو لینڈ کہاں ہے اور وہ دنیا کے کس حصے میں ہے۔

فراسکو ہیڈ کوارٹر پہنچ کر اسے بتایا گیا کہ اسپیس فورس اس ہیڈ کوارٹر میں نہیں بلکہ خلاء میں موجود ایک سیٹلائٹ میں ہے جس کا کوڈ نام بلیک سیٹلائٹ ہے۔ پھر اسے فراسکو ہیڈ کوارٹر سے اس بلیک سیٹلائٹ میں پہنچا دیا گیا۔ بلیک سیٹلائٹ میں اسے لائف بال کے ذریعے پہنچایا گیا تھا۔ اس کے ساتھ مادام شی تارا تھی جو دوسرے لائف بال میں تھی۔ اس لائف بال سے دو راڈز سے نکل کر خاور کے لائف بال سے جڑے ہوئے تھے۔ اس طرح وہ دونوں ایک ساتھ چھتری جیسے بلیک سیٹلائٹ میں جا پہنچے تھے۔

بلیک سیٹلائٹ میں موجود روبوٹس کی فورس اور فلائنگ ساسرز کو دیکھ کر خاور کی آنکھیں پھیل گئیں۔ واقعی ان روبوٹس اور فلائنگ ساسرز کو جس انداز میں بنایا گیا تھا اس سے دنیا میں زبردست تباہی پھیلائی جا سکتی تھی۔ بلیک سیٹلائٹ کا انچارج ڈاکٹر والٹن تھا۔ خاور نے ڈاکٹر والٹن سے مل کر اس انداز میں باتیں کرنا شروع کر دیں جیسے اس کا دماغ خالی خالی سا ہو اور اسے کچھ سمجھ نہ آ رہا ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے اور کیا سن رہا ہے۔ ڈاکٹر والٹن اسے ایک بڑی اور جدید قسم کی مشین کے پاس لے آیا جو عجیب و غریب ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی پیچیدہ تھی۔ ڈاکٹر والٹن نے خاور کو اس مشین کی ماہیت اور اس کے فنکشنل سسٹم بتانے کے ساتھ ساتھ چند خانے

کھول کر اس مشین میں لگے ہوئے پرزوں کے بارے میں بھی تفصیل بتائی تھی۔ پھر خاور کو بھی اس مشین کو چیک کرنے کا موقع مل گیا۔ اس نے مشین کے مخصوص خانے کھول کھول کر اس کے مکینیکل نظام کو بھی دیکھا تھا۔ مکینیکل نظام کو دیکھتے ہوئے اس نے اپنے ہاتھوں کے ناخنوں پر لگی ہوئی باریک باریک جھلیاں سی اتار کر ان پرزوں کے ساتھ لگا دی تھیں جو ان پرزوں کے ساتھ لگ کر پرزوں کے رنگ جیسے ہو گئی تھیں۔

یہ جھلیاں اصل میں ایسے مائیکرو بم تھے جن پر عمران نے ڈاکٹر ارشاد کے ساتھ مل کر بڑی مہارت سے کام کیا تھا۔ ان جھلیوں میں کسی قسم کا کوئی الیکٹرونکس سسٹم نہیں لگایا گیا تھا۔ یہ جھلیاں ڈبل کوٹڈ تھیں۔ ان دوہری ٹائپ کی جھلیوں میں عمران نے بڑی مہارت سے ایٹمی ذرات ایڈجسٹ کر دیئے تھے۔ جیسے کرنسی نوٹ کی دو تہوں کے درمیان باریک تار ہوتی ہے۔ بظاہر تو جھلیاں اور ان میں موجود ایٹمی ذرات نظر نہیں آتے تھے لیکن عمران جانتا تھا کہ اگر ان جھلیوں کو مخصوص درجہ حرارت پیدا کرنے والے پرزوں کے ساتھ لگا دیا جائے تو جھلیاں آہستہ آہستہ پگھلنا شروع ہو جاتی ہیں اور جھلیوں کے پگھلتے ہی ایٹمی ذرات اپنا کام دکھانا شروع کر دیتے ہیں جن سے بیسیوں کلومیٹر کے علاقے میں خوفناک تباہی مچائی جا سکتی تھی۔

ان جھلیوں کے درمیان چونکہ کوئی کل پرزہ نہیں تھا اس لئے زیرو لینڈ کے سرچنگ کمپیوٹر بھی اسے ٹریس نہیں کر سکے تھے اور خاور

انہیں آسانی سے بلیک سیٹلائٹ کی اس کنٹرولنگ مشین میں لگانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اس نے ان خوفناک حد تک تباہی پھیلانے والی جھلیوں کو ان پرزوں کے ساتھ لگایا تھا جو حرکت کرتے ہوئے گرم ہو جاتے تھے۔ چونکہ جھلیاں مخصوص کیمیکل سے بنائی گئی تھیں اس لئے ان کے فوری پگھلنے کا کوئی خطرہ نہیں تھا۔ جھلیاں لگا کر خاور نے ڈاکٹر والٹن سے اس انداز میں باتیں کرنا شروع کر دیں جیسے اس کے سر میں دماغ نام کی کوئی چیز نہ ہو اور وہ سائنس کے حروف ابجد سے بھی ناواقف ہو۔ اس کی عجیب و غریب باتوں اور حرکتوں سے ڈاکٹر والٹن زچ ہو گیا تھا اور خاور کی توقع کے عین مطابق اس نے زیرو لینڈ میں سپریم کمانڈر سے رابطہ کیا اور اسے اس کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

سپریم کمانڈر بھی ڈاکٹر ارشاد کے حیرت انگیز رویے پر حیران ہوا۔ اس نے ڈاکٹر والٹن سے کہا کہ وہ اسے فوراً فراسکو ہیڈ کوارٹر پہنچا دے جہاں سے وہ اسے زیرو لینڈ ٹرانسمٹ کر لے گا۔ پھر زیرو لینڈ میں اس کی دوبارہ چیکنگ کی جائے گی۔ سپریم کمانڈر سے بات کرنے کے بعد ڈاکٹر والٹن نے مادام شی تارا سے کہا کہ وہ اسے واپس فراسکو ہیڈ کوارٹر لے جائے۔ چنانچہ مادام شی تارا خاور کو لے کر لائف بال میں آ گئی۔ وہ لائف بال بلیک سیٹلائٹ سے نکل کر خلاء میں آ گئے اور خاور دل ہی دل میں دعائیں مانگنے لگا کہ وہ جلد سے جلد بلیک سیٹلائٹ سے دور نکل جائیں کیونکہ جھلیاں پگھلتے ہی بلیک

سیٹلائٹ میں اس قدر خوفناک تباہی پھیل جاتی تھی جس سے تابکاری اثرات خلا۔ میں بھی دور دور تک پھیل سکتے تھے ۔ اگر لائف بالز ایک خاص حد تک دور نہ پہنچ جاتے تو تابکاری اثرات سے وہ بھی متاثر ہو سکتے تھے ۔

چند ہی لمحوں میں ان کے لائف بالز بلیک سیٹلائٹ سے دور آ گئے ۔ جب بلیک سیٹلائٹ خاور کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تو اس کے چہرے پر سکون سا چھا گیا کہ اب وہ محفوظ ہو گئے ہیں ۔ مادام شی تارا اسے فراسکو ہیڈ کوارٹر لے جا رہی تھی اور خاور جانتا تھا کہ بلیک سیٹلائٹ کے تباہ ہوتے ہی فراسکو ہیڈ کوارٹر میں بھونچال آ جائے گا۔ سنگ ہی اور تھریسیا اسے گرفتار کرنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگائیں گے لیکن اب اسے کوئی پرواہ نہیں تھی ۔ وہ لائف بال میں بیٹھا اپنے دانتوں میں موجود مائیکرو ٹرانسمیٹر کے ذریعے عمران سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس کا کسی بھی طرح سے عمران سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔

کچھ ہی دیر میں وہ دونوں فراسکو ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے ۔ فراسکو ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی دونوں لائف بالز الگ الگ ہو گئے تھے اور پھر وہ فراسکو ہیڈ کوارٹر کے ہولز میں جا کر فٹ ہو گئے ۔ اس دوران خاور نے ایک خطرناک فیصلہ کر لیا تھا ۔ جیسے ہی لائف بال فراسکو ہیڈ کوارٹر کے ہول میں فکس ہوا اس کا ڈھکن کھل گیا اور خاور تیزی سے اس سے باہر آ گیا ۔ دوسرے لائف بال کا بھی ڈھکن اٹھا اور مادام

شی تارا بھی باہر آ گئی۔

" مادام شی تارا ۔ میں تم سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں "... خاور نے اچانک مادام شی تارا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مجھ سے ۔ مجھے سے کیا بات کرنا چاہتے ہو تم "... مادام شی تارا نے چونک کر اسے گھورتے ہوئے کہا۔

" یہاں نہیں ۔ کیا تم مجھے کسی ایسی جگہ لے جا سکتی ہو جہاں تم اور میں بات کر سکیں "... خاور نے کہا۔

" یہ تمہارا انداز کیوں بدلا ہوا ہے "... خاور کی آواز میں بدلاؤ دیکھ کر مادام شی تارا نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

" اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں "... خاور نے کہا تو مادام شی تارا چند لمحے اسے تیز نظروں سے گھورتی رہی پھر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ٹھیک ہے ۔ آؤ میرے ساتھ "... مادا شی تارا نے کہا اور راہداری میں کچھ آگے جا کر اپنے مخصوص کمرے میں چلی گئی ۔ خاور بھی اس کے پیچھے اس کمرے میں آ گیا۔

" آؤ بیٹھو "... مادام شی تارا نے میز کے پاس ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو خاور سر ہلا کر اس سے کچھ فاصلے پر دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

" اب بتاؤ ۔ کیا بات کرنا چاہتے ہو "... مادام شی تارا نے اسے تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ سنگ ہی اور تھریسیا میرے اور تمہارے درمیان ہونے والی باتیں سن سکتے ہیں"... خاور نے کہا۔

"ہاں۔ اگر وہ چاہیں تو سن سکتے ہیں"... مادام شی تارا نے کہا۔

"اوہ۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ کچھ دیر تک وہ ہماری باتیں نہ سن سکیں"... خاور نے کہا۔

"کیوں۔ تم ایسا کیوں چاہتے ہو"... مادام شی تارا نے پوچھا۔

"جو بات میں کرنا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں ابھی وہ بات سنگ ہی اور تھریسیا کے کانوں تک نہ پہنچے"... خاور نے کہا۔

"میں نے ابھی اپنی آمد کی اطلاع انہیں نہیں دی۔ فی الحال وہ ہماری باتیں نہیں سن رہے ہوں گے۔ تم کہو۔ کیا کہنا چاہتے ہو"... مادام شی تارا نے کہا۔

"میں ڈاکٹر ارشاد نہیں ہوں"... خاور نے کہا تو مادام شی تارا اس کی بات سن کر پہلے تو حیرت سے اس کی طرف دیکھتی رہی جیسے اسے خاور کی بات سمجھ نہ آئی ہو لیکن پھر وہ یکلخت بری طرح سے اچھل پڑی۔

"کیا۔ کیا کہا تم نے۔ تم ڈاکٹر ارشاد نہیں ہو"... مادام شی تارا نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں پاکیشیا کا وہ سائنس دان ڈاکٹر ارشاد نہیں ہوں جسے سنگ ہی اور تھریسیا اغوا کر کے لائے تھے"... خاور نے کہا اور مادام شی تارا خاور کو یوں دیکھنے لگی جیسے اسے واقعی اس کی دماغی حالت پر

شک ہو رہا ہو۔

"اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تمہیں زیرو لینڈ سے یہاں بھیجا گیا ہے اور سپریم کمانڈر نے تمہاری ہر طرح سے چیکنگ کی تھی۔ اگر تم ڈاکٹر ارشاد نہ ہوتے تو وہ تمہیں یہاں کیوں بھیجتے"... مادام شی تارا نے کہا۔

"یہی تو بات ہے۔ میں نے جو میک اپ کر رکھا ہے اس میک اپ کو نہ ہی سپریم کمانڈر چیک کر سکا تھا اور نہ ہی زیرو لینڈ کی جدید مشینیں"... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا تو مادام شی تارا بری طرح سے اچھل پڑی۔

"میک اپ"... مادام شی تارا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں میک اپ میں ہوں مادام شی تارا۔ ایسے میک اپ میں جسے تم اور زیرو لینڈ والے کسی طرح چیک نہیں کر سکے۔ میں عمران کا ساتھی خاور ہوں اور عمران صاحب کے کہنے پر یہاں ایک خاص کام کے لئے آیا تھا اور تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ میں یہاں جس مقصد کے لئے آیا تھا وہ مقصد حاصل کر چکا ہوں"... خاور نے کہا تو مادام شی تارا جیسے گنگ سی ہو گئی۔ وہ خاور کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی تھی جیسے وہ اس کے میک اپ کے پیچھے اس کا چھپا ہوا اصل چہرہ دیکھنے کی کوشش کر رہی ہو۔

"مقصد۔ کیا مقصد تھا تمہارا"... چند لمحے توقف کے بعد مادام شی تارا نے کہا۔

"بلیک سیٹلائٹ کی تباہی"... خاور نے کہا تو مادام شی تارا کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کی آنکھیں مزید پھیل گئیں۔

"بلیک سیٹلائٹ کی تباہی۔ کک۔ کیا مطلب"... مادام شی تارا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مادام شی تارا۔ میں نے بلیک سیٹلائٹ مشین کی چیکنگ کے دوران اس میں ایسے تباہ کن مائیکرو چپ لگا دیئے ہیں جس سے اب تک بلیک سیٹلائٹ خلاء میں جل کر خاک ہو چکا ہو گا"... خاور نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا کہا تم نے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تمہارے پاس مائیکرو چپ کہاں سے آگئے۔ اگر تمہارے پاس کوئی خطرناک مواد تھا تو زیرو لینڈ اور فراسکو ہیڈ کوارٹر اور بلیک سیٹلائٹ میں اس کے بارے میں پتہ کیوں نہیں چلا۔ یہاں جدید ترین حفاظتی سائنسی نظام کر رہا ہے۔ اگر تمہارے پاس ایک معمولی سی سوئی بھی ہوتی تو ہمیں اس کے بارے میں علم ہو جاتا"... مادام شی تارا نے کہا۔

"تم لوگ سائنس میں جس قدر ایڈوانس ہو عمران صاحب کے مقابلے میں تمہاری یہ ایڈوانس ٹیکنالوجی کوئی معنی نہیں رکھتی۔ یہی دیکھ لو کہ یہاں کا سائنسی نظام نہ میرا میک اپ چیک کر سکا ہے اور نہ میرے پاس موجود مائیکرو چپ کے بارے میں معلوم کر سکا ہے اور نہ ہی زیرو لینڈ میں سپریم کمانڈر میرے دماغ کی سکیننگ کر سکا ہے۔ میں جس حال میں تھا اب بھی ویسا ہی ہوں۔ میرے دماغ میں

سپریم کمانڈر معمولی سی بھی تبدیلی نہیں کر سکا"... خاور نے کہا تو مادام شی تارا کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔ بکواس کر رہے ہو۔ ایسا نہیں ہو سکتا عمران زیرو لینڈ کی جدید ٹیکنالوجی کا مقابلہ نہیں کر سکتا"... مادام شی تارا نے پھٹ پڑنے والے انداز میں کہا۔

"یہ تمہاری بھول ہے مادام شی تارا۔ یہ دیکھو"... خاور نے کہا اور اس نے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ناخن سے ایک باریک سی جھلی اتار لی۔ یہ جھلی ناخن کے ساتھ مل کر ناخن بنی ہوئی تھی اور اس کے درمیان میں سوراخ کا ایک چھوٹا سا ڈاٹ دکھائی دے رہا تھا۔

"اوہ۔ یہ کیا ہے"... مادام شی تارا نے کہا تو خاور نے اس ڈاٹ کے بارے میں مادام شی تارا کو تفصیل بتا دی جسے جان کر مادام شی تارا سکتے میں آ گئی۔

"میں چار ایسی مائیکرو چپس بلیک سیٹلائٹ میں لگا چکا ہوں۔ یہ ایک چپ میں جان بوجھ کر یہاں ساتھ لے آیا ہوں۔ چاروں مائیکرو چپس میں موجود ایٹمی ذرات اب تک تمہارے بلیک سیٹلائٹ کو راکھ بنا چکے ہوں گے اور اب اگر میں چاہوں تو اس ایٹمی ذرے سے اس ہیڈ کوارٹر کو بھی جلا کر راکھ بنا سکتا ہوں"... خاور نے کہا۔

"نن۔ نہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ بکواس کر رہے ہو"... مادام شی تارا نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر یقین نہیں آ رہا تو بلیک سیٹلائٹ میں ڈاکٹر والٹن سے

رابطہ کر کے دیکھ لو۔ اب تمہارا اس سے رابطہ نہیں ہو گا"... خاور نے کہا تو مادام شی تارا چند لمحے آنکھیں پھاڑے خاور کو دیکھتی رہی پھر وہ اٹھی اور تیزی سے ایک بڑی مشین کی طرف جھپٹی۔ اسی لمحے ایک زور دار دھماکے کی آواز سنائی دی اور کمرہ اس زور سے لرزنے لگا جیسے باہر خوفناک میزائل پھٹ پڑے ہوں۔ زور دار لرزش کی وجہ سے مادام شی تارا بری طرح سے لڑکھڑا گئی تھی لیکن اس نے فوراً ایک مشین کا سہارا لے کر خود کو گرنے سے بچا لیا۔

"یہ۔ یہ کیا ہوا ہے"... مادام شی تارا نے چیختے ہوئے کہا۔

"شاید بلیک سیٹلائٹ کی تباہی کے اثرات یہاں تک پہنچ گئے ہیں۔ یہ دھماکہ ایٹمی ذرات کا ہی نتیجہ معلوم ہوتا ہے جس کے اثرات دور دور تک پھیل جاتے ہیں"... خاور نے کہا۔

"شٹ اپ۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ فراسکو ہیڈ کوارٹر اور بلیک سیٹلائٹ ناقابل تسخیر ہیں۔ تم انہیں ان معمولی ذرات سے تباہ نہیں کر سکتے"... مادام شی تارا نے غراتے ہوئے کہا۔ اس نے مشین کے مختلف بٹنوں کو پریس کرنا شروع کر دیا لیکن ابھی اس نے چند ہی بٹن پریس کئے ہوں گے کہ اچانک مشین پر لگے بلب بجھتے چلے گئے اور سوئیاں تیزی سے واپس ہونے لگیں۔ چند ہی لمحوں میں وہ مشین بند ہو گئی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہاں موجود تمام مشینیں بند ہو گئیں۔

"یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ مشینیں کیسے بند ہو سکتی ہیں۔ ماسٹر

کمپیوٹر۔ ماسٹر کمپیوٹر"... مادام شی تارا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا لیکن جواب میں اسے ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی نہ دی۔ مادام شی تارا نے فوراً جیب سے ایک چھوٹی ریز گن نکالی اور اس کا رخ خاور کی طرف کر دیا۔

"سچ سچ بتاؤ۔ یہ کیا کیا ہے تم نے۔ یہ مشینیں کیسے بند ہو گئی ہیں"... مادام شی تارا نے غراتے ہوئے کہا۔ غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

"جو سچ تھا وہ میں تمہیں بتا چکا ہوں۔ میں نے بلیک سیٹلائٹ میں مائیکرو چپس لگائی تھیں اور یہاں کیا ہوا ہے یہ میں نہیں جانتا"... خاور نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے وہاں تیز الارم بجنے لگا اور ساتھ ہی ماسٹر کمپیوٹر کی ڈوبتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"فراسکو ہیڈ کوارٹر کا ڈسٹرکشن سسٹم آن ہو گیا ہے۔ فراسکو ہیڈ کوارٹر اگلے نصف گھنٹے میں مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا۔ فراسکو ہیڈ کوارٹر میں موجود افراد کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ اگر وہ اپنی جانیں بچانا چاہتے ہیں تو فوراً لائف بالز میں چلے جائیں"... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سن کر نہ صرف مادام شی تارا بلکہ خاور بھی چونک پڑا کیونکہ اس نے تو فراسکو ہیڈ کوارٹر میں کوئی مائیکرو چپ نہیں لگائی تھی۔

"تت۔ تم۔ تم۔ کیا یہ سب تم نے کیا ہے"... مادام شی تارا نے خاور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں نے ابھی یہاں کچھ نہیں کیا۔ یہ آخری مائیکرو چپ

میرے ہاتھ میں ہے۔ میں تم سے یہی بات کرنا چاہتا تھا کہ تم خود بھی اور مجھے بھی یہاں سے کسی طرح واپس زمین پر پہنچانے کا بندوبست کرو ورنہ اس چپ کے ذریعے میں اس ہیڈ کوارٹر کو بھی تباہ کر دوں گا۔ لیکن لگتا ہے عمران صاحب اور ان کے ساتھی یہاں پہنچ چکے ہیں اور یہ سب انہوں نے کیا ہے"... خاور نے کہا۔

"نن۔ نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اگر ایسا ہوا ہے تو میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کر دوں گی"... مادام شی تارا نے کہا۔

"احمقانہ باتیں مت کرو مادام شی تارا۔ ماسٹر کمپیوٹر نے فراسکو ہیڈ کوارٹر کی تباہی کا اعلان کر دیا ہے اور میرے ہاتھ میں مائیکرو چپ ہے جسے اگر میں نے انگلیوں میں پریس کر دیا تو یہ ہیڈ کوارٹر چند لمحوں میں راکھ بن جائے گا۔ تمہارے لئے بہتر یہی ہو گا کہ اپنی جان بھی بچاؤ اور میری بھی"... خاور نے غراتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ہم جائیں گے کہاں۔ تم نے بلیک سیٹلائٹ کو بھی تباہ کر دیا ہے اور اب یہ ہیڈ کوارٹر بھی تباہ ہونے والا ہے۔ اگر ہم لائف بالز میں گئے تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خلاؤں میں بھٹکتے رہ جائیں گے"... مادام شی تارا نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے یہاں بے شمار اسپیس شپس اور فے گراز موجود ہیں جن سے ہم واپس زمین پر جا سکتے ہیں"... خاور نے کہا۔

"اسپیس شپ۔ فے گراز۔ اوہ ہاں۔ میں یہاں سے نکل سکتی ہوں"... مادام شی تارا نے کہا۔

"صرف تم نہیں مجھے بھی یہاں سے نکلنا ہے۔ اگر تم نے یہاں سے اکیلے جانے کی کوشش کی تو میں اس مائیکرو چپ کو یہیں پریس کر دوں گا اور پھر میرا تو جو حشر ہو گا وہ ہو گا تم بھی نہ بچ سکو گی"... خاور نے کہا۔

"اوہ۔ مگر تم کہہ رہے ہو کہ تمہارے ساتھی یہاں موجود ہیں۔ کیا تم ان کے بغیر یہاں سے جانا چاہتے ہو"... مادام شی تارا نے کہا۔

"دوسرے ساتھیوں کا تو مجھے معلوم نہیں لیکن میرا ایک ساتھی ضرور یہاں ہے۔ ہو سکتا ہے فراسکو ہیڈ کوارٹر میں اس نے کچھ کیا ہو جس سے یہاں کی تمام مشینیں آف ہو گئی ہیں۔ میں اسے ضرور اپنے ساتھ لے جاؤں گا"... خاور نے کہا۔

"تنویر"... مادام شی تارا کے منہ سے نکلا۔

"ہاں۔ میں تنویر کی ہی بات کر رہا ہوں"... خاور نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تم دونوں کو ایک فے گراز مہیا کر دیتی ہوں تم دونوں جہاں جانا چاہو جا سکتے ہو۔ لیکن میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گی"... مادام شی تارا نے چند لمحے سوچتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ تم کیوں نہیں جاؤ گی"... خاور نے پوچھا۔

"میری مرضی۔ مجھے کہاں جانا ہے اس کا فیصلہ میں خود کروں گی میں کمانڈر سنگ ہی اور تھریسیا سے بات کرتی ہوں۔ وہ جیسا کہیں گے میں ویسا ہی کروں گی۔ اگر وہ تم دونوں کو واپس زمین پر بھیجنے

کے لئے تیار ہو گئے تو ٹھیک ہے ورنہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکوں گی"۔۔۔ مادام شی تارا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم مجھے ان دونوں کے پاس لے چلو۔ ان سے میں خود بات کر لوں گا"۔۔۔ خاور نے کہا تو مادام شی تارا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ دونوں اٹھے اور کمرے سے نکلتے چلے گئے۔ صورت حال واقعی بے حد خوفناک تھی اس لئے مادام شی تارا بہت کچھ سوچنے پر مجبور ہو گئی تھی۔ اگر وہ خاور کی بات نہ مانتی تو خاور ہاتھ میں موجود مائیکرو چپ کو پریس کر دیتا جس سے تابکاری اثرات نکل کر وہاں خوفناک تباہی پھیلا دیتے اور شاید مادام شی تارا اس قدر ہولناک موت مرنا نہیں چاہتی تھی اس لئے وہ خاور سے تعاون کرنے پر آمادہ ہو گئی تھی۔

دھماکہ اس قدر زور دار تھا کہ ایک لمحے کے لئے انہیں یوں محسوس ہوا جیسے آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔ دھماکے کے ساتھ ہی کمرہ اس بری طرح سے لرز اٹھا کہ عمران اور اس کے ساتھی خود کو کسی طرح نہ سنبھال سکے تھے اور فرش پر گر گئے تھے۔ گرتے ہی وہ سب فرش سے چپک گئے لیکن یہ دھماکہ کنٹرول روم میں نہیں باہر کہیں ہوا تھا۔

"یہ۔ یہ کیسا دھماکہ ہے عمران"۔۔۔ جولیا نے عمران سے پوچھا جو اس کے قریب گری تھی۔ اسی لمحے ماسٹر کمپیوٹر کی ڈوبتی ہوئی آواز ابھری جسے سن کر ان سب کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"فراسکو ہیڈ کوارٹر تباہ ہونے والا ہے۔ لیکن کیسے۔ کیا ہوا ہے یہاں"۔۔۔ عمران کے منہ سے حیرت بھرے انداز میں نکلا۔ کمرہ بدستور بری طرح سے لرز رہا تھا۔ پھر عمران نے کنٹرول روم کی تمام

مشینوں کو آف ہوتے دیکھا۔ چند ہی لمحوں میں وہاں موجود ساری مشینیں آف ہو گئیں۔ اب وہاں عام لائٹس کے سوا کسی مشین کا کوئی بلب تک نہیں جل رہا تھا۔ کمرے کی لرزش آہستہ آہستہ ختم ہونے لگی اور وہ سب اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

" آخر یہاں ہوا کیا ہے اور یہ ساری مشینیں آف کیسے ہو گئی ہیں"... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جو بھی ہوا ہے اچھا ہوا ہے۔ ہم بھی تو ان مشینوں کو تباہ کرنے والے تھے"... چوہان نے کہا۔

" پھر بھی پتہ تو چلے کہ یہ دھماکہ ہوا کیسے تھا"... نعمانی نے کہا تو عمران آگے بڑھا اور اس نے گری ہوئی تھریسیا کو سیدھا کیا اور اس کے ناک اور منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے ہوش میں لانے لگا۔ چند ہی لمحوں میں تھریسیا کو ہوش آ گیا۔

" یہ۔ یہ کیا۔ مم۔ میں کہاں ہوں اور تم سب"... ہوش میں آتے ہی تھریسیا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

" فی الحال تو تم فراسکو ہیڈ کوارٹر میں ہو تھریسیا۔ لیکن کچھ دیر بعد نہ یہ فراسکو ہیڈ کوارٹر رہے گا اور نہ ہم"... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ یہ۔ یہ مشینیں۔ یہ ساری مشینیں کیوں آف ہو گئی ہیں اور تم سب یہاں کیسے آ گئے۔ میں نے تو تمہیں آئرن روم میں پھینک دیا تھا اور تم پر بلیو نائٹرو گیس فائر کی تھی"... تھریسیا نے

آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

" یہ سب قدرت کا کرشمہ ہے"... عمران نے کہا تو تھریسیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" تم سب انسان نہیں بھوت ہو۔ سچ مچ کے بھوت"... تھریسیا نے غرا کر کہا اور پھر اچانک وہ ہو گیا جس کی کسی کو توقع نہ تھی۔ تھریسیا نے اچانک اچھل کر عمران کے سینے پر پوری قوت سے فلائنگ کک لگا دی۔ عمران اچھل کر دھماکے سے فرش پر گرا۔ تھریسیا کسی ماہر جمناسٹک کی طرح قلابازی کھا کر سیدھی ہوئی ہی تھی کہ اسی لمحے عمران تیزی سے اٹھا اور اس نے تھریسیا کی طرف چھلانگ لگا دی۔ تھریسیا بجلی کی سی تیزی سے اپنی جگہ سے ہٹی۔ اس کا خیال تھا کہ عمران بھی اس کی طرح اسے فلائنگ کک لگائے گا مگر عمران تھریسیا کے قریب آ کر یکلخت رک گیا۔ دوسرے لمحے تھریسیا بری طرح سے چیختی ہوئی کسی گیند کی طرح اچھل کر فرش سے جا ٹکرائی۔ عمران آگے بڑھا اور اس نے تھریسیا کا ہاتھ پکڑ کر ایک زوردار جھٹکا دیا تھریسیا کا جسم مڑا اور اس بار وہ اٹھ کر دائیں طرف پڑی ہوئی ایک مشین سے جا ٹکرائی۔ تھریسیا کا سر اس مشین سے ٹکرایا تھا۔ یہ ٹکر اس قدر زوردار تھی کہ تھریسیا کا ایک لمحے کے لئے دماغ ہل کر رہ گیا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتی عمران قدم بڑھاتا ہوا اس کے قریب آ گیا۔ اس نے اپنا پیر تھریسیا کی گردن پر رکھ کر خاص انداز میں پیر موڑتے ہوئے اس کی گردن پر دباؤ ڈالا تو تھریسیا کے حلق سے

خرخراہٹ کی آواز نکلنے لگی۔

"احمقانہ حرکتیں کر کے وقت ضائع مت کرو تھریسیا۔ ماسٹر کمپیوٹر نے فراسکو ہیڈ کوارٹر کے تباہ ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ اب سے ٹھیک پچیس منٹ بعد یہ ہیڈ کوارٹر تباہ ہو جائے گا۔ اس تباہی سے بچنے کے لئے ہمیں فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہے ورنہ نہ تم زندہ بچو گی اور نہ ہم"... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر تباہ ہونے والا ہے۔ کک۔ کیا مطلب"... تھریسیا نے ہکلاتے ہوئے کہا تو عمران نے دھماکے، کمرے کی لرزش اور ماسٹر کمپیوٹر کے بارے میں اسے بتا دیا۔

"پیر ہٹاؤ۔ اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے سنگ ہی نے مین ورکنگ مشین تباہ کر دی ہے اس لئے یہ ساری مشینیں آف ہو گئی ہیں اور ماسٹر کمپیوٹر نے بھی ہیڈ کوارٹر کی تباہی کا اعلان کر دیا ہے"... تھریسیا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنگ ہی نے ورکنگ مشین تباہ کر دی ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ اپنے ہاتھوں سے اس ہیڈ کوارٹر کو کیسے تباہ کر سکتا ہے"... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ اس نے تھریسیا کی گردن سے پیر ہٹا دیا تھا اور تھریسیا گردن ملتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں سنگ ہی کو جانتی ہوں۔ تم اسے بلیک روم میں بے ہوش چھوڑ آئے تھے۔ ہوش میں آتے ہی وہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھا ہو گا تمہیں وہاں سے غائب دیکھ کر اس کا دماغ کھول اٹھا ہو گا۔ ویسے بھی

تنویر یہاں کے ماسٹر کمپیوٹر کو اپنے کنٹرول میں لے چکا تھا جس کا سنگ ہی کو بے حد غصہ تھا۔ اس نے سوچا ہو گا کہ تم کنٹرول روم میں جا کر اس ہیڈ کوارٹر کا کنٹرول سنبھال لو گے اس لئے وہ کمپیوٹر کے مین ورکنگ شعبے میں گیا ہو گا اور اس نے وہاں موجود ساری مشینری تباہ کر دی ہو گی تا کہ اس ہیڈ کوارٹر کے ساتھ تم بھی ہلاک ہو جاؤ"... تھریسیا نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہارا یقین ہے یا محض قیاس آرائیوں سے کام لے رہی ہو"... عمران نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"تم نے جو صورت حال بتائی ہے یہ سب تب ہی ممکن ہے کہ ورکنگ مشین کو تباہ کر دیا جائے۔ تم سب یہاں موجود ہو اس کا مطلب ہے کہ اس مشین کو سنگ ہی نے تباہ کیا ہو گا"... تھریسیا نے کہا۔

"اوہ۔ اب وہ کہاں ہو گا"... عمران نے کہا۔

"ورکنگ مشین کو تباہ کر کے وہ یہاں نہیں رکا ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ اسپیس شپ یا فے گراز سے وہ نکل گیا ہو"... تھریسیا نے کہا۔

"ہونہہ۔ کیا سپریم کمانڈر، سنگ ہی کے اس اقدام پر اسے زندہ چھوڑ دے گا"... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اسے تھریسیا کی بات کا یقین نہ آیا ہو۔

"وہ بے حد چالاک ہے۔ اس کا مین مشین تباہ کرنے کا اصل مقصد بھی یہی ہو گا کہ وہ زیرو لینڈ سے اس ہیڈ کوارٹر کا لنک ختم کر

دے تاکہ یہاں ہونے والے واقعات کے بارے میں سپریم کمانڈر کو معلوم نہ ہو سکے ۔ اب وہ یہاں سے نکل کر یہ تباہی آسانی سے تمہارے سر ڈال سکتا ہے ۔ ویسے بھی تم سب کو یہاں لانے میں سنگ ہی کا ہاتھ نہیں تھا ۔ تم سب کو سپریم کمانڈر کے حکم سے ہی یہاں لایا گیا تھا"... تھریسیا نے کہا تو عمران نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا ۔ تھریسیا کی یہ دلیل اس کے دل کو لگی تھی اور پھر اسی لمحے دروازہ کھلا اور وہ سب چونک پڑے ۔ دوسرے لمحے مادام شی تارا اور ڈاکٹر ارشاد اندر آ گئے ۔ ڈاکٹر ارشاد کو دیکھ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی آنکھیں چمک اٹھیں ۔ ڈاکٹر ارشاد کے روپ میں عمران خاور کو دیکھ کر کھل اٹھا تھا ۔

"مادام ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے ۔ یہ سب یہاں کیا کر رہے ہیں ۔ کمانڈر سنگ ہی کہاں ہیں اور ورکنگ سیکشن کی مشینری کو کس نے تباہ کیا ہے"... مادام شی تارا نے اندر آتے ہی تھریسیا سے مخاطب ہو کر کہا تو تھریسیا نے اسے ساری صورت حال بتا دی ۔

"اوہ ۔ سنگ ہی ہمیں موت کے منہ میں چھوڑ کر یہاں سے نکل گیا ہے ۔ یہ تو غلط بات ہے ۔ بہت غلط"... مادام شی تارا نے کہا ۔

"ہاں ۔ اس نے جو کچھ کیا ہے اس کا اسے خمیازہ بھگتنا پڑے گا ۔ وہ یقیناً زیرو لینڈ بھاگ گیا ہو گا ۔ سپریم کمانڈر سے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر اس تباہی کا الزام لگائے گا لیکن میں اسے ایسا نہیں کرنے دوں گی ۔ میں سپریم کمانڈر کو ساری حقیقت بتا دوں گی"...

تھریسیا نے غصیلے لہجے میں کہا ۔ مادام شی تارا نے بھی اسے ڈاکٹر ارشاد کی اصلیت بتائی تو تھریسیا غصے اور بے بسی سے ہونٹ چبانے لگی جبکہ عمران اور اس کے ساتھی بلیک سیٹلائٹ اور وہاں موجود اسپیس فورس کی تباہی کا سن کر خوش ہو گئے تھے ۔ خاور نے عمران کے کہنے پر ان سب کو ساری تفصیل بتا دی ۔

"یہ تو کچھ بھی نہ ہوا ۔ ہم سب تو خلاؤں میں ٹامک ٹوئیاں ہی مارتے رہ گئے ۔ سارا کام تو تنویر اور خاور نے ہی ختم کر دیا"... چوہان نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

"ٹامک ٹوئیاں مارنا بھی بڑا اہم کام ہے پیارے اور یہ بھی تو سوچو کہ تم نے خلاؤں میں ٹامک ٹوئیاں ماری ہیں ۔ تمہارا یہ کارنامہ سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے"... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے ۔

"عمران ۔ اگر تم ہمیں زیرو لینڈ واپس جانے دو تو ہم بھی تمہیں واپس زمین پر پہنچانے کا انتظام کر سکتی ہیں"... تھریسیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"کیوں ۔ کیا ہمیں زیرو لینڈ کی سیر نہیں کراؤ گی"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"یہ ممکن نہیں ہے ۔ سپریم کمانڈر نے اگر تمہیں ہمارے ساتھ دیکھ لیا تو وہ اس اسپیس شپ کو ایک لمحے میں تباہ کر دیں گے"... تھریسیا نے کہا ۔

"چلو ٹھیک ہے۔ اس بار میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں۔ ویسے بھی تم نے وہاں جا کر سنگ ہی کا کورٹ مارشل کرانا ہے۔ اس نیک کام سے میں تمہیں بھلا کیسے روک سکتا ہوں۔ میری طرف سے اجازت ہے۔ تم دونوں جہاں جانا چاہو جا سکتی ہو لیکن جانے سے پہلے تمہیں ہمیں ایسی اسپیس شپ مہیا کرنا ہوگی جس سے ہم واپس اپنی دنیا میں جا سکیں"... عمران نے کہا۔

"مجھے منظور ہے۔ یہاں ایک ریڈ اسپیس شپ موجود ہے۔ میں تمہیں اس کا انٹری سسٹم سمجھا دیتی ہوں۔ تم اس سے آسانی سے واپس زمین پر پہنچ جاؤ گے۔ اس کے بعد ہم فے گراز یا کسی دوسری اسپیس شپ سے زیرو لینڈ کے لئے روانہ ہو جائیں گی"... تھریسیا نے کہا۔

"اوکے"... عمران نے کہا اور پھر تھریسیا نے ان سب کو ایک بڑی اسپیس شپ میں پہنچا دیا۔ عمران نے اس اسپیس شپ کی چیکنگ کی کہ کہیں بعد میں یہ اسپیس شپ ان کے لئے مصیبت نہ بن جائے مگر تھریسیا ان کے ساتھ کوئی چال نہیں چل رہی تھی۔ اس نے عمران کو انٹری سسٹم سمجھایا اور اسپیس شپ سے نکل گئی اور عمران اس اسپیس شپ کو فراسکو ہیڈ کوارٹر سے الگ کر لایا۔ کچھ ہی دیر میں ریڈ اسپیس شپ خلاء میں اڑتی جا رہی تھی اور اس کا کمپیوٹرائزڈ سسٹم واضح طریقے سے انہیں واپس زمین کی طرف جانے کی تفصیلات مہیا کر رہا تھا۔

ان کے جانے کے بعد ظاہر ہے تھریسیا اور مادام شی تارا کو بھی وہاں سے نکلنا تھا۔ وہ ایک دوسری اسپیس شپ میں سوار ہو کر زیرو لینڈ کے لئے روانہ ہو گئیں۔ فراسکو ہیڈ کوارٹر میں سوائے خاموش مشینری اور روبوٹس کے کچھ نہیں تھا۔ وہاں موجود تمام افراد لائف بالز کے ذریعے وہاں سے نکل چکے تھے۔ فراسکو ہیڈ کوارٹر کو خالی دیکھ کر سنگ ہی بھی فوراً ایک فے گراز میں آگیا اور پھر وہ بھی وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ ماورائی کہانی

مکمل ناول

اِبلاشا

مصنف
ظہیر احمد

لیڈی سادھنا ٭ کافرستانی لیڈی ایجنٹ جسے کافرستانی پرائم منسٹر ہلاک کرنے کے لئے ایک جنگل میں لے گیا۔ کیوں؟

لیڈی سادھنا ٭ جسے شار کا جنگل میں موجود ایک مہایوگی نے زندہ جلا کر ہلاک کر دیا۔ کیوں؟

ابلاشا ٭ ایک بدروح ساحرہ جو انگلی کے اشارے سے خوفناک تباہی لا سکتی تھی۔

ابلاشا ٭ جسے کافرستانی پرائم منسٹر نے عمران کو ہلاک کرنے پر مامور کر نا چاہا۔ مگر؟

جولیا ٭ جس کے فلیٹ میں دو دو عمران موجود تھے اور جولیا کو یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ ان میں سے اصل عمران کون ہے۔

جوزف ٭ جس نے ابلاشا جیسی خطرناک بدروح سے عمران کو بچانے اور اس کی مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ کیوں؟

ابلاشا ٭ جس نے سلیمان کو اپنی ساحرانہ طاقتوں سے اٹھا اٹھا کر پٹخنا شروع کر دیا۔

عمران ٭ جس پر ابلاشا مسلسل حملے کر رہی تھی۔ مگر......؟

پراسرار کہانیوں کے چاہنے والوں کے لئے ایک یادگار اور انوکھی کہانی

احمق اعظم علی عمران اور موت کے متلاشی میجر پرمود کا مشترکہ کارنامہ

مکمل ناول

سلیمان کا اغوا

مصنف
صفدر شاہین

٭ دُنیا کا خطرناک ترین مجرم پاکیشیا پہنچا اور موت کا کھیل شروع ہو گیا۔

٭ سپرنٹنڈنٹ فیاض نے اپنے ہی ملک کے مشہور سائنس دان کو اغوا کر لیا۔

٭ میجر پرمود ریڈ وولف کے تعاقب میں پاکیشیا پہنچا تو عمران پریشان ہو گیا۔

٭ ریڈ وولف کا ہر ملک میں ہیڈ کوارٹر تھا لیکن اصل ہیڈ کوارٹر کہاں تھا ——؟

٭ سلیمان کو اغوا کر لیا گیا اور اس کی جدائی میں عمران پر اداسیوں کے بادل چھا گئے۔

٭ ٹیپن باہر اور میجر پرمود کی آپس میں خون ریز فائٹ۔

٭ عمران اور میجر پرمود ریڈ وولف کی تلاش میں سوڈان پہنچ گئے۔ مگر ——؟

٭ سلیمان کو جیتے جی تابوت میں بند کر دیا گیا۔ مگر کیوں ——؟

٭ جولیا کو بچانے کے لئے جوزف نے جان کی بازی لگا دی۔ مگر ——؟

٭ ریڈ وولف تک پہنچنے کے لئے میجر پرمود نے بلٹ پروف شیشے کی دیواریں پاش پاش کر دیں۔ لیکن ——؟

٭ عمران اور میجر پرمود پسندوں کے لئے ایک برق رفتار اور سنسنی خیز ناول ٭

عمران سیریز میں انوکھے انداز کا انتہائی منفرد ناول

مکمل ناول

جوزف اک وحشی

مصنف
صفدر شاہین

- تھریسیا، بمبل بی آف بوہیمیا اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ پاکیشیا میں۔ عمران کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے۔ تھریسیا نے عمران کے گرد موت کا گھیرا اس قدر تنگ کر دیا کہ شاید اس سے پہلے عمران نے اتنے قریب سے موت کا احساس نہیں کیا ہوگا۔ وہ بالکل بے بس ہو چکا تھا۔ آخر کیوں ——؟
- عمران، تھریسیا سے شادی کرنے پر مجبور ہو گیا۔ سنگ ہی کو بطور گواہ کے طلب کیا گیا۔ عمران نے ایسا کیوں کیا ——؟
- عمران اور تھریسیا کی شادی پر جوزف آپے سے باہر ہو گیا۔ پھر وہ سب کچھ ہوا جس کا تصور عمران تو کیا کوئی بھی نہ کر سکتا تھا۔
- جوزف نے ایک بھیڑیئے کے روپ میں موت کا ایسا بازار گرم کیا کہ شاید موت کا فرشتہ بھی انگشت بدنداں رہ گیا۔ آخر جوزف کو بھیڑیا کیوں بننا پڑا ——؟

جوزف کا ایک ایسا روپ جو پہلی بار آپ کے سامنے آ رہا ہے

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک لافانی شاہکار

مکمل ناول

ٹاپ سیکرٹ فائل

مصنف
صفدر شاہین

- ایک ٹاپ سیکرٹ فائل کی چوری، جس سے پاکیشیا اور بلگارنیہ کی سلامتی خطرے میں پڑ گئی۔
- جوزف کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اور اس کی جیب میں ٹائم بم ڈال کر اسے عمران کے فلیٹ کے سامنے ڈال دیا گیا۔
- سلیمان نے لنچ میں عمران کو زہریلا قورمہ پیش کر دیا۔
- سی پورٹ کو تباہ کرنے کا خطرناک پلان۔
- موبائل فون پر ملنے والے SMS نے جولیا پر موت کی دہشت طاری کر دی۔
- سٹی گورنمنٹ کے دفاتر "سوئس سنٹر" میں سینکڑوں افراد کے قتل کی سازش۔
- اسرائیلی ایجنٹوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو قتل کرنے کا منصوبہ بنا لیا۔
- کیا اسرائیلی ایجنٹ اپنے تباہ کن مشن میں کامیاب ہو گئے ——؟

عمران کی حماقتوں اور خطرناک سچویشن میں گھرے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کی جان لیوا کشمکش سے بھرپور پل پل کروٹیں بدلتی تحریر

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں سنسناتا ہوا سسپنس لئے انتہائی دلچسپ ناول

مکمل ناول

بلیک جیک

مصنف
ظہیر احمد

بلیک جیک —— ایک ایسا مجرم جو آکسفورڈ یونیورسٹی میں عمران کا کلاس فیلو تھا۔

بلیک جیک —— جو پاکیشیا میں اپنا مشن مکمل کرنے کے لئے ایک اسرائیلی لیڈی ایجنٹ کلاسٹا کے ساتھ آدھمکا۔

بلیک جیک —— جس نے پاکیشیا میں اپنا مشن مکمل کرنے کے لئے انتہائی حیرت انگیز سائنسی حربوں کو استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اور پھر ——؟

کلاسٹا —— جو اپنی ذہانت اور عیاری سے پاکیشیا کے ایک نامور سائنسدان کو سپیشل لیبارٹری سے نکالنے میں آسانی سے کامیاب ہو گئی۔ مگر کیسے ——؟

کلاسٹا —— جس نے اس سائنسدان کے ذہن کی تمام میموری ایک کمپیوٹر مشین میں فیڈ کر لی۔ مگر ——؟

بلیک جیک — جس نے عمران کو بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونک دیا اور خود غائب ہو گیا۔

زیرو کی —— جس سے سائنسدان کا لاکڈ مائنڈ اوپن کیا جا سکتا تھا جو عمران جانتا تھا۔

وہ لمحہ جب زیرو کی حاصل کرنے کے لئے بلیک جیک
سائنسی آلات لے کر عمران کے فلیٹ میں پہنچ گیا۔ اور پھر ——؟

ایک اچھوتا اور انتہائی دلچسپ ناول جسے آپ مدتوں فراموش نہیں کر سکیں گے۔

ارسلان پبلی کیشنز — اوقاف بلڈنگ، پاک گیٹ — ملتان

عمران سیریز میں انتہائی ہنگامہ خیز ایڈونچر ناول

کراسٹی ان ایکشن

مصنف
ظہیر احمد

کیا — عمران اور اس کے ساتھیوں کو واقعی مارشل مہادیو نے ہلاک کر دیا تھا ——؟

کیا — کراسٹی واقعی مارشل مہادیو کے سامنے اوپن ہو گئی تھی ——؟

کیا — عمران اور کراسٹی کا ابو عبداللہ کو آزاد کرانے کا مشن ناکام ہو گیا تھا ——؟

وہ لمحہ — جب پنڈت نارائن کافرستانی صدر کو تگنی کا ناچ نچانے لگا۔

وہ لمحہ — جب کراسٹی کو ہر طرف سے بلیک فورس نے گھیر لیا۔

اور جب کراسٹی ان ایکشن ہوئی تو ——؟

وہ لمحہ — جب کراسٹی ایک ہیلی کاپٹر میں سوار تھی اور اس پر ہر طرف سے فائٹر طیاروں نے میزائل اور گولیاں برسانا شروع کر دیئے۔

وہ لمحہ — جب مارشل مہادیو کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا۔ یہ ہیڈ کوارٹر کس نے تباہ کیا تھا۔

وہ لمحہ — ہیون ویلی کی آزادی کی تحریک کے متوالوں کی ایک انوکھی کہانی جو آپ کے دلوں میں اتر جائے گی۔

کراسٹی کا ایک تیز رفتار ناقابل یقین اور ناقابل فراموش کارنامہ

ارسلان پبلی کیشنز — اوقاف بلڈنگ، پاک گیٹ — ملتان

عمران سیریز میں سسپنس اور ایکشن لئے انتہائی دلچسپ ناول

فیس ٹو فیس

مصنف
ظہیر احمد

کیا — عمران اور صفدر کو واقعی ریڈ ہاک نے ہلاک کر دیا تھا۔ یا —— ؟

عمران — فیس ٹو فیس مقابلہ کیوں کرنا چاہتا تھا —— ؟

پاور آف ڈیتھ گروپ — خوفناک قاتلوں کا ایک ایسا گروپ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو سامنے لانے کے لئے انتہائی گہری چال چلی۔ پھر کیا ہوا؟

پنڈت نارائن — جس نے عمران پر اچانک گولیوں کی بوچھاڑ کر دی اور ——

عمران — جس کا مقابلہ ریڈ ہاک سے ہوا تو —— ؟

وہ لمحہ — جب ریڈ ہاک موت بن کر عمران پر جھپٹ پڑا۔ پھر کیا ہوا —— ؟

اے۔ اے فیکٹری — جسے تباہ کرنے کا خیال عمران کے لئے خواب بن کر رہ گیا تھا۔

وہ لمحہ — جب عمران اور پنڈت نارائن ایک دوسرے کے فیس ٹو فیس ہو گئے۔

وہ لمحہ — جب عمران اور پنڈت نارائن کی خوفناک فائٹ شروع ہوئی اور —— ؟

انتہائی تیز رفتار ایکشن، گولیوں کی بوچھاڑ اور بموں کے دھماکوں سے گونجنے والا ایک حیرت انگیز اور انتہائی دلکش ناول۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کا کافرستان میں خطرناک ایڈونچر کا آخری حصہ

عمران سیریز میں انتہائی حیرت انگیز اور تہلکہ خیز ناول

چیلنج فائٹ

مکمل ناول

مصنف
ظہیر احمد

بلیک مشن جس سے پاکیشیا کی تمام دفاعی مشینری جام کر کے پاکیشیا پر حملہ کیا جانا تھا۔

میجر ہارپ روسیاہی ایجنٹ جو کھلے عام پاکیشیا میں داخل ہو گیا تھا۔

میجر ہارپ جس نے عمران سے مل کر اسے چیلنج فائٹ کا چیلنج کر دیا۔

شانگ ہوفرے جس کے حکم سے دن دہاڑے ایکسٹو کی کار کو راکٹ سے اڑا دیا گیا۔

میجر ہارپ جس نے اپنی نئی ایجاد مائیکرو ویو والو سے عمران کا ذہن کنٹرول کر لیا اور عمران اس کے اشاروں پر چلنے پر مجبور ہو گیا۔ کیا واقعی؟

وہ لمحہ جب خاور اور صدیقی کو گولیوں سے بھون کر گٹر میں پھینک دیا گیا۔

شانگ ہوفرے جس نے دانش منزل کو میزائلوں اور راکٹوں سے تباہ کروا دیا اور ایکسٹو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دانش منزل کے ملبے تلے دفن ہو گیا۔ کیا واقعی؟

چیلنج فائٹ جو عمران اور میجر ہارپ کے درمیان لڑی جانی تھی۔

چیلنج فائٹ جس میں میجر ہارپ یا علی عمران میں سے کسی ایک کی موت یقینی تھی۔

وہ لمحہ جب عمران اور میجر ہارپ ایک دوسرے کے مدمقابل آ گئے اور پھر ان کے درمیان انتہائی خوفناک اور جان لیوا چیلنج فائٹ شروع ہو گئی۔

انتہائی تیز رفتار ایکشن اور سسپنس سے بھرپور ایک یادگار ناول

عمران سیریز میں ایک ناقابل فراموش ناول

مکمل ناول

ہائی جیکرز

صفدر شاہین

- بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم بلیک پینتھر سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا بھیانک ٹکراؤ۔
- عمران کی منگنی پر جولیا بے اختیار رونے لگی۔
- ایک ایسا مشن جس میں ایکسٹو نے اپنے ممبران کی بہ سلامت واپسی کی گارنٹی دینے سے انکار کر دیا۔
- گریٹ لینڈ میں جوزف اور بلیک زیرو کی انتہائی سنسنی خیز جدوجہد۔
- ایک خوفناک مجرم کی تلاش جو خودکشی کر چکا تھا مگر زندہ تھا۔
- دنیا بھر سے ذہین ترین افراد کا خفیہ اغوا اور اسرائیل کی ہائی جیکنگ۔
- ولنگٹن کی پولیس ایکسٹو کی ذہانت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوگئی۔ کیوں؟
- میڈم سارہ سے جولیا کا خوفناک تصادم۔ میڈم سارہ کون تھی۔
- اسرائیل کے حساس علاقے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اسرائیلی آرمی کا خوفناک ٹکراؤ۔

سطر سطر سسپنس، صفحہ صفحہ ایکشن اور عمران کی دلچسپ اٹھکیلیاں

عمران کا ایک دلچسپ اور تیز ترین کارنامہ

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک طوفان برپا کرتا ہوا ناول

مکمل ناول

ٹارگٹ فائیو

مصنف صفدر شاہین

ٹارگٹ فائیو پاکیشیا کی سلامتی کے خلاف یہود و ہنود کا ایک بھیانک اقدام۔

عمران صرف پانچ ساتھیوں کے ساتھ ایک طوفانی مہم پر۔

پی پی فارمولا جس کے حصول کے لئے زیرولینڈ اور پاکیشیا کے ایجنٹ آپس میں ٹکرا گئے۔

جوزف ہیروں کا سوداگر بن کر سنگ ہی کی قید میں پہنچ گیا۔

سنگ ہی کی عمران، صفدر اور ایکسٹو کے ساتھ جان لیوا جنگ

عمران نے دولہا بننے اور سلیمان کو شہ بالا بنانے کا اعلان کر دیا۔

لمحہ لمحہ ایکشن، صفحہ صفحہ سسپنس، سنسنی خیز واقعات اور عمران کی حماقتیں

ایک انتہائی سنسنی خیز اور یادگار جاسوسی ناول

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز

غدار ایجنٹ

ظہیر احمد